Date of Receipt ....

پاداشِ عمل

جلد دوم

انگریزی کے مشہور ناول "کنیتھ" مصنفہ رینالڈز کا ترجمہ

جسے

مولوی محمد صدیق حسن صاحب سب ایڈیٹر دلگداز و دل افروز نے

فصیح و بامحاورہ اردو میں ترجمہ کیا

اور

اپریل ۱۹۱۶ء سے مارچ ۱۹۱۷ء تک رسالۂ دل افروز میں شائع ہوتا رہا

اور بعد تکمیل مرتب ہو کر

باہتمام خاکسار حکیم محمد سراج الحق منیجر دلگداز و دل افروز

۱۹۱۷ء میں

دلگداز پریس لکھنؤ میں چھپ کے شائع ہوا

طبع اول ۱۲۰۰ جلد قیمت فی جلد عہ ر

سخن سنج

یہ سہ ماہی رسالہ جنوری ۱۹۱۱ء سے شائع ہونا شروع ہوا ہے جس کا حجم دو جزو منقسم بہ نثر و نظم ہر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اُن کے پہلے حصہ میں مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر مدظلہ کا ناول یا مضمون ہوتا ہے جس کی تعریف کے لیے صرف مولانا موصوف کا تصنیف ہونا ہی کافی ہے اور حصہ نظم میں مشاہیر شعرا کی منتخب غزلیں۔ قیمت سالانہ مع محصول ڈاک۔ رد ساے اُن کی فیاضی کے مطابق اور عوام سے صرف [illegible] نمونے کے واسطے [illegible] کا ٹکٹ آنا ضروری ہے

مینیجر سخن سنج کٹرہ بزن بیگ خان۔ لکھنؤ۔

کارخانہ روضۃ الریاحین لکھنؤ کا اعلیٰ عطر

آپ ایک دفعہ آزما کے تو دیکھیں

عطر کے لیے لکھنؤ مشہور ہے مگر افسوس کہ جو عطر ہے وہ باہر والوں کو نہیں ملتا کیونکہ کمیشن مال کی روانگی نوکرون کے ہاتھ ہے اور ان کے دخل و فصل کا خمیازہ اُن غریبوں ہی کو اُٹھانا پڑتا ہے جو باہر سے منگواتے اور بے دیکھے خریدنے پر مجبور ہیں اور بعض اشتہار دینے والوں کی یہ حالت ہے کہ ردیہ کا مال دو کوا ور کبھی چار کو بھیج دیتے ہیں یہ عام خرابیاں دیکھ کے ہم نے ذمہ لیا ہے کہ باہر کے جو صاحب طلب فرمائیں ان کے لیے معتبر اور مستند کارخانوں کے عطر اعلیٰ درجے کے تیل وغیرہ خاص طور پر اہتمام کر کے مال بخوبی جانچ کے اور بکفایت خرید کر کے روانہ کر دیا کریں جس کا بہت اچھا اور قابل اطمینان انتظام کیا گیا ہے عطر کے سائق ایک بار امتحاناً منگوا کر دیکھ لیں کہ ہمارے ذریعہ سے اُنھیں کیسا اچھا عطر اور سکن داموں کو ملتا ہے

عطروں کی فہرست حسب ذیل ہے

عطر حنا فی تولہ [illegible]	عطر مولسری فی تولہ [illegible]	عطر سنگترہ فی تولہ [illegible]	عطر مخلوط عنبری فی تولہ [illegible]
〃 مخلوط اصفی 〃 [illegible]	〃 پانڑی 〃 [illegible]	〃 بیلہ 〃 [illegible]	〃 موتیا 〃 [illegible]
〃 مہک پری 〃 [illegible]	〃 چنبیلی 〃 [illegible]	〃 شہناز 〃 [illegible]	〃 رنگ حنا 〃 [illegible]
〃 کیوڑا 〃 [illegible]	〃 عروس 〃 [illegible]	روح خس اصلی 〃 [illegible]	〃 اگر کیمہ 〃 [illegible]
〃 خس 〃 [illegible]	〃 سہی 〃 [illegible] ۱۲	عطر اگر عرقی 〃 [illegible]	〃 سہاگ 〃 [illegible]
روح پانڑی اصلی 〃 [illegible]	〃 فتنہ 〃 [illegible]	〃 جوہی 〃 [illegible]	〃 شمامۃ العنبر 〃 [illegible]
عطر چمپا 〃 [illegible]	〃 گلاب 〃 [illegible]	〃 کیسر اصلی 〃 [illegible]	روح گلاب 〃 [illegible]

خوشبودار تیلوں کی فہرست ملاحظہ

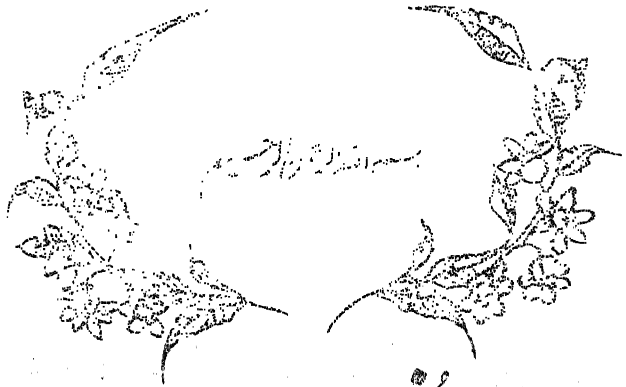
روغن چنبیلی فی سیر [illegible]	روغن بیلہ فی سیر [illegible]	روغن کیوڑا فی سیر [illegible]	روغن حنا فی سیر [illegible]

اعلیٰ درجے کا خوشبودار عمدہ اور بامزہ تمباکو

زردہ تمباکو مشکی فی سیر [illegible]	قوام تمباکو مشکی فی تولہ [illegible]	گولیاں تمباکو مشکی فی تولہ [illegible]
〃 زعفرانی 〃 [illegible]	〃 زعفرانی 〃 ۴ ۲	〃 نقرئی فی تولہ [illegible]

نوٹ۔ درخواست آتے ہی ویلیو پی ایبل روانہ ہوگا اور مصارف ڈاک وغیرہ ذمہ خریدار۔

آپ کا خادم محمد سراج الحق منیجر دلگداز کٹرہ بزن بیگ خان لکھنؤ



اُنیسوان باب

طوفان کی رات

آدھی رات کا وقت ہی اور طوفان بپا ہے۔ بادل نہایت خوفناک کڑک سے گرج رہا ہی۔ رات کی تاریکی مین بجلی بار بار چمک کے ایسی تیز روشنی پیدا کردیتی ہی کہ معلوم ہوتا ہے آسمان پر سے پگھلا ہوا رانگا یا سیسہ اُنڈیل دیا جاتا ہے اور اُس کے پیچ در پیچ راستون سے روشنی کی عجیب و غریب لکیرین بن جاتی ہین۔ دفعتاً ہر چیز روشن ہو جاتی ہے اور پھر ویسی ہی سخت تاریکی چھا جاتی ہی۔

اُس درمیانی وقفہ مین جب بادل کا گرجنا موقوف ہو جاتا ہے اور بجلی بھی نہین چمکتی رات کی خاموشی مین عجیب ہیبت ناک دل کو ہلا دینے والی آوازین کانون مین گونجنے لگتی ہین۔ جنگل مین بے پتون کی برہنہ ٹہنیون مین سے ہوا سنسناتی ہوئی گزرتی ہے اور بڑے بڑے درختون کے بڑے بڑے ٹہنے ادھر ادھر سے پھٹ پھٹ کے ایسی ہیبت ناک آواز پیدا کرتے ہین کہ گویا انسان سخت تکلیف اور مصیبت مین چلا چلا کر کے آہ و زاری کر رہا ہے اور کبھی کسی وقت وحشی درندے اور خوف زدہ جانور گھنی جھاڑیون کے اندر ہی اندر تیزی سے دوڑ کے ایسی مہیب آوازون سے شور کرتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے اس آدھی رات کی تاریکی مین سارے جنگل کے اندر دیو اور بھوت اُچک پھاند مچائے ہوئے

ہین۔ اِس شور مین بعض اوقات آدمی کی آواز کی ایک صدا مین گونج اٹھتی ہے۔ گویا دور پر کسی خوفناک قتل کے وقت کوئی شخص جانکنی کی حالت مین چیختا چلا آتا ہے۔ اور کوئی اُس کی مدد کو نہین پہونچتا۔

بڑی بڑی خندقون اور پتھریلے نشیبون مین پانی نہایت زور و شور کے ساتھ بہ رہا ہے۔ اور اگرچہ برف کا سا سفید پھین چھینٹون کے ساتھ ہوا مین اُڑ رہا ہے اور تیز موجین کنارون کی چٹانون اور پتھرون سے ٹکر کھا کھا کے سفید بلبلے پیدا کر رہی ہین مگر رات کی تاریکی کا وہی عالم ہے۔ اور جسوقت بجلی چمکتی ہے پھین کی سفیدی مین اور بھی چمک پیدا ہو جاتی ہے اور دیکھنے والے کی آنکھین چوندھیا جاتی ہین۔

یہ نہایت ہی خوفناک رات تھی۔ ایسی رات جس مین نہ گنہگار کے دل کو قرار آ سکتا ہے اور نہ نیک کے دل کو ڈھارس بندھ سکتی ہے۔ مگر ایسی خوفناک رات مین بھی ایک شخص نہایت بے پروائی سے ادھر اُدھر پھر رہا ہے۔ پہاڑیون مین ایسی بلند چٹانون کے کنارون پر جہان روز روشن مین بھی انسان کے حواس جاتے رہتے ہین۔ ایسی خونخوار ندیون کے کنارے جہان قدم کو ذرا بھی لغزش ہو تو انسان گرے اور پُرجوش پانی کی بھنورون مین پڑ کے ڈوب جائے۔ اور ایسے تنگ راستون مین جن کے دونون طرف گہری خندقین ہین اور ایسی گہری خندقین کہ نظر کچھ کام نہین کرتی غرض بار بار ان سب خطرون سے دوچار ہو کے وہ شخص آگے بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

مگر سب سے زیادہ حیرت کی یہ بات ہے کہ یہ شخص مرد نہین ایک عورت ہے سوا اس کے کیا کہہ سکتے ہین کہ یا تو اس عورت کا دل نہایت ہی مضبوط ہے اور یا وہ مجنون ہے کہ ان لاکھون خطرون مین پڑتی ہے اور دل نہین ہارتی۔ پھٹے پُرانے کپڑے اِس خیال سے نہین کہ اُسے اِس رات کی ٹھنڈی ہوا سے بچائین بلکہ محض ستر پوشی کے لحاظ سے اِس نے اپنے جسم مین لپیٹ لیے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ گویا اِسے سردی محسوس ہی نہین ہوتی۔

[illegible]
سر سے پاؤن تک بھیگ گئی پھٹے پرانے کپڑے جو جسم مین لپیٹے تھی شرابور تھے۔ اور اُس کے سفید بالون کی لٹون سے پانی بہہ کر جسم پر آرہا تھا۔ مگر اُس کی رفتار مین ذرا بھی فرق نہین آیا۔ اور اُسی تیزی سے جنگل مین چلی جاتی ہے۔

چلتے چلتے اُس نے اپنی رفتار ذرا دھیمی کی اور آہستہ سے کہا "یہین کہین ہے۔ بس یہین ہے"

اتنے مین پھر بجلی چمکی اور اُس کی تیز اور متلاشی آنکھون نے کسی سفید شے کو دیکھ کے کہا "مین کہتی نہ تھی کہ مجھے دھوکا نہین ہوا۔ یہ تو غیر ممکن ہے کہ مجھے دھوکا ہو" اور یہ کہتے ہی اُسی طرف بڑھی۔ مگر آہستہ آہستہ اور استقلال کے ساتھ۔ یہ سفید شے جو اُسے نظر آئی وہی سنگ مرمر کی یادگار تھی جو مارکوس اڈگر اور اُن کی بیوی کے قتل ہونے کی جگہ پر نصب تھی۔ وہ اُس کے قریب آئی۔ اور اگرچہ زمین بہ کیچڑ تھی مگر اِس یادگار کے نیچے آکے وہ بیٹھ گئی اپنا سر جھکا کے گھٹنون پر رکھ لیا اور ایک سوچ مین پڑ گئی۔

اب طوفان کا زور و شور اور بھی بڑھ گیا۔ بادل زیادہ سخت ہولناک آوازون سے گرجنے لگا۔ اور بجلی پہلے سے زیادہ چمک چمک کے آنکھون کو چوندھیانے لگی۔ اِن سب چیزون نے اس رات کو ایسا مہیب ہولناک اور بھیانک بنا رکھا تھا کہ بیان نہین کیا جا سکتا۔ اتنے مین اُس عورت نے دیکھا کہ ایک اور شخص بھی آہستہ آہستہ ڈرتا اور سہمتا ہوا اُس یادگار کے قریب آیا اور اُس کے قریب بیٹھ گیا۔

اِس شخص کے آتے وقت بالکل اندھیرا تھا۔ لیکن عورت کی طرح اُس نے بھی بجلی کی روشنی مین یہ مقام دیکھ لیا تھا۔ مگر اس سے بےخبر تھا کہ اِس یادگار کے قریب ایک انسان بھی موجود ہے۔

اس طریقے سے یہ عورت جو ایسی بہادری اور نڈری سے آئی تھی اور وہ مرد جو اس قدر ڈرتا اور خوف کھاتا ہوا آیا تھا دونون بغیر اِس کے کہ کسی کو دوسرے کی خبر ہو ایک ہی مقام پہ پہونچ گئے۔ اور صرف دو قدم کے

[illegible] بیٹھے ہیں۔

عورت [illegible]

ساتھ ہی بجلی چمکی جو ذرا دیر تک قائم رہی اور اُسکی روشنی میں دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

عورت نے نہایت کرخت آواز میں چلا کے کہا "اخاہ! تم ہو تم وہ گنہگار شخص۔ جو رنج والم میں مبتلا ہو اور اس مقام پر آئے ہو!"

مرد۔ (نہایت خوف زدہ آواز میں) "یہ کون مجھ سے باتیں کر رہا ہے!"

عورت۔ (تحکمانہ لہجہ میں) "کیا تو مجھے نہیں پہچانتا!"

مرد" نہیں۔ میں نے ابھی بجلی کی چمک میں تیرا چہرہ دیکھا۔ اور صاف نہیں نظر آیا کہ تیری صورت دنیاوی صورتوں میں سے نہیں ہے بلکہ تیری شکل اکثر سامنے آکے مجھے ڈرایا کرتی ہے۔ مگر اسوقت تو تو نے بالکل دوسری شکل اختیار کر لی ہے"

عورت" اے تباہ حال شخص! میں بھی تیری طرح انسان ہوں۔ کیا تو یہ نہیں دیکھتا کہ میری جسم میں بھی گوشت اور خون ہے؟" اور یہ کہتے ہی اُس نے اپنا لمبا اور سوکھا ہاتھ اُس شخص کے کندھے پر رکھ دیا۔

عورت کا ہاتھ کندھے پہ پڑتے ہی وہ مارے خوف کے کانپنے لگا کیونکہ یہ ہاتھ بالکل بے جان لاش کا سا تھا۔ مگر سنبھل کے پوچھا "اچھا۔ اگر تو اسی دنیا کی رہنے والی ہے تو بتا کہ تو کون ہے؟"

عورت" میں کون ہوں؟ اس کا جواب اس وقت نہ دوں گی۔ مگر کبھی بے پوچھے بتا دوں گی کہ کون ہوں۔ مگر یہ بخوبی جانتی ہوں کہ تو کون ہے اور تجھے بتائے دیتی ہوں۔ لے سُن! اور اپنا کان قریب لا ——"

یہ کہتے ہی دوبارہ اُس شخص کے کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کے اُسے زبردستی اپنے قریب کھینچا اور اُس کے کان میں اُس کا نام بتا دیا!

ایک منٹ تک وہ شخص متحیر و خاموش اور بے حس و حرکت رہا۔ حیران تھا کہ مجھے اس نے کیسے پہچان لیا۔ پھر دفعتہً حواس درست کیے۔ اتنے میں پھر بجلی

یہ کہہ کر وہ فوراً اُچک کے کھڑا ہو گیا اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کے چلایا۔ تو نے لگا دیا اللہ
یا اللہ ہر بات ہر اشارے اور ہر حالت سے مجھے یہی معلوم ہو رہا ہے کہ انتقام
کی زنجیر مین جکڑا جا رہا ہون اور خاتمہ کا وقت قریب آگیا ہے!"

یہ الفاظ سارے جنگل مین گونجے۔ اور ساتھ وہ شخص اپنی جگہ سے
اُٹھا اور رات کی تاریکی مین غائب ہو گیا۔

اب وہ عورت پھر اُس یادگار کی طرف متوجہ ہوئی اور اُسی جگہ
جہان بیٹھی تھی سجدے مین گر پڑی اور دیر تک جوش و خروش کے ساتھ
دعا مانگتی رہی۔

بیسوان باب

وہی طوفانی رات

اس شدید بارش۔ زور و شور کی گرج۔ اور بجلی کی چمک۔ اور تمام
باتون کو بھول کے وہ عورت بڑے اطمینان کے ساتھ اُس سنگ مرمر
کی یادگار کے نیچے پڑی ہوئی صدق دل سے دعائین مانگ رہی تھی
کہ ناگہان اُسے نظر آیا کہ آہستہ آہستہ سنگ مرمر مین ایک قسم کی روشنی
پیدا ہو رہی ہے۔ اور تاریکی مین وہ یادگار خوفناک سفیدی ہی سے چمک
اُٹھی۔ پھر یہ معلوم ہوا کہ ایک عجیب و غریب پُر اسرار روشنی اُس کے گرد
بھی پھیلتی جاتی ہے۔ یہ روشنی پہلے بہت خفیف سی تھی مگر بڑھتے بڑھتے
دھندلی چاندنی سی ہو گئی۔ اور عورت نے جو ادھر اُدھر دیکھا تو معلوم ہوا
کہ یہ روشنی اُس یادگار کے گرد و چار قدم سے آگے دور تک نہین
ہے۔ اب غور کیجئے تو اُس کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ کوئی معمولی روشنی
نہین ہے بلکہ ایک دھندلی خفیف سی روشنی ہے جو خلاف عقل و قیاس
کا پیش خیمہ ہے۔

یہ خیال آتے ہی اُسے نظر آیا کہ دو سایہ نما شکلین اُس خفیف روشنی مین

پیدا ہوئین - اور اُس نے غور اور خوف سے اُن کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ صرف موہوم خیالی شکلین نہین بلکہ اُن کی خاص صورتین ہین - ایک سپاہی ہے جو سر سے پاؤن تک زرہ بکتر سے آراستہ ہے اور خود مین مُنہ چھپائے ہے - دوسری ایک عورت ہے جو سفید نُورانی کپڑے پہنے ہے اور اُس کے مُنہ پر بہت گاڑھا نقاب ہے - تھوڑی دیر مین یہ شکلین زیادہ صاف نظر آنے لگین - اب طوفان کم ہونے لگا - پانی تھم گیا - بجلی کی چمک موقوف ہوئی - اور بادل کی گرج رُکی - اب جنگل مین ایک عالمگیر خاموشی طاری تھی - رات بالکل تاریک تھی اور سوا اِس یادگار کے اور اُن دو شکلون کے جن مین سے روشنی نکل رہی تھی کچھ بھی نہین دکھائی دیتا تھا - معلوم ہوتا تھا کہ وہ روشنی بھی اِس سخت تاریکی مین غائب ہوئی جاتی ہے -

وہ عورت اسوقت ڈر اور خوف کے بیدم ہو رہی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر گرا ہی چاہتی ہے - اب اُس سپاہی نے آہستہ سے اپنے خود کا اگلا حصہ اُٹھایا - اور ساتھ ہی ساتھ والی عورت نے اپنا نقاب اُلٹ دیا - اب دونون صورتین عورت کو صاف نظر آ رہی تھین - وہ اگرچہ بالکل سفید اور بے جان لاش کی سی تھین مگر دہشت زدہ عورت نے اپنا ہاتھ اِن شکلون کی جانب اُٹھایا - اور بے ساختہ اُس کے مونھ سے نکلا "بے شک - بے شک - مین تم دونون کو جانتی ہون - خداوندا ! مین اِن شکلون کو بخوبی پہچانتی ہون"

یہ سنتے ہی سپاہی اور اُس کی ساتھی عورت دونون نے آہستہ سے اپنے داہنے ہاتھ اُٹھائے اور قصر الندڈیل کی طرف اشارہ کیا - اور اسی طرح ہاتھ اُٹھائے ہوئے اور انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے وہ تقریباً ایک منٹ تک کھڑے رہے - یہ عورت خوف زدہ نگاہون سے اُنکی طرف دیکھ رہی تھی اُس کی نگاہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُن کے اشارہ کا کچھ مطلب تو وہ سمجھ گئی ہے مگر پوری طرح نہین سمجھی - وہ اُن کی جانب حیرت - تعجب اور تجسس نگاہون سے دیکھ ہی رہی تھی کہ وہ شکلین غائب ہونا شروع ہوئین اور معلوم ہوا کہ جس طرح وہ ہوا مین سے پیدا ہوئی تھین اُسی طرح رفتہ

رفتہ نظر سے غائب ہو گئیں۔ اور وہ خفیف روشنی بھی زائل ہو گئی۔ کچھ دیر تک اُس کی نظروں کو دھوکا سا رہا کہ ابھی وہ شکلیں میرے سامنے موجود ہیں۔ اب دفعتہً اس کا خیال ایک دوسری جانب رجوع ہوا۔ کیونکہ بجلی پھر چمکنے لگی۔ بادل پہلے سے بھی زیادہ زور و شور سے گرجنے لگا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کان بہرے ہوئے جاتے ہیں۔ پانی نہایت ہی تیزی سے برسنے لگا۔ اور بڑی زور و شور کا طوفان بپا ہو گیا۔

اب اس رات کو پہلی مرتبہ اُس پُراسرار عورت کے دل میں اس طوفان سے خوف پیدا ہوا کیونکہ جو شکلیں اُسے ابھی نظر آئی تھیں اُن سے اس کے دل پر بہت بڑا اثر پڑا تھا۔ اور اب اُسے یہ خیال پیدا ہوا کہ میری قسمت کا ایک نیا دور شروع ہونے والا ہے۔

اُس نے اپنے بھیگے ہوئے پھٹے پُرانے کپڑے جو منتشر ہو گئے تھے پھر اپنے لمبے کانپتے ہوئے جسم میں لپیٹے۔ چادر سر کے اوپر آگے جھکا کے اوڑھی گویا وہ اُسے اس زور و شور کی بارش سے بچا لے گی۔ اور پھر دعا کے لیے اُس یادگار کے سامنے جھکی تھی کہ دفعتہً اُسے معلوم ہوا رات اور طوفان کے اندھیرے میں کوئی گھوڑا نہایت تیزی کے ساتھ سرپٹ دوڑتا چلا آتا ہے۔ ایک تنگ راستہ یادگار کے قریب سے ہو کے جنگل میں چلا گیا تھا اور ٹاپوں کی آواز سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ گھوڑا اسی راستہ پر آرہا ہے۔

کسی سوار نے سخت اور وحشیانہ لہجہ میں کہا "خدا کی مار ایسے جانور پر" اور یہ الفاظ پورے نہیں ہوئے تھے کہ معلوم ہوا جیسے گھوڑا بڑی بدحواسی کے ساتھ سرپٹ بھاگا۔ اُس کی ٹاپوں کی آواز بھی آتے آتے جنگل میں غائب ہو گئی۔ اور کسی شخص کے نہایت آہستہ آہستہ کراہنے کی آواز عورت کے کان میں آئی۔ یہ سمجھ گئی یہ آواز اُسی سوار کی ہے جو اس بھڑکے ہوئے گھوڑے پر سے گر پڑا ہے وہ عورت اُس طرف چلی جدھر سے گرنے کی آواز آئی تھی۔ اتنے میں بجلی چمکی۔ اور اُس نے دیکھا کہ ہائی لینڈ والوں کی وضع کا ایک سپاہی زمین

پر پڑا ہے۔ اب چونکہ کراہنے کی آواز نہیں آتی تھی اس لیے سمجھی کہ زندہ نہیں مرگیا ہے۔ یکایک پھر ایک بہت ہی خفیف سی کراہنے کی آواز آئی جس سے پتہ لگا کہ ابھی جان باقی ہے۔ اب وہ عورت اس پس و پیش میں تھی کہ "میں تو عورت ذات ہوں اس شخص کے لیے کیا کر سکتی ہوں؟ کس طرح اور کیونکر اسے مدد پہونچاؤں؟ یہ بھی تو نہیں خبر کہ اسے کہاں اور کس قسم کا صدمہ پہونچا ہے؟" اسی سوچ میں تھی کہ زور سے بجلی چمکی تاکہ وہ اُسے دیکھ لے۔ اور اُسے یہ دیکھ کے حیرت ہوگئی کہ یہ سوار **انڈلف میک آلپین** ہے۔ پہچانتے ہی اُسے خیال آیا کہ **میک آلپین** جب تک تیز شراب کی بوتل ساتھ نہ رکھ لے سفر نہیں کرتا اور بڑھ کے تھیلے کو ٹٹولا۔ اُس کا خیال سچ نکلا۔ بوتل مل گئی۔ جسے اُس نے کھینچ کے باہر نکالا۔ کھولا۔ اور کافی مقدار تک **میک آلپین** کے حلق میں اُنڈیل دی۔ اُس کا اثر فوراً ظاہر ہوا۔ **میک آلپین** کو ہوش آگیا اور اپنے گھوڑے کو گالیاں دینے لگا۔ اور تھوڑی دیر میں اتنی قوت آگئی کہ اُٹھا اور ایک درخت کے سہارے سے کھڑا ہوگیا۔ اب پھر بجلی چمکی اور اِس ہائی لینڈ کے سردار نے اُس پُراسرار عورت کو اپنے سامنے کھڑا پایا جس نے اُسے بتایا کہ "یہ بالکل اتفاق تھا کہ اس وقت میں اِدھر سے گزر رہی تھی کہ آپ کے گھوڑے سے گرنے کی آواز سُنی"۔

میک آلپین "مگر نیک عورت! یہ تو بتاؤ کہ تم کون ہو؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کبھی اور بھی میں نے تم کو دیکھا ہے"۔

عورت "کیا تم نے نہیں پہچانا؟ اُس عورت کو بھول گئے جس نے ایک روز جنگل میں تم کو **لارڈ النڈیل** کو اور **ارل گلن گائل** کو ایک خوبصورت لڑکی کی سلامتی کی خبر پہونچائی تھی؟"

انڈلف "آہ! میں سمجھ گیا! بے شک بجلی کی روشنی میں تمہارا چہرہ میں اچھی طرح نہیں دیکھ سکا تھا۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ اس طوفان اور ایسی اندھیری رات میں تم یہاں کیوں پھر رہی تھیں؟ کیا تمہارے کاموں کے لیے رات زیادہ موزون ہے؟"

عورت "میک آلپین۔ یہی باتیں کیا میں تم سے نہیں پوچھ سکتی ہوں؟ تم اس طرح

تن تنہا ایسی تاریکی میں اور ایسا وحشت ناک [illegible] ہوئے
یہاں کیون آگئے؟“

میک آلپین - (حقارت سے) ”خوب اچھا مین تیرے سوالون کا جواب دیتا ہون طوفان آنے سے پہلے مین اپنے ایک دوست سردار سے ملنے گیا تھا - اور میرا معمول ہے کہ جس طرح گھمسان لڑائی کی پروا نہین کرتا اُسی طرح طوفان مینہ اور بجلی کا بھی کچھ خیال نہین کیا کرتا - اسی سبب سے خیال سے مین نے یہ نہین کیا کہ وہان ٹھہر جاتا - لیکن یہ گھوڑا جو ہمیشہ میرے اختیار مین رہا کرتا تھا اور اشارے پر چلا کرتا تھا آج گھڑی اختیار سے باہر ہو گیا - اس لیے کہ طوفان کا زور و شور جو اُس نے آج تک کبھی نہین کر سکا تھا اُس کے ڈرانے اور بدحواس کر دینے کے لیے کافی ہو گیا اسی سبب سے یہ واقعہ پیش آیا جس کے باعث تجھ سے ملاقات ہو گئی“

عورت ”مین کسی بڑے دوست کی ملاقات کو تو نہین کہتی کیونکہ یہان میرا کوئی دوست ہی نہین - لیکن میک آلپین یہ جو اسی قدر مہربانی تمہاری کی ہے اِس کا معاوضہ اگر شکریہ نہین ہے تو کم سے کم یہ تو ہونا چاہیے تھا کہ تم میرے ساتھ اچھے الفاظ سے پیش آتے؟“

اُندلف ”نیک عورت - تیرا یہ اعتراض تھا کی قسم بالکل مناسب ہے بیشک مین نے غلطی کی - نیک بخت! مین تجھ سے معافی چاہتا ہون - اب جو غور کرتا ہون مجھے تیری وہ سب باتین یاد آتی جاتی ہین جنکی وجہ سے مین تیرا ممنون ہون اِس سے تو سمجھ سکتی ہے کہ میک آلپین پر اور جتنے الزام چاہے لگائے جائین - مگر اُن مین ناشکری نہین ہے - میرے ساتھ میرے قلعہ مین چل - اور جب تک تیرا جی چاہے وہان رہ کیونکہ تیری باتون سے معلوم ہوا کہ تیرا کوئی گھر نہین ہے“

یہ الفاظ سنتے ہی اُس عورت کو ایسا معلوم ہوا کہ جیسے اُس کے تمام اعضا تھکن سے چور ہو رہے ہین - اور دو تین گھنٹہ کی مسلسل بارش اور طوفان کے اثر سے اب اُسے فوراً آرام لینے کی ضرورت ہے - بولی ”بے شک

[illegible] آج رات کو [illegible] کہین [illegible] رہنا ہے [illegible] ہمارا مکان یہان سے
بہت دور ہے اور میرے ہاتھ پاؤن تھکن سے بیکار ہو رہے ہین - وہان کیسے
کیسے پہونچ سکون گی ؟ نہین مین کسی طرح نہین پہونچ سکتی - اگرچہ مینہ پڑ رہا ہے
مگر اسی جنگل مین کہین نہ کہین ٹھہر جاؤن گی اور نہین تو کسی بڑے پیڑ کی جڑ ہی
مین مجھے آرام مل سکے گا اور وہین رات کٹ جائے گی "

انڈلف " جب مین گھوڑے پر سے گرا اور تو مجھے یہان چھوڑ کے نہین چلی
گئی کہ مین سردی سے مرجاؤن یا جنگلی سُور آ کے میرا خاتمہ کر دین تو کیا تو سمجھتی
ہے کہ مین ایسی خوفناک رات مین تجھے یہان اکیلا چھوڑ جاؤن گا ؟ پانی اب تک
اُسی زور و شور سے برس رہا ہے - تیرے کپڑے سب بھیگے ہون گے - یہان
جہان کہین زمین پر تو لیٹنا چاہے گی وہان پانی بھرا ہو گا - اس لیے جس طرح
بنے قلعہ [illegible] تک چلنا ہو گا - اگر گھوڑا مل گیا تو اُس پر ورنہ مین
تجھے اپنی گود مین اُٹھا کے لے چلون گا - اور یہ سمجھون گا کہ تو میری [illegible]

عورت " سر انڈلف ! مین اور تمھاری مان ! افسوس شاید تم یہ سمجھتے ہو
کہ مین بہت بوڑھی ہون - اس لیے کہ میرے ہاتھ پاؤن مین جھریان پڑ گئی ہین -
سوکھ کے کانٹا ہو گئی ہون گال پچک گئے ہین - اور سر کے بال سفید ہین - لیکن
اگر مین بھولی نہین ہون تو میری عمر تم سے زیادہ نہین ——— "

انڈلف " خوب ! عورت کو اگر کوئی اُس کی عمر زیادہ بتائے تو ایسے سخت
اور خوفناک طوفان مین بھی غصہ آ جاتا ہے ! "

عورت " میری عمر شاید چون سال کی ہے - اور اگر مین بوڑھی معلوم ہوتی
ہون تو یہ زیادہ زمانہ گزرنے سے نہین بلکہ رنج - صدمے اور فکرون کی
[illegible] - خیر مین تمھارا کہنا مانے لیتی ہون - اور تمھارے ہمراہ قلعہ
[illegible] تک چلی چلون گی "

[illegible] یہ کہتے ہی اُس نے اپنا بگل منہ سے لگایا - اور اس
[illegible] کہ اُس کی آواز اس گھنے جنگل مین شروع سے آخر تک ہر جگہ
[illegible]

اتنے مین پھر بڑے زور و شور کی کڑک کے ساتھ بجلی چمکی اور ایسی روشنی
پھیل گئی کہ معلوم ہوتا تھا سارا کرۂ فلک کسی جلتی ہوئی سرخ دھات کی بھٹی ہے۔
لمحہ بھر مین پھر خاموشی اور اندھیرا تھا۔ بادل کی گرج کم سُنی جانے لگی۔ بجلی کا
چمکنا موقوف ہو گیا۔ اور چند لمحون کے بعد اِس خاموشی مین ایک گھوڑے کی ٹاپون
کی آواز سُنائی دی۔ جو معلوم ہوتا تھا کہ اِسی طرف آرہا ہے۔ ٹاپون کی آواز سُنتے ہی
سرانڈلف نے اپنے گھوڑے کو چمکا کے پاس بُلایا۔ وفادار گھوڑا پاس آکے کھڑا
ہو گیا۔ اور اپنے مالک کو پہچان کے خوشی سے ہنہنانے لگا۔

سرانڈلف۔ (گھوڑے کی گردن پہ ہاتھ پھیر کے) "بہر حال تو بہت اچھا گھوڑا ہے
آج تیری نافرمانی سے جو مین گرا اور اُس کی وجہ سے جو تکلیف ہوئی اور جیسی
خراشین میرے جسم مین آئین اُن سب کو معاف کرتا ہون۔ مجھے افسوس ہے کہ ابھی
تھوڑی دیر ہوئی میری زبان سے تیری نسبت چند گالیان نکل گئی تھین۔ مگر یاد رکھ کہ تو ہی
پہلا گھوڑا ہے جسکی پیٹھ پر سے مین گرا ہون۔ اور اگر مین اِس قسم کے بدشگونیون کا
ذرا بھی خیال کرتا ہوتا تو سمجھ لیتا کہ یہ بڑی بدشگونی ہوئی۔ مگر نہین مین ایسا ضعیف
الاعتقاد نہین ہون۔ اچھا نیک بخت عورت۔ اِس کی پیٹھ پر سوار ہو۔ میرے پیچھے
بیٹھ جا اور اگر تو میری کمر مضبوط پکڑے رہے گی تو وعدہ کرتا ہون کہ ہوا سے
باتین کرتا ہوا جاؤن گا۔ اور دم بھر مین اپنے قلعہ کے اندر پہنچا دون گا۔"

چند ہی لمحون کے اندر دونون اِس شریف گھوڑے کی پیٹھ پر سوار تھے۔
اور وہ اپنے دُہرے بوجھ کو لیے ہوئے بڑے تیزی کے ساتھ جنگل مین طرارے
بھر رہا تھا۔

رات کے دو بج گئے ہین طوفان نکل گیا۔ پانی تھم چکا۔ بادل کی آواز بہت
دور پر خفیف سی سُنی جاتی ہے۔ بجلی کی روشنی بھی بڑے فاصلے پر کسی کسی وقت
دھیمی سی نظر آجاتی ہے۔ اور ارل گلن گائل کو اب نیند آنے کی کچھ کچھ امید
ہوئی تھی۔

وہ بیٹی سے رخصت ہو کے اپنے کمرے مین آئے تھے کہ بوڑھے قوال

مار مورد کا سامنا ہو گیا۔ چند باتیں کر کے اُسے رخصت کیا اور تنہا لیٹ کے اپنے
خیالات میں مستغرق ہو گئے۔ بہت سی مشکلیں اُن کے سامنے تھیں بعض باتوں
پر دل میں متاسف تھے۔ اور بعض باتیں جبراً و قہراً برداشت کرنا تھیں وہ آتے
ہی بچھونے پر لیٹے نہیں رہے۔ اس لیے کہ جانتے تھے ابھی نیند نہ آئے گی۔ اس لیے
بیٹھ گئے اور نہایت اطمینان سے اُن تمام واقعات پر غور کرنے لگے جو آج پیش
آئے تھے۔

اس میں تو اُنھیں ذرا بھی شک نہ تھا کہ میرا بیٹا بڑی بیرحمی سے مار ڈالا گیا۔
اس کا بھی پورا پورا یقین تھا کہ یہ کیفتھم کی ہی وجہ سے ہوا۔ مگر خود بخود دل میں یہ
خیال بھی آیا کہ میں نے اپنی بیٹی کو ناحق ہی غیر منصفانہ حکم دیا کہ اپنی مرضی کے خلاف
شادی کرنے پر مجبور ہو۔ اس خیال کے ساتھ دل میں کانپنے لگے کہ اپنی لاڈلی بیٹی
پر کتنا بڑا ظلم کیا۔ انھیں خیالات کی بنا پر اُنھوں نے بیٹی سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ
میں تجھے کسی بات پر مجبور نہ کروں گا۔ اور اب تنہائی میں جو اپنے اس وعدے
کو یاد کیا تو بجائے پچھتانے کے اُس پر پہلے سے زیادہ قائم تھے۔

جوں جوں رات گزرتی تھی آرل کی بیچینی بڑھتی جاتی تھی۔ آخر اپنی جگہ سے
اُٹھے اور پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر ٹہلنے لگے۔ کمرے کی تاریکی کا حال کسی
ابتدائی باب میں ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں۔ اسوقت بھی وہی حالت تھی۔
اتنے میں قیامت خیز طوفان شروع ہو گیا۔ بجلی کی گرج کے ساتھ جو روشنی کھڑکیوں
سے ہو کے اندر آتی تھی اُس سے معلوم ہوتا کہ گویا بجلی اُس چھوٹے لیمپ کا مونھ
چڑھا رہی ہے جو میز پر روشن ہے۔ اور جب بجلی کی چمک موقوف ہو جاتی اور
شب کا سیاہ پردہ کھڑکیوں پر پڑ جاتا تو اُس لیمپ کی روشنی اس قدر دھیمی معلوم
ہونے لگتی کہ کمرے میں تاریکی پھیل جاتی اور معلوم ہوتا بالکل اندھیرا ہے۔ بادل
زور و شور کے ساتھ گرج رہا تھا اور قصر التذیل کے وسیع اور بلند کمروں
اور لمبے برآمدوں میں اُس کی گونج سے عجیب و وحشتناک اور ڈراؤنی صدائیں
پیدا ہوتیں۔

تھوڑی رات اور گزری۔ طوفان بدستور جاری تھا۔ آرل نے ابھی تک

کپڑے نہین اُتارے تھے نیند آنے کی امید نہ تھی- اور دل مین ایک قسم کی گھبراہٹ
پیدا تھی- بجلی کی چمک بادل کی گرج اور آندھی کے جھونکون سے حواس غائب تھے-
چراغ کی روشنی ایسی دھیمی ہو گئی تھی کہ معلوم ہوتا جیسے کسی مقبرے کے اندر جل رہا ہے-
اُسے دیکھ کے آرل کے دل مین طرح طرح کے وحشتناک خیالات پیدا ہونے لگے-
اب طوفان نکل گیا- آرل کی جان مین جان آئی- اور امید پڑی کہ اب چپکے لیٹ
رہونگا تو نیند آ جائے گی-

اس امید مین کپڑے اُتارنے کے لیے اُٹھے تھے کہ ناگہان معلوم ہوا
بیرونی عمارت کا ایک دروازہ کسی نے زور سے بند کیا- دفعۃً پھر دل مین
ایک وحشت محسوس ہوئی اور سارے جسم مین رعشہ پڑ گیا- دل مین کہا معلوم
ہوتا ہے آج بھی ویسے ہی واقعات پیش آنے والے ہین جو اُس طوفان کی رات
کو پیش آئے تھے- اتنے مین اُنھین خاص اپنے کمرے کے نیچے والے دروازہ
کے بند ہونے کی آواز سُنائی دی-

اب آرل مین زیادہ برداشت کی تاب نہ تھی گھبرا کے اُٹھے اگرچہ دل
کمزور [illegible] طوفان سے وحشت ہوتی تھی اور اس کمرے مین جو واقعات ایک دفعہ
پہلے پیش آ چکے تھے پیش نظر تھے مگر اپنے کمرے کا دروازہ کھول دیا اور باہر
دیکھنے لگے- سارے قصر مین اندھیرا تھا- پورے برآمدے اور کھانے کے کمرے
مین کوئی چیز نہین نظر آتی تھی- مگر کسی شخص کے پیرون کی چاپ صاف سُنائی
دے رہی تھی- اور معلوم ہوتا جیسے کوئی زینے پر چڑھ رہا ہے- [illegible] معلوم
ہوا کہ وہ شخص اوپر برآمدے مین آ گیا ہے اور اُس کے ہاتھ مین کوئی [illegible]
نہین ہے- آرل نے دل مین کہا "کون ہے جو اس وقت ایسے اندھیرے مین
بغیر روشنی کے [illegible] گھوم رہا ہے؟"

یہ ہم بیان کر چکے ہین کہ آرل بڑا بہادر آدمی تھا- [illegible]
بہادری کیا [illegible] سکتی ہے- [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] شخص کا بڑھتا چلا آرہا ہے - اور [illegible] سے قدم [illegible] آتا ہے
آواز قریب آتی گئی یہانتک کہ معلوم ہوا کوئی شخص پاس سے ہو کے نکل گیا -
چونکہ آرل کے باہر آتے ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا اور بھی دروازے کے
آگے وہ کھڑے تھے نہذا کمرے کی ذراسی روشنی بھی باہر نہ آسکتی تھی جس کی
وجہ سے نہ آرل ہی نے پہچانا کہ وہ کون شخص ہے اور نہ اُس شخص ہی کو تمیز ہوئی
کہ کوئی شخص مجھے اسقدر قریب سے دیکھ رہا ہے - برآمدے کے کونے پر پہونچ
کے وہ شخص ایک طرف مڑا اور اُس کے پاؤن کی چاپ بھی موقوف ہو گئی -
اب آرل گلن گائل کرے مین واپس جانے کو تھے کہ پھر ایک خفیف
سی آہٹ معلوم ہوئی جو کسی شخص کے کپڑون کے سرسرانے کی آواز تھی -
اس کے بعد ایک خفیف سی روشنی پیدا ہوئی جو برآمدے ہی مین دُور پر
جو بدم سی نظر آئی مگر نہ چراغ تھا - نہ شمع تھی - فقط روشنی ہی روشنی تھی - اِس
کا بالکل پتہ نہ چلتا تھا کہ کدھر سے آرہی ہے - آرل اسی سوچ مین تھے کہ اِس
دھندلی روشنی کے اندر اُنھین ایک نہایت تاریک اور کالی شکل نظر آنے لگی
ساتھ ہی روشنی کسی قدر تیز ہو گئی - اور اُس سایہ نما شکل نے اپنے سر پر سے
سیاہ کپڑا اُلٹ دیا اور آرل خوف و اضطراب کے عالم مین کیا دیکھتا ہے کہ
اُس کا سر فقط ہڈیون کا ڈھانچہ ہے جس مین کھال یا گوشت کا نام و نشان نہین -
اِس وقت آرل کی بدحواسی بیان نہین ہو سکتی - مبہوت اور بے حس
و حرکت کھڑے تھے - اور باوجود کوشش کے مُنہ سے آواز نہ نکلتی تھی اور
نہ قدم کو اپنی جگہ سے حرکت ہو سکتی تھی - اتنے مین وہ شکل اُن کی طرف
بڑھی اور اُسی طرف چلی گئی جدھر وہ نامعلوم شخص گیا تھا معلوم ہوتا تھا کہ
گویا یہ شکل اُسی شخص کے پیچھے پیچھے جا رہی ہے - اُس شکل کے نظر سے غائب ہوتے
ہی روشنی زائل ہو گئی - اور آرل نے بڑی مشکل سے کوشش کر کے اپنے قدم اُٹھائے
جلدی سے اپنے کمرے مین داخل ہوئے - مگر خوف اور پریشانی کی حالت ایسی
نہ تھی جس کو الفاظ ادا کر سکین -
تھوڑی دیر مین اُن کے ہوش و حواس درست ہو گئے اور اتنی

اور اتنی جرأت ہوئی کہ کپڑے اُتارے۔ بچھونے پر لیٹے۔ اور لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی۔ اگرچہ سوتے مین بھی آج وہ اسی قسم کے ہولناک اور ڈراؤنے خواب دیکھتے رہے۔

اکیسوان باب

ارل اور مارکوس

ارل گلن گائل صبح کو اُٹھ کے اپنے کمرے سے نکلے اور آہستہ آہستہ ناشتہ کے کمرے مین آئے۔ اُنکا چہرہ زرد تھا اور آنکھون سے پریشانی ظاہر ہو رہی تھی۔ اور سب مہمان پہلے سے آچکے تھے اور مارکوس النڈیل بھی موجود تھے۔ مگر سب خاموش اور بظاہر رنجیدہ تھے۔ کسی کے ہونٹون پر ذرا بھی مسکراہٹ نہین نمایان تھی سب چھوٹی چھوٹی ٹکڑیون مین بیٹھے ہوئے آہستہ آہستہ آپس مین باتین کر رہے تھے۔ اور باتین لازمی طور پر لارڈ ملکم کے غائب ہو جانے اور اُن خطرناک شبہون کے متعلق تھین جو پیدا ہو گئے تھے۔ چنانچہ ارل گلن گائل جب غمگین صورت بنائے ہوئے آئے تو اُنکی پریشانی پر کسی کو تعجب نہین ہوا۔

کھانا خاموشی کے ساتھ ختم ہو گیا اور مہمان رخصت ہونا شروع ہوئے۔ دو گھنٹہ تک قصر النڈیل کا صحن مہمانون کی روانگی کی وجہ سے بہت بھرا رہا۔ کیونکہ تمام مہمان اُمرا کے ساتھ اُن کے اعزا دوست اور نوکر چاکر سب ہی تھے۔ دوپہر کے قریب سب لوگ رخصت ہو گئے۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اِس پُرانے قصر مین پہلے سے دونا سناٹا ہر طرف چھا گیا ہے۔

یہ سب ہوا مگر لیڈی اووی لینا اپنے ہی کمرے مین رہی۔ مہمانون کو رخصت کرنے کے لیے بھی وہ باہر نہ نکلی۔ اور وہ لڑکی جو بھائی کے ماتم مین ہو اُس کے لیے یہ آنا معیوب بھی نہ تھا۔ قوالون کی نسبت ارل گلن گائل نے حکم دیدیا تھا کہ وہ اور چند روز کے لیے روک لیے جائین۔ اور وہ یہ بھی

کہ اگرچہ ارل کی سمجھ مین کچھ بھی نہین آتا تھا مگر خواہ مخواہ جی چاہتا تھا کہ مارمور سے پھر ایک مرتبہ اُسی قسم کی باتین کرین۔

مہمانون کے رخصت ہو جانے کے بعد ارل گلن گائل اور مارکوس لنڈیل الگ کمرے مین چلے گئے۔

ارل نے نہایت غمگین آواز مین گفتگو شروع کی اور کہا "لارڈ صاحب۔ اب مجھے بہت ہی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے ایک نہایت اہم معاملہ مین گفتگو کرون۔ لیکن میری سمجھ مین نہین آتا کہ کیونکر اُسے آپ کے سامنے ظاہر کرون کیونکہ ممکن ہے آپ کو سنتے ہی مجھ پر غصہ آجائے ——"

مارکوس۔ (حیرت سے ہمہ تن متوجہ ہو کے) "لارڈ صاحب! آپ کا کیا مطلب ہے؟ آخر آپ کیا کہنا چاہتے ہین؟ فرمائیے۔ ضرور فرمائیے"

ارل "میرا مطلب اُس مجوزہ شادی سے ہے جو آپ کے ساتھ میری بیٹی اوی لینا کی ہونے والی ہے۔ اور مین یقین کرتا ہون کہ اگر آپ اِس بات پر غور کرین گے کہ اوی لینا کیسی سخت مصیبت مین مبتلا ہے تو آپ کی کشادہ دلی آپ کو بھی اُسی نتیجہ پر پہونچا دے گی جس پر مین اس سے قبل ہی پہونچ چکا ہون"

مارکوس "اچھا تو لارڈ صاحب۔ آپ کس نتیجہ پر پہونچے ہین؟"

ارل "میری رائے اب یہ قرار پائی ہے کہ آیندہ اُس کے اوپر کسی قسم کی زیادتی یا زبردستی کرنا سخت ظلم ہوگا۔ اور پھر اُس کے رنج والم کا جواب تنہا کو پہونچ چکا ہے کوئی اندازہ نہ ہوگا"

مارکوس "گویا صاف الفاظ مین مجھے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جو شادی کا معاملہ میرے ساتھ ہو گیا تھا اُسے اب آپ توڑنا چاہتے ہین"

ارل "چونکہ مین اقرار کر چکا ہون کہ اوی لینا کی شادی آپ کے ساتھ کرونگا لہذا میری عزت کا واسطہ درمیان مین ہے اور اگر آپ اصرار کرین تو مین مجبور ہون گا۔ لیکن مین آپ ہی سے اِس بات کی خواہش کرتا ہون کہ مجھے آپ براہ مہربانی اُس اقرار سے بری کر دین۔ کیونکہ اب مین دیکھتا ہون کہ یہ صرف اِس اقرار کی وجہ سے میری بیٹی کے دل پر ایک خاص ناگوار اثر

پڑ رہا ہے۔ اور اُس کا خیال ہی اُس کے دل مین برچھیان چھبو رہا ہے۔“
مارکوس۔ (برہمی کے لہجہ مین) ”مگر لارڈ صاحب! آپ کو میرا بھی تو کچھ خیال کرنا چاہیے۔ کیا خود آپ ہی نے میرے پاس ایڈنبرا مین قاصد کے ذریعہ سے خط بھیج کے باضابطہ طور پر میرے پیغام کو جو مین نے اُس سے چند روز قبل آپ کو دیا تھا نہین منظور کیا؟ کیا مین یہان تک خاص اسی غرض سے نہین آیا کہ اُسے بیاہم خیال بناؤن اور کچھ روز کے بعد اُس سے شادی کر لون؟ کیا اس کی اطلاع تمام قرب و جوار کے لوگون کو نہین ہو گئی ہے؟ کیا اس کے متعلق میرے بہت سے دوست مجھے مبارکباد نہین دے چکے ہین؟ کیا شادی کا دن نہین قرار پا چکا ہے؟ اور کیا درزیون کو شادی کے جوڑے تیار کرنے کا حکم نہین دیا جا چکا ہے؟ اور کیا روزانہ بلکہ ہر وقت اس کا انتظار نہین کیا جا رہا ہے کہ وہ ایڈنبرا سے کپڑے تیار کر کے لے آئین گے؟ لیکن اب مین بھی یہ چاہتا ہون کہ اس رسم کو چند روز کے لیے ملتوی ہو جانا چاہیے۔ مین اتنا بیرحم نہین ہون کہ فوری اصرار کرون۔ مگر یہ بات کہ یہ شادی بالکل کالعدم ہو جائے مین اس کے لیے کسی طرح آمادہ نہین ہون۔ کیونکہ اس کارروائی سے میری توہین ہوتی ہے۔ بے شک۔ اس مین میری سخت توہین اور بے عزتی ہو گی۔“

گلن گائل۔ ”نہین۔ نہین۔ لارڈ صاحب! ایسا نہین ہے۔ اب تو ایک معقول عذر پیدا ہو گیا ہے۔ اور خدا کرے وہ صرف عذر ہی ہو! اُس عذر کو پیش کر کے آپ اس شادی کو ایک غیر معین مدت کے لیے ملتوی کر سکتے ہین اور چند روز بعد بعض لوگ جو اس معاملہ سے واقف ہو گئے ہین وہ بھی رفتہ رفتہ بھول جائین گے۔“

مارکوس۔ (چلا کر) ”بعض لوگ! آپ اُن کو بعض لوگ کہتے ہین؟ کیا اس قرب و جوار کے تمام امرا اور سردار یہ بات نہین جانتے ہین کہ آپ کی بیٹی کی شادی میرے ساتھ ہونے والی ہے؟ اور اب تو ایڈنبرا مین بھی سب کو خبر ہو گئی ہو گی۔ کیونکہ جو لوگ درزیون وغیرہ کے پاس شادی کے جوڑون کی تیاری کے

لیے بھیجے گئے ہین اُنھون نے ضرور اس خبر کو وہان عام کر دیا ہو گا"

ارل "مجھے یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا کہ آپ اُس معاہدہ پر ایسی سختی کے ساتھ قائم ہین۔ مجھے امید تھی کہ مین اپنی بیٹی سے یہ کہ سکونگا کہ آپ نے مہربانی فرما کر مجھے اُس وعدہ سے سبکدوش فرما دیا ہے ایک حد تک اُس کے دلی رنج کو کم کر سکون گا۔ کیا مین آپ سے اس ضرورت کو نہین بیان کر سکتا ہون کہ آپ اس پر نہایت سنجیدگی سے غور و غوض کر لین۔ تاکہ مجھے اپنی بیٹی کو اس بلا سوچے سمجھے ہوئے اقرار کر لینے پر قربان نہ کر دینا پڑے"

مارکوس "اگرچہ مجھے نہایت افسوس ہے اور بالکل نہین چاہتا کہ آپکے رنج اور پریشانی مین میری وجہ سے ذرا بھی اضافہ ہو مگر مجبوراً مجھے بھی اس معاملہ مین ویسی ہی صفائی سے کہنا پڑتا ہے جس طرح آپ نے مجھ سے کہا۔ لہذا مین صاف صاف کہے دیتا ہون کہ مین کسی طرح لیڈی اوی لینا سے دست بردار نہین ہو سکتا۔ لیکن یہ بھی بتائے دیتا ہون کہ مین اس بات پر آمادہ ہون کہ چھ مہینے کے لیے اس شادی کو ملتوی رکھون"

ارل۔ (معنی خیز نگاہ اور لہجہ مین) "مگر معلوم ہوتا ہے شاید آپ بھول گئے ہین کہ میری بیٹی کے دل مین ایک اور خیال بھی ہے۔ اور یہ افسوسناک واقعات جو اب پیش آرہے ہین ممکن ہے کہ ان کا اثر اُس کے دل پر بہت گہرا اور کاری پڑے"

مارکوس "بے شک مجھے معلوم ہے کہ لیڈی اوی لینا کو اپنے پیارے بھائی کے قتل ہونے کا صدمہ ہے۔ لیکن کیسا ہی سخت ترین صدمہ ہو کچھ زمانے کے بعد ضرور کم ہو جاتا ہے اور آپ کی صاحبزادی کو بھی یہ صدمہ کچھ دنون مین بھول جائے گا۔ اور چونکہ اُن کی پرورش پراٹسٹنٹ طریقہ پر ہوئی ہے اسلیے مجھے یقین ہے کہ وہ کسی خانقاہ کی تنہائی یا نن ہو جانے کا خیال بھی دل مین نہ لائین گی"

ارل "آپ کے الفاظ سے علانیہ بیرحمی نہین تو صاف صاف سرد مہری ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ آپ میرے اس اشارے کا مطلب

غلط نہ سمجھ لین مین آپ کو یاد دلاتا ہون کہ ادمی لینا کو کنیتھ کے ساتھ محبت ہے۔
اور چند روز مین اُسی کنیتھ کو جسے وہ چاہتی ہے ایک قاتل کی حیثیت
سے پھانسی دی جائے گی اور اُس کا خاتمہ ہو جائیگا!"

مارکوس "ہان - ہان۔ بے شک وہ قاتل ہے اور اُسے قاتل کی سزا دیجائے گی"
یہ کہہ کے مارکوس دفعتہً اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے کھڑکی مین سے
باہر دیکھنے لگے جبکہ لاپروائی کیساتھ اُن کی پشت ارل کی طرف تھی۔

ارل "بے شک۔ وہ نوجوان خواہ مجرم ہو یا نہین۔ خواہ اُس نے
بے وجہ بیرحمی اور سفاکی سے قتل کیا ہو یا جرم کے اور گالیون سے مشتعل ہو کے
مار ڈالا ہو اب اِس جرم کے معاوضہ مین اُسے اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔
مگر جناب! کیا آپ نہین سمجھ سکتے کہ ادمی لینا کو اُس کا کس قدر صدمہ ہو گا۔
جس کے ساتھ اُسے بیحد اُنس ہے بچپن سے جس کا ساتھ رہا۔ ساتھ کھیلی اور
ساتھ بڑھی ہوئی۔ اور اِس مین کوئی شک و شبہ نہین کہ اب بے عقلی سے دل
ہی دل مین اُس پر فریفتہ تھی۔ مجھے تو حضرت اندیشہ ہے کہ کہین یہ صدمہ
اُس کے لیے ناقابل برداشت نہ ہو جائے۔ اسی خیال سے مین نے آپ سے
خواہش کی کہ اب آپ اُس سے دست بردار ہو جائین"

یہ سنتے ہی مارکوس آف لنڈیل کھڑکی کے پاس سے واپس آئے اور
اپنی جگہ پر بیٹھ کے کہا "جناب والا! یہ تو بہت آسان ہے کہ کنیتھ کے خیال سے آپ کی
صاحبزادی کو کوئی رنج اور صدمہ نہ ہو۔ کنیتھ ابھی تک سرکاری مجرم نہین
ہے۔ ابھی فقط ہماری حراست مین ہے۔ ہم اُسے علانیہ طور پر یہ کہہ کے
چھوڑ سکتے ہین کہ اُس کے متعلق ہمین جو شبہہ پیدا ہوئے تھے وہ بالکل بے بنیاد تھے
دوسری ترکیب یہ ہے کہ ہم اُسے بھاگ جانے کا موقع دے دین اور کوئی ایسا ذریعہ
پیدا کر دین کہ وہ مُنہ چھپا کے انگلستان چلا جائے"

ارل۔ (نہایت استقلال اور سختی کے لہجہ مین) "نہین۔ لارڈ صاحب۔ یہ نہین
ہو سکتا۔ مین کوئی غیر منصفانہ کارروائی نہ ہونے دون گا۔ کنیتھ بیگناہ ہے تو اُسے
پورا موقع دیا جائے گا کہ اپنے اوپر سے یہ بدنما دھبہ مٹا دے اور اگر وہ حقیقت

مین مجرم ہے تو میرے بیٹے کا خون زمین کے نیچے سے انتقام کی آواز بلند کرے گا۔نہین۔نہین (زور سے میز پر ایک گھونسہ مار کے) میری بیٹی کی جان بھی معرض خطر مین ہو تو بھی مین انصاف کے خلاف نہ ہونے دونگا۔اور نہ اُس کے بچانے کی کوشش کرونگا۔چاہے اُس کی زندگی کتنی ہی قیمتی کیون نہ ہو۔میرا ارادہ ہے کہ آج ہی ایڈنبرا مین محکمۂ نیابت کو اپنے بیٹے کے غائب ہو جانے کے مفصل حالات اور وہ تمام مشتبہ واقعات جن سے معلوم ہوتا ہے کہ گنفتھ اُس کا قاتل ہے صاف صاف لکھ بھیجون۔اور یہ بات سرکار کے فیصلہ پر منحصر ہوگی کہ یہ مقدمہ جو ایک امیر کے قتل سے تعلق رکھتا ہے ایڈنبرا کے ہائی کورٹ مین پیش ہو یا اس ضلع کے حکام ہی اس کی تحقیقات کرین۔ لہذا جناب مین پھر آپ سے دریافت کرتا ہون کہ میری بیٹی کے متعلق آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے؟"

مارکوس:۔ "اچھا سنیے۔مین ایک تجویز پیش کرتا ہون جسے یقین ہے کہ ہم دونون بہت جلد منظور کر لین گے۔اور جو کجھتی ہم مین آپ مین پیدا ہو گئی ہے اُس مین فرق نہ آئے گا۔مجھے اتنی اجازت دیجیے کہ چند منٹ کے لیے لیڈی اوی لینا سے تنہائی مین مل کے کچھ باتین کرون۔اور دریافت کر لون کہ وہ درحقیقت مجھے اپنا شوہر بنانا ناپسند کرتی ہین یا نہین۔اور اگر وہ ناپسند کرین تو پھر مین بھی اس خیال سے دست بردار ہو جاؤن۔لیکن اس گفتگو کا نتیجہ اگر میری امیدون کے موافق ہو تو پھر یہ کہنے کی ضرورت نہین ہے کہ جو اقرار ہو چکا ہے وہ بدستور قائم رہے گا۔"

ارل:۔ "بے شک۔بے شک اس سے بہتر کوئی تجویز نہین ہو سکتی۔بلکہ اگر آپ اسی وقت میری بیٹی سے گفتگو کر لینا پسند کرین تو میرے نزدیک اس مین بھی کوئی مضائقہ نہین۔"

مارکوس:۔ "اسی وقت سہی۔اور اگر بالفرض اس کا نتیجہ میری امیدون اور آرزوؤن کے خلاف ہو تو بھی گلن گائل اور النڈیل کے خاندانون مین جو دوستی و کجھتی ہے اُس مین کسی قسم کا فرق نہ آئے گا۔"

ارل:۔ "بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہ معاملہ نہایت خوبی کے ساتھ طے ہوا جاتا ہے۔"

اب مین خود ہی جا کے اپنی بیٹی کو بلائے لاتا ہون تاکہ اس تردد و بے اطمینانی سے جلدی نجات ملے۔"

یہ کہہ کے ارل گلن گائل لیڈی اوی لینا کے کمرے مین گئے۔ وہ اکیلی اپنے کمرے مین کھڑکی کے پاس سوچ مین بیٹھی تھی۔ اُس کی خادمہ ارسولا دوسرے کمرے مین کسی کام مین مصروف تھی۔ جیسے ہی اپنے باپ کو آتے دیکھا اُٹھ کھڑی ہوئی اور اُن کی طرف بڑھی۔

ارل نے اپنی بیٹی کو پیار کیا اور کہا "میری پیاری اوی لینا کل رات کو مین نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ تمھاری مرضی کے خلاف کسی بات کے لیے مجبور نہ کرون گا۔ اور اب پھر مین تمھین اسی بات کا یقین دلاتا ہون مین نے مسٹر مارکوس النڈیل سے باتین کر رہا تھا۔ اُنھون نے اپنی مہربانی سے تمھاری شادی کے معاملہ مین تمھارے ہی فیصلہ پر انحصار کیا ہے۔ وہ چاہتے ہین کہ اسی وقت تم سے چند باتین کر لین تاکہ اُنھین خاص تمھاری زبان سے معلوم ہو جائے کہ تم یہ معاہدہ قائم رکھنا چاہتی ہو یا نہین۔ صاف الفاظ مین تمھین بتائے دیتا ہون کہ مارکوس تم سے یہ دریافت کرین گے کہ تم اُنھین اپنا آئندہ شوہر بنانا منظور کرتی ہو یا نہین۔ اگر تم اپنی زبان سے نہین کہہ دو گی تو یہ معاہدہ منسوخ ہو جائیگا۔ اور اگر تم اقبال کر لو گی تو پھر یہ معاہدہ قائم رہے گا۔ صرف یہ ممکن ہے کہ واقعات اور حالات کے لحاظ سے کچھ دنون کے لیے ملتوی ہو جائے۔"

اوی لینا "افسوس۔ میرے پیارے ابا جان! آپ تو جانتے ہی ہین کہ میرا فیصلہ کیا ہو گا؟ بے شک آپ بخوبی جانتے ہین کہ میرے مُنہ سے نہین نکلے گا؟"

ارل (اپنے ہاتھ سے اوی لینا کا مُنہ بند کر کے) "مین تم سے یہ نہین کہتا کہ پہلے ہی مجھ سے بتا دو کہ کیا جواب دو گی۔ یہ ناانصافی اور ناشکری ہو گی اگر مین کسی جواب کے لیے تمھین پہلے سے آمادہ کر دون۔ لہذا میرے سامنے اپنے خیالات کا پہلے سے اظہار نہ کرو۔ آؤ میرے ساتھ چلو۔ لارڈ النڈیل تمھارا انتظار کر رہے ہون گے۔"

یہ کہہ کے ارل نے اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑا اور اُس کمرے کی طرف لے چلے

جہان مارکوس کو چھوڑ آئے تھے - اور اوی لینا کو وہان پہونچا کے خود اُس کمرے سے یہ کہتے ہوئے باہر نکلے "اب مین تھوڑی دیر مین واپس آ کے اِس گفتگو کا نتیجہ معلوم کرون گا"

ارل نے یہ جملہ اِن دونو غرضون سے کہا تھا کہ مارکوس کو معلوم ہو جائے کہ اوی لینا کو پہلے سے اُنھون نے کسی خاص جواب کے لیے آمادہ نہین کر دیا ہے - اور اوی لینا کو بھی یہ معلوم ہو جائے کہ اِس معاملہ مین وہ بالکل آزاد ہے - یہ کہتے ہی وہ کمرے سے چلے گئے اور زینہ پر سے اُتر کے صحن مین آئے اور اِدھر اُدھر ٹہلنے لگے تاکہ گرم اور عرق آلود پیشانی مین تازی ہوا لگے -

تھوڑی دیر صحن مین ٹہلنے کے بعد ارل فصیل پر چڑھ گئے اور اُس پر آہستہ آہستہ ٹہلنے لگے - موسم سرما کا ایک صاف منظر سامنے تھا - گزشتہ رات کے طوفان کے آثار ابھی تک باقی تھے - اور اُس کے ساتھ وہ تمام خوفناک واقعات بھی یاد آ گئے - آخر وہ کون شخص تھا جو برآمدے مین سے ہو کے گزرا تھا؟ اور پھر اُس کے پیچھے وہ شکل جس کا سر ہڈیون کے ڈھانچے کا تھا کیا تھی؟ اِن خیالات کے بعد ارل کو ایک اور بات یاد آ گئی دفعتہً خیال آیا کہ میرا بیٹا غائب ہو گیا ہے - اور پھر اُس سے زیادہ خطرناک بات یہ تھی کہ کفنتھ اُس کے قتل کا مجرم قرار پا رہا ہے!

غرضکہ تقریبًا ایک گھنٹہ اِنھین مختلف خیالات مین وہ فصیل پر ٹہلتے رہے اور اب یہ خیال کر کے کہ مین نے مارکوس کو لیڈی اوی لینا سے خوشامد درآمد کے لیے بہت کافی وقت دے دیا ہے پھر اُس کمرے مین آئے جہان اُنھین چھوڑ گئے تھے - اِس ملاقات سے مارکوس کے خلاف نتیجہ کا اس قدر اطمینان اور بھروسہ تھا کہ اُنھین مارکوس کا بشاش اور مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کے نہایت تعجب ہوا - اُن کی صورت سے اطمینان اور کامیابی ظاہر ہو رہی تھی - فورًا ارل نے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا - مگر اُس کا چہرہ زرد تھا اور مُردنی چھائی ہوئی تھی - اور معلوم ہوتا تھا کہ سخت ترین دلی تکلیف برداشت کر رہی ہے - اور صاف نظر آتا تھا کہ جو مصیبت و ناامیدی اُس کی صورت سے ظاہر

ہو رہی ہو وہ صرف کل کے واقعہ کا نتیجہ نہین ہے۔ بلکہ اگر پوری طرح نہین تو کسی قدر اسوقت کی گفتگو کا نتیجہ ضرور ہے۔

جیسے ہی ارل کمرے مین داخل ہوئے مارکوس انڈیل اُن کی طرف بڑھے۔ اور اُن کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے کہنے لگے "آئیے جناب لارڈ صاحب! اب تو آپ کو مجھے مبارکباد دینی چاہیے کہ لیڈی اوی لینا کے دل پر اپنی التجاؤن سے مین کامیاب ہو گیا"

ارل نے تعجب سے اوی لینا کی طرف دیکھا اور پھر مارکوس کی طرف دیکھنے لگے۔ مگر اب بھی اُنکا چہرہ بشاش اور خوش تھا۔ اوی لینا کے چہرے پر زردی چھائی تھی۔ اور وہ اس طرح بے حس و حرکت کھڑی تھی کہ معلوم ہوتا تھا وہ اس بات کو بھی نہین محسوس کرتی کہ اس وقت اِس کمرے مین کیا ہو رہا ہے۔

ارل گلن گائل "مگر مین اِس آخری فیصلہ کو خود اُسی کی زبان سے سُننا چاہتا ہون"

مارکوس "لیڈی صاحبہ۔ آپ کے واجب التعظیم والد خود آپ کی زبان سے اس کا اظہار چاہتے ہین"

یہ سنتے ہی معلوم ہوا گویا لیڈی اوی لینا ایک خواب سے چونک پڑی اُس نے دو تین لمحہ نہایت سادگی کے ساتھ اپنے باپ کی طرف دیکھا اور بولی "ہان۔ مین سمجھتی ہون۔ مین جانتی ہون کہ آپ مجھ سے کیا دریافت کرنا چاہتے ہین۔ اور مین اپنی رضامندی ظاہر کرتی ہون"

ارل۔ (نہایت تعجب کے لہجہ مین) "اوی لینا تم اپنی رضامندی ظاہر کرتی ہو! میری بیٹی۔ کیا تم اِس نکاح پر راضی ہو؟" یہ کہا اور نہایت تعجب سے ہمہ تن اُس کی طرف دیکھنے لگے۔

اب یہ معلوم ہوا کہ اوی لینا نے پھر بولنے کی کوشش کی کیونکہ اُس کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا اس وقت بولنے مین بھی اُسے تکلیف ہو رہی ہے۔ اور اُس نے کہا "ہان۔ پیارے ابا جان۔ مین آپ کو یقین دلاتی ہون۔ آہ۔ مین راضی ہون" اور پھر خاص تکلیف کے ساتھ اُس نے اپنے کلام کو ان الفاظ سے

پورا کیا۔ اس قرارداد کے پڑھے ہوجانے ہی پر میری زندگی کی آیندہ خوشیون کا دارومدار ہے۔"

گلن گائل "اچھا تو اب مین کچھ اور نہین کہنا چاہتا۔ اور اِس ملاقات کے نتیجہ پر مین بالکل مطمئن ہون۔"

مگر اب بھی اُن کے دل مین ایک شک تھا کہ یہ معاملہ کچھ ٹھیک نہین ہوا۔ کوئی بات ضرور ایسی کی گئی ہے کہ میری بیٹی کو زبردستی اپنی مرضی کے خلاف بیان کرنا پڑا۔ مگر اب وہ کیا کر سکتے تھے؟ اور کیا کہہ سکتے تھے؟ وہ صریح وعدہ کر چکے تھے کہ اُس کے فیصلہ کی پابندی کرین گے۔ خود اُنھون نے اپنی طرف سے ایک لفظ بھی نہین کہا تھا اور بالکل مطمئن تھے کہ اب اوی لینا کو اپنی مرضی کے مطابق پوری آزادی دیدی گئی ہے۔ مگر افسوس! اُس نے اپنی مرضی کے خلاف فیصلہ کیا یہ جواب اُس نے جان بوجھ کے اور اپنی مرضی کے موافق دیا ہو ممکن نہین۔ اُس پر کوئی عجیب و غریب اثر پڑ گیا ہے۔ مگر جو کچھ ہو مجھے اب اس کا موقع نہین کہ اصلی راز کا پتہ لگاؤن۔ اوی لینا نے اپنی زبان سے فیصلہ کیا اور یہ کافی ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد اوی لینا نے مارکوس سے کہا "اب اجازت ہو تو اپنے کمرے مین جاؤن۔" یہ کہتے وقت اُس نے اپنا ہاتھ مارکوس لنڈیل کی طرف بڑھایا اور اُنھون نے اسے اپنے مُنہ سے لگا کے چوم لیا۔ پھر اُس نے اپنے باپ سے کہا "ابا جان۔ اب آپ بھی مجھے جانے کی اجازت دیجیے۔"

ارل گلن گائل نے بیٹی کی پیشانی چومی۔ جس مین اُنھین ایسا معلوم ہوا کہ اُس کا ماتھا سنگ مرمر کی سل کی طرح ٹھنڈا ہے۔ گھبرا کے پھر بیٹی کے چہرہ کو غور سے دیکھنے لگے کہ آخر ماجرا کیا ہے۔ وہ دیکھ ہی رہے تھے کہ یکایک اوی لینا کے چہرہ پر ایک خفیف سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور ارل خاک نہ سمجھ سکے کہ یہ واقعی خوشی ہے یا بناوٹ کی۔ باوا اسی تردد مین پڑے ہوئے تھے اور یہ پری جمال لڑکی کمرے سے نکل کے چلی گئی۔

وہان پہونچتے ہی ارسولا کی گود مین گری۔ اور رنج و الم اور دلی

صدمہ جن آنسوؤن کو بڑی مشکلون سے اِسوقت تک روکے رہے تھے یکبیک اُن مین سیلاب آیا- اور زار و قطار رونے لگی-

بائیسوان باب

میک آلپین کا قلعہ

قصر الندیل کے جنوب و مشرق جانب تقریباً تین کوس کے فاصلہ پر ایک اونچا سیاہ اور لمبے ستون کی وضع کا قلعہ واقع ہے- اُس کے چارون طرف وسدمہ بنے ہوئے ہین- اور یہ قلعہ ایسی جگہ واقع ہوا ہے کہ اُس کے لیے کسی فصیل یا چار دیواری کی ضرورت نہین- پہاڑ کی چوٹی جس پر یہ عمارت قائم ہے چارون طرف کی چوٹیون سے اس قدر بلند ہے کہ کسی حریف کا اوپر پہونچ جانا بالکل غیر ممکن ہے- فقط ایک طرف چڑھائی کا راستہ ہے اور اُسی راہ سے آمد و رفت ہو سکتی ہے- مگر یہ راستہ بھی دونون جانب سے تنگ کر دیا گیا ہے- اور اس کے دونون جانب ایسی گہری خندق کھود دی گئی ہے کہ معمولی آمد و رفت بھی دشوار ہے- اس تقریر کو دیکھ کے ناظرین بخوبی سمجھ گئے ہون گے کہ اِس قلعہ کے بچانے کے لیے کسی بیشمار فوج کے مقابلہ مین صرف چھ سات آدمی کافی ہو سکتے ہین-

یہی قلعہ میک آلپین ہے- اور اُس بلند قلعہ کوہ پر سے یہان وہ تعمیر کیا گیا ہے ہائی لینڈ کی ایک بڑی شاندار سینری پیش کرتا رہتا ہے- چارون طرف عمارت کے گرد چالیس پچاس گز تک مسطح پتھریلی زمین کا صحن چھوڑ دیا گیا ہے- لیکن اُس مین بھی اِس سطح کے کنارے کنارے موٹی اور بھدی لکڑیان سلسلہ وار کھڑی کھڑی نصب کر دی گئی ہین تاکہ کوئی شخص رات کے اندھیرے مین اُوپر سے اُتر چلے تو سیدھا نیچے نہ چلا جائے- اور دن کو گھوڑے جو اکثر یہان چرنے کے لیے چھوڑ دیے جاتے ہین نیچے نہ جا گرین اس ناقابل فتح قلعہ کی ظاہری شکل باہر سے جیسی وحشت ناک نظر آتی ہے

ویسی ہی اندر بھی ہے۔ بلکہ اُس سے بھی کسی قدر زیادہ۔ کھڑکیاں اتنی چھوٹی ہیں کہ روشن دان معلوم ہوتی ہیں۔ اور دیوار کے آثار کے بہت ہی عریض ہونے کی وجہ سے بجائے اس کے کہ اُن سے اندر کچھ روشنی اور تازی ہوا آئے کمروں کی شکل بالکل قید خانے کی تنگ و تاریک کوٹھریوں کی سی ہو گئی ہے۔ دیواروں کی ناہمواری چھپانے کے لیے نہ کہیں کوئی پردہ ہے نہ جھالر۔ ملاقات کے بڑے ہال اور کھانے کے کمرے میں آرائش کے سامان کی جگہ جا بجا جنگ کے حربے اور شکار کے ہتھیار لٹکا دیے گئے ہیں۔ جن میں ملی ہوئی زرہیں۔ پھٹے پرانے جھنڈے۔ بارہ سنگھوں کے سر۔ اور جنگلی سوروں کے دانت ہیں۔ پتھر کا زینہ اسقدر تنگ و تاریک ہے کہ دن کو بھی وہاں فقط اتنی روشنی پہونچ سکتی ہے جتنی کہ اندھیری تاروں بھری رات کو کھلے میدان میں ہو۔ مگر قلعہ کے بعض کمرے اس سے بھی زیادہ تیرہ و تار ہیں غرض یہ ایسا مقام ہے جہاں درشت مزاج اور جفاکش سپاہیوں کے سوا اور کسی کو بہت ہی کم آرام مل سکتا ہے۔ اور سپاہی بھی کون جنھیں گھانس کے بچھونے پر اور آسمان کے شامیانے کے نیچے ویسی ہی گہری نیند آجائے جیسی مخمل کے نرم بچھونے اور ریشمی پردوں والی پُرتکلف مسہری پر آتی ہو۔

اسی قلعہ میک آلپین کے ایک چھوٹے سے کمرے میں وہ عورت بیٹھی ہوئی ہے جسے کل رات کو سر انڈلف اپنے ساتھ لائے ہیں۔ کھڑکی یا روزن در میں سے گھنا جنگل اور اس کے بعد قصر الندیل کے میلے میلے برج نظر آرہے ہیں۔ اس پُر اسرار عورت نے اُسی طرف غور سے دیکھنا شروع کیا اور وہ تمام باتیں یاد آگئیں جو چند گھنٹہ پہلے گزری تھیں۔ کیونکہ وہ تمام واقعات جو سنگ مرمر کی یادگار کے پاس پیش آئے اُس کے دل پر نقش ہو گئے تھے۔ اُسے وہ شخص یاد آیا جسے اِس نے تو پہچان لیا مگر وہ اِسے نہیں پہچان سکا تھا۔ اور پھر دیر تک وہ شکلیں آنکھوں کے سامنے پھرتی رہیں جو کسی طرح بھولنے کو نہ آتی تھیں۔ اور اس وقت قلعہ کی صورت

ہی بھوتون کی طرح اُس کی نظر کے سامنے آگئی تھین اور سب سے زیادہ اُسے
یہ فکر تھی کہ اُن شکلون نے ایک معنی خیز طریقے سے قصر النڈیل کی طرف اشارہ
کیا۔ اور اسی جستجو مین اُس عورت نے پھر اپنی نظر قصر النڈیل پر جما دی اور
دیر تک دیکھتی رہی۔

اس وقت دوپہر تھی اور میک آلپین کا ایک ملازم چند گھنٹے پہلے
نہایت عمدہ کھانا لاکے اُس عورت کے سامنے رکھ گیا تھا۔ دیوار مین
دھنسے ہوئے آتش دان مین آگ روشن تھی۔ مگر کھانے اور سب چیزین اب تک
اُسی طرح رکھی تھین۔ عورت نے چکھا تک نہ تھا۔ ہم بتا چکے ہین کہ طوفانی رات
کے بعد آج کا دن نہایت ہی روشن اور فرحت بخش تھا۔ عورت کو محسوس ہونے
لگا کہ میری طبیعت آرام کی عادی ہوئی جاتی ہے! یہ خیال آتے ہی وہ دفعۃً
اُٹھ کھڑی ہوئی۔ وحشیانہ انداز سے کمرے کے اندر اِدھر اُدھر ٹہلی اور آہستہ
آہستہ بکنے لگی "مین اور یہان! آخر مین یہان کیون آئی؟"

اس سوال کے ساتھ ہی اُس کے خیالات دوسرے جانب متوجہ
ہونے لگے۔ اور چند منٹ خاموشی کے ساتھ غور کرنے کے بعد پھر خود بخود کہنا
شروع کیا۔ "ہان ہان! مین یہان کیون آئی؟ اور کیون ایک چھت کے نیچے پناہ
لی؟ کیون آگ مین اپنے کپڑے سُکھا لیے؟ اور اپنی جسمانی طاقت قائم رکھنے
کے لیے کھانا کیون کھایا؟ خیر یہ سب باتین تو تھین ہی اور رات کے خطرناک
طوفان اور آوارہ گردی کے بعد ممکن تھا کہ مین اِن باتون کو برداشت کر لیتی
لیکن یہ میری سمجھ مین نہین آتا کہ ضرورت سے زیادہ ایک لمحہ کے لیے بھی مین یہان
کیون ٹھہری؟ مین نے تو اپنی زندگی مصیبتین جھیلنے اور تکلیفین اُٹھانے کی
نذر کر دی ہے۔ اور عہد کر لیا ہے کہ وہ اِس چٹان کے نیچے والا غار ہی
میرا نشیمن ہوگا۔ غذا کے بارے مین بھی فقط توکل پر بسر ہوگی۔ اور صرف خدا
پر بھروسہ رہے گا۔ تو پھر مین یہان کیون آئی؟ معلوم ہوتا ہے کہ میرا یہان آنا
کسی ایسی نامعلوم وجہ سے ہوا جو میرے ارادے اور عہد سے بھی زیادہ قوی
ہے۔ کیونکہ میرا ہر لفظ۔ ہر قدم۔ ہر فعل۔ اور ہر خیال جو دل مین پیدا ہو کسی غیر معمولی

طاقت کے زیر اثر ہوا کرتا ہے۔ تو پھر کیا ضرورت پڑی ہے کہ اپنے یہان آنے کی وجہ
دریافت کرون۔ اگر قسمت مین ہے تو پھر اپنے اُس غار مین پہونچ جاؤن گی جو
یہان سے بھی دُھندلا دُھندلا نظر آ رہا ہے۔ خیر اب یہان آئی ہون تو اس پرانے
وحشت ناک قلعہ کو ذرا تفصیل سے دیکھ لون۔"

یہ کہتے ہی اُس نے چادر کو سر پر سنبھال کے اوڑھ لیا۔ کپڑون کی جگہ جو
چیتھڑے لگائے ہوئے تھی اُنھین جسم مین لپیٹا۔ چھڑی ہاتھ مین لی اور کمرے سے
نکلی۔ کمرے کے آگے ایک تنگ و تاریک راستہ تھا جس مین اس قدر اندھیرا تھا کہ معلوم
ہوتا وہ کسی تہ خانے کے اندر ہے۔ جاتے جاتے ایک زینہ کے پاس پہونچی۔ یہ یاد تھا
کہ کل رات کو مین اندلف کے ساتھ اِسی زینہ سے چڑھ کے آئی تھی۔ اب وہ زینہ پر
سے اُترنے لگی۔ مگر نیچے پہونچ کے راستہ بالکل بھول گئی۔ کیونکہ وہان ایک طرف تو
ایک راستہ گیا تھا اور دوسری طرف ایک بہت ہی خراب دروازہ لگا تھا۔

یہان وہ اِسی پس و پیش مین تھی کہ کدھر جاؤن کہ دفعۃً اُسکے کان مین ایک
آواز آئی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص زنجیرون مین جکڑا ہوا اپنی زنجیر
ہلا رہا ہے۔ مگر یہ آواز بہت دور کی تھی۔ اور معلوم ہوتا کہ جیسے زمین کے اندر
کے کسی بہت گہرے تہ خانے سے آ رہی ہے۔ متعجب و متحیر اُسی جگہ ٹھہری ہوئی
تھی کہ وہی آواز پھر آئی۔ اور اب لگاتار کئی بار سُنی گئی۔ کان کے غور سے
سُنا تو معلوم ہوا کہ پابزنجیر قیدی غصہ مین کچھ چلاّ بھی رہا ہے۔ مگر الفاظ سمجھ
مین نہ آئے۔ اب اُس کو یقین ہو گیا کہ یہ آواز اُسی پاس والے دروازے
سے آ رہی ہے۔ اور دروازے کے اندر سر ڈال کے جھانکنے لگی۔ کئی
منٹ مین جب نظر ٹھہری تو ایک نہایت تاریک پتھر کا زینہ دکھائی دیا جس کی قطع
زیادہ تر ایک گہرے غار کی سی تھی۔

عورت اُسی طرح کھڑی تھی کہ کسی کے پاؤن کی چاپ سُنائی دی جو زینے
پر چڑھتا ہوا اُوپر آ رہا تھا۔ دل مین کہا کہ "یہی شخص نیچے قیدی سے لڑ رہا ہوگا۔"
اور فوراً لپک کے اپنے کمرے مین ہو رہی۔ لیکن اب وہ اپنے کمرے مین بھی اسی طرح
کان لگائے ہوئے ہوتے تھی۔ اس نے سُنا کہ کوئی اُس دروازے مین قفل ڈال کے

اُس دوسری راہ سے جدا گیا جو نظر آئی تھی۔ اور اس کے بعد [illegible] روشن تھی۔

اُس عورت نے دل مین کہا "اخاہ! میک آلپین کے قلعہ مین تہ خانو کے اندر قیدی بھی ہین!" تھوڑی دیر تک اُس پر غور کرنے کے بعد وہ پھر اپنے کمرے سے نکلی۔ اور اُسی دروازے کے پاس پہونچ کے دروازے کی درازون مین سے جھانکنے لگی۔ نظر تو کچھ نہ آتا تھا لیکن درازون سے ہوا بڑی تیزی سے آرہی تھی۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ہوا فراٹے بھر کے نیچے سے اُوپر چڑھتی ہے۔

یہان زیادہ ٹھہرنے مین اندیشہ خیال کرکے وہ اُس کھلے راستہ کی طرف چلی۔ دو قدم پر ایک اور زینہ ملا اور اُس کے قریب دو زرہین لٹک رہی تھین جن کو دیکھ کے یاد آگیا کہ مین اِسی زینہ پر سے چڑھ کے آئی تھی۔ زینہ سے نیچے اُتری اور ایک کمرے مین ہو کے باہر کھلے صحن مین پہونچ گئی۔

قلعہ کے پھاٹک پر دونون جانب میک الپین کے گروہ کے بہت سے لوگ جمع تھے جن کی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیان تپائیون پر بیٹھی ہوئی مختلف باتون مین مصروف تھین۔ ہوا بہت سرد تھی۔ آسمان بالکل کھلا ہوا تھا۔ اور آفتاب روشن تھا۔ مگر اُس کی کرنون مین مطلق گرمی نہ تھی۔

اس عورت کو اُن لوگون نے جیسے ہی آتے دیکھا رانلڈ اُٹھ کھڑا ہوا اور سلام کرکے بولا "بیوی شاذ و نادر ہی کبھی ایسا اتفاق ہوا ہے کہ ہمارے اس قلعہ کو کسی عورت کی موجودگی سے عزت حاصل ہوئی ہو۔ لیکن اگر کوئی تم سے زیادہ کمسن اور حسین عورت ہوتی تو ہمارے دلون اور ہماری آنکھون کے لیے زیادہ مسرت بخش ہوتی ——"

آیور۔ (رانلڈ کا بازو پکڑکے اور اپنی طرف کھینچ کے) "بس۔ بس۔ رانلڈ چپ رہو۔ دیکھتے نہین کہ اس عورت کی شکل سے ایک پُراسرار وحشت ظاہر ہوتی ہے۔ اِس کی آنکھین بے طرح چمک رہی ہین۔ اور اگر ہم اِس کے ساتھ اچھی طرح نہ پیش آئے تو فقط تم ہی کو نہین ہم سب کو یہ خوفناک عورت کسی نہ کسی آفت مین ضرور پھنسا دے گی۔ اِس کی لال لال انگارون کی سی آنکھون اور اِس کے بھیانک چہرے کو دیکھ کے تمھین خوف نہین آتا!"

[illegible] نہین ... محض مذاق سے کہا تھا۔ یہ عورت رات کو بلکہ رات کا ہو
... کے ہمراہ یہان آئی ہے۔ اور چونکہ یہ ہمارے آقا کی مہمان
ہے اس لیے ہمین بھی اِس عزت کرنی چاہیے۔ مگر یاد آتا ہے کہ اس عورت کو مین نے
کبھی دیکھا ہے۔ ہان۔ ہان۔ خوب یاد آیا آیور یہ اُسی دن کا ذکر ہے جب تم سے اور
اُس نوجوان کنتھ سے لڑائی ہوئی تھی"

ایک دوسرا ہائی لینڈ کی وضع کا شخص جو قریب ہی کھڑا یہ باتین سُن رہا
تھا اُس نے کنتھ کا نام سنتے ہی پوچھا "کون کنتھ؟ وہی جس پہ لارڈ ملکم گلن گال کے
قتل کا الزام لگایا گیا ہے جیسے ہی اُس نے یہ سوال کیا سب لوگ ایک دوسرے کی طرف
معنی خیز نگاہون سے دیکھنے لگے۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہ ایک بہت بڑا راز
تھا۔

عورت:- "این۔ یہ تم نے کیا کہا؟ کیا ہوا؟" اور ان خونخوار وحشی سپاہیان
کو تعجب سے دیکھنے لگی۔

آیور۔ (جو اِس عورت سے بہت ڈرتا تھا):- "جی ہان بیوی یہ سچ کہتے ہین کل
شام کو قریب کے ایک سردار کے وہان ہمارے سردار سر انڈلف کو خبر ملی کہ
وہی زنانی شکل والا کنتھ جس نے جنگل کے سرے پہ میرے غریب گھوڑے کو مار ڈالا
تھا ——"

رانلڈ۔ (بات کاٹ کے) "مگر دوست تمھارا گھوڑا تو اُس نے مار ڈالا تھا۔
مگر میرا گھوڑا بڑی ایمانداری سے واپس کر دیا جسے **لیڈی اوی لینا** کو
قصر انڈلیل تک سوار کر کے لیجانے کے لیے مجھ سے مانگ لیا تھا"

عورت۔ (تحکمانہ لہجہ مین) "جو طے ہین گئے یہ جھگڑے۔ جانتے ہو کہ ان
باتون سے مجھے کوئی علاقہ نہین۔ گھوڑے بچین تو۔ مر جائین تو۔ اور سب کے سب
پکڑ کے کسی دوسرے ملک مین بھیج دیے جائین تو مجھے پروا نہین۔ مگر یہ خبر جو ابھی
تم سے سُنی اِس نے میرے دل پر ایسا اثر کیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے جیسے کسی
نے پگھلا ہوا رانگا یا سیسہ اُنڈیل دیا۔ تم نے کیا کہا کہ لارڈ ملکم قتل کیے گئے
اور اُن کے قتل کا الزام کنتھ پر لگایا جاتا ہے؟"

رانلڈ:- بے شک ایسا ہی سنتے ہین کل دوپہر کے وقت لارڈ ملکم نے اپنی بہن اووی لینا کو میان کنتھ کے ساتھ جنگل مین ٹہلتے اور عشق و محبت کی باتین کرتے دیکھ لیا۔"

عورت:- بے شک مین نے بھی اُس خوبصورت لڑکی کو اس خلیق نوجوان کے ساتھ وہان دیکھا تھا۔" اور پھر کسی قدر بے صبری کے لہجہ مین بولی "اچھا۔ آگے بیان کرو۔ پھر کیا ہوا؟"

رانلڈ:- آپ ذرا خاموشی سے سُنتی رہین۔ مین سب بیان کر دون گا۔ ہوا یہ کہ لارڈ ملکم نے اپنی بہن کو کنتھ کے ساتھ جنگل مین سیر کرتے دیکھا یہ دیکھتے ہی اُنھین غصہ آ گیا اور محض اس وجہ سے نہین کہ لیڈی اووی لینا کی شادی مارکوس النڈیل کے ساتھ ہونے والی ہے بلکہ اس وجہ سے بھی کہ کنتھ کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ایک غریب مجہول الاصل لے پالک ——"

عورت:- این! تم اُسے مجہول الاصل لے پالک کہتے ہو؟"

یہ الفاظ اُس عورت نے ایسے سخت لہجہ مین کہے اور ایسی تیز نگاہون سے رانلڈ کو دیکھنے لگی کہ وہ پریشان ہو گیا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد وحشتناک طریقہ سے اِدھر اُدھر دیکھ کے پھر اُس کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا "خیر آگے کہو۔ کیا ہوا؟"

رانلڈ:- سنیئے یہ کوئی چھپی ہوئی بات تھوڑے ہی ہے گلن گائل کے سب لوگ حتی کہ نوکر چاکر تک جانتے ہین کہ کنتھ ایک لاوارث لڑکا ہے جسے ارل گلن گائل نے محض خداترسی سے پال لیا تھا۔ اور سنتے ہین اڈنبرا مین ارل کے بڑے محل کے ایک کمرے مین وہ پڑا ملا تھا جب کہ بالکل بچہ تھا۔"

عورت:- اڈنبرا مین؟ ارل کے بڑے محل کے ایک کمرے مین؟" عورت نے یہ الفاظ دُہرائے اور معلوم ہوا کہ گویا ایک سوزش مین پڑ گئی ہے۔ پھر دو قدم دو تین قدم پیچھے ہٹی۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اُسے غش آنے کو ہے۔ دونون ہاتون سے اپنی آنکھین بند کر لین جیس سے معلوم ہوتا تھا کہ کوشش کر کے اُن خیالات کو جو تصویر بن کے نظر کے سامنے آ گئے ہین ہٹانا چاہتی ہے۔

آلیور نے جیسے ہی اسے نو نظر اسکے تنفیچے ہٹتے دیکھا۔ پوچھا۔

"نیک بخت۔ کیا تم کچھ بیمار ہو گئیں؟"

عورت "نہین۔ یہ ایک فوری کیفیت تھی۔ یہ ایک قسم کا درد ہے جو اکثر مجھے ہوا کرتا ہے۔ وہ دل ہی کے اندر سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی مین کسی دن خاتمہ ہو جائے گا۔ مگر اب بالکل اچھی ہون۔ اور تم اب آگے کہو کہ کیا ہوا؟" یہ کہتے ہی وہ نہایت ہی غور سے آلیور کی صورت دیکھنے لگی۔

آلیور "ہان۔ مین یہ کہہ رہا تھا کہ لارڈ ملکم نے کنتھ اور اوی لینا کو جنگل مین سیر کرتے دیکھ لیا۔ اور کیا عجب کہ دونون نوجوان کی زبان سے بعض گوار الفاظ نکل گئے ہون۔ سنتے ہین لارڈ ملکم نے کنتھ کو ذلیل سمجھ کے بُرا بھلا کہا۔ کنتھ کو جوش آیا تو اُن کا ہاتھ تلوار کے قبضہ پر جا پڑا۔ اس کے بعد اوی لینا اور اُس کی خادمہ قصر مین واپس آئین۔ تھوڑی دیر کے بعد کنتھ بھی آیا تو اکیلا تھا۔ لارڈ ملکم کا کہین پتہ نہ تھا۔ پھر قصر **الندیل** مین تحقیقات ہوئی تو متعدد واقعات ظاہر ہوئے جن سے ملکم کے قتل کا شبہ کنتھ پر ہو سکتا ہے۔"

عورت "وہ کون سے واقعات ہین؟ مفصل بیان کرو تاکہ سب باتین معلوم ہو جائین؟"

رانلڈ "نیک بخت۔ آخر ان سوالون سے اور ان حالات کو معلوم کر کے تمھین کیا مل جائے گا؟"

عورت جواب مین کچھ کہنے نہ پائی تھی کہ آلیور نے اپنے ساتھی کے کان مین کہا "اس کی اور غرض ہی کیا ہو سکتی ہے؟ فقط قصہ سُن لینا۔ تو پھر اس کی خوشی کر دینے مین ہمارا کیا نقصان ہے؟ اور اگر ناراض ہو گئی تو اندیشہ ہے کہ اپنی شیطانی قوت سے ہمین کسی آفت مین پھنسا دے۔"

رانلڈ "تو اب اس قصہ کو تم ہی پورا کرو۔ کیونکہ جتنا مین جانتا ہون اُتنا ہی تم بھی جانتے ہو۔"

یہ کہہ کے وہ تو اُٹھ کے چلا گیا اور آلیور نے یون بیان کرنا شروع کیا۔ "بہتر ہے۔ مین تمھارے سوالون کا جواب دیتا ہون۔ اور اس قصہ کو پورا کیے

دیتا ہون - سُنو جنگل مین ندی کے کنارے زمین پر لڑائی کے نشان تھے اور تھوڑا سا خون بھی پڑا ہوا نظر آیا - وہین کنیتھ کی تلوار کا قبضہ بھی ٹوٹا پڑا تھا - تھوڑی دیر کے بعد لارڈ ملکم کا رومال اور اُن کی طرّہ دار ٹوپی پانی مین نظر آئی - جو ندی مین جال ڈال کے نکالی گئی - اسی قدر نہین - رانلڈ نے یہ تم سے بیان ہی نہین کیا کہ کنیتھ جب قصر مین اکیلا واپس آیا تو گھبرایا ہوا اور پریشان تھا - اُس کی آنکھون سے وحشت برستی تھی - اُس کے کپڑون مین مٹی بھری تھی اور خون کے دھبے تھے - یہ سُن کے تم خود ہی فیصلہ کر سکتی ہو کہ اِن واقعات سے اُس نوجوان پر کس قدر شبہ کیا جا سکتا ہے"

عورت "تو کنیتھ اب کہان ہے؟ اُن لوگون نے اُس کے ساتھ کیا کاروائی کی؟"

آیور "وہ قصر النڈیل مین قید کر کے رکھا گیا ہے" یہ بیان کر کے ذرا پس و پیش کے بعد وہ بولا "نیک بخت بیوی! امید ہے کہ یہان سے جاتے وقت تم ہمین اپنی دعا اور مہربانی سے نہ بھولو گی"

مگر عورت نے اِس کا کچھ جواب نہین دیا - اور جہان یہ باتین ہو رہی تھین وہان سے ہٹ کے صحن کے کنارے اُس کٹہرے کے پاس آئی جو چٹان کے کنارے کنارے لکڑیان کھڑی کر کے بنا دیا گیا تھا - اور اِس مضبوط کٹہرے مین سے قصر النڈیل کے پُرانے اور بھورے بُرجون کو بڑی غور سے دیکھنے لگی -

تھوڑی دیر تک اُس جانب متوجہ رہنے کے بعد دفعۃً چونکی اور پیچھے ہٹ آئی - اب اُس کی آنکھون سے ایک بیتابی نمایان تھی - اور معلوم ہوتا کہ اُس کے دل مین طرح طرح کے خیالات پیدا ہو رہے تھے اِس پریشانی کی حالت مین بغیر اس کے کہ خود اُسے بھی محسوس ہو کہ مین کہان اور کدھر جا رہی ہون قلعہ کے پُشت کی جانب نکل گئی - اور بڑھتی چلی جاتی تھی کہ کچھ لوگون کے باتین کرنے کی آواز کان مین آئی - نظر اُٹھا کے دیکھا تو سامنے باورچی خانہ تھا - جہان دو باورچی کھانا پکانے مین مصروف تھے

اور آپس مین باتین کرتے جاتے تھے۔

ایک باورچی: "سین ڈی۔ تم تو جانتے ہو کہ میک آلپین کی میز پر صرف ہرن کے گوشت کا ہونا لازمی ہے۔ مگر آج کا سا نفیس گوشت شاید کبھی اس قلعہ کے اندر نہ آیا ہوگا۔ اِس پر مزہ یہ کہ آج تو مرغابی بھی ہے اور اُس سامنے کی ندی سے تم نے مچھلیان بھی منگوالی ہین"

سین ڈی: "ٹھیک کہتے ہو۔ بے شک۔ مگر مین آج اس وجہ سے نہین پریشان ہون کہ کیا کیا پکاؤن۔ اِن سب کو تیار کر لینا میرے لیے کوئی بڑی بات نہین۔ مگر مشکل یہ ہے کہ آج بہت زیادہ پکانا پڑا۔ اور کس کس چیز کو احتیاط سے رکھون؟ دیکھو یہ جنگلی سور کل سے یہان پڑا ہے اور ٹوٹی ہوئی تلوار اب تک اُس کے گلے مین پیوست ہے"

باورچی: "خیر اسے کل کے لیے اُٹھا رکھو۔ مگر اس لوہے کے اُس مین اٹکائے رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ اِسے نکال ڈالو"

سین ڈی: "ہان مجھے اِس کا خیال نہ رہا۔ ورنہ نکال ڈالتا" اور یہ کہتے ہی اُس نے بڑے جنگلی سور کے جسم مین سے وہ شکستہ تلوار نکال ڈالی۔

باورچی: "اوہ اتنی تلوار اس کے جسم مین پیوست تھی!" یہ کہ کے اُس نے سین ڈی کے ہاتھ سے وہ ٹوٹی تلوار لے لی۔ اُسے دیکھ بھال کے دروازے کے باہر پھینک دیا۔ اور کہا "اس جنگلی سور کا سر ہمارے آقا میک آلپین کی میز کو زینت دے گا"

اِسی گفتگو کے دوران مین وہ پُراسرار عورت اِدھر سے گزری اور ابتدائی الفاظ اُس کے کان مین پڑ گئے۔ ان باتون مین چونکہ اُسے کوئی دلچسپی نہ تھی اس لیے آگے قدم بڑھائے۔ مگر جب عین دروازے کے پاس پہونچی تو کچھ ایسی باتین ہونے لگین کہ اُسے متوجہ ہونا پڑا۔ آڑ مین کھڑی ہوگئی۔ تاکہ باورچی اُسے نہ دیکھ سکین۔ خاموش کھڑی ہی تھی کہ باورچی نے ٹوٹی تلوار باہر پھینکی جسے اُس نے لپک کے اُٹھا لیا اور اپنے کپڑون مین چھپا کے وہان سے چل دی۔ مگر اب اُس کی نظر سے ایک قسم کی مسرت ظاہر ہوتی تھی۔

ایسے چمکیلا سبک رو جو بہا کے بہہ آئی - اور چند منٹ تک نہایت غور سے دیکھتی
ہو کے اُس نشیبی راستہ کو دیکھنے لگی جو باہر گیا تھا - اور معلوم ہوتا تھا کہ دل
ہی دل مین سوچ رہی ہے کہ اِسی وقت قلعہ سے روانہ ہو جاؤن یا ابھی
تھوڑی دیر اور ٹھہرون - وہ اِسی پس و پیش مین تھی کہ سر انڈلف
میک الپین قلعہ مین سے نکلے اور کنجیون کا ایک بڑا گچھا نکال کے آلور
کی طرف پھینک دیا اور کہا "لو - اب آج پھر شام تک اِن کنجیون کو اپنے
پاس رکھو - مگر خبردار - ہدایات کی پوری پوری اور پابندی کے ساتھ تعمیل ہو"
یہ کہتے وقت اُن کی نظر اُس پُر اسرار عورت پر پڑی جس کو دیکھتے
ہی وہ اپنے احکام بیان کرتے کرتے رُک گئے - اور جو کچھ باقی تھا آلور کے کان
جا کے کہا - اِس کے بعد اُس عورت کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا "بیوی اس
قلعہ کے اُوپر سے سامنے کا منظر کیسا دلکش ہے؟ کیون؟ کیا کہتی ہو؟"
عورت - (اِدھر اُدھر دیکھ کے) "سر انڈلف - مین تو یہ جانتی ہون کہ اگر
اِس اطراف کی اُن تمام زمینون پر جو یہان سے نظر کے سامنے ہین آپکا قبضہ ہوتا
تو آپ اسکاٹ لینڈ کے سب سے زیادہ مالدار اور سب سے بڑے طاقتور
رئیس ہوتے"
میک الپین - (ہنس کے) "خدا کی قسم - تم نے تو میرے دل کی بات
کہہ دی - جی چاہتا ہے ایک بار اس کی کوشش تو ضرور کر دون - ہان -
جو اگر مین قرب و جوار کے تمام امیرون کو ایک عام اعلان جنگ دیدون
اور سب کے محلون اور قلعون پر حملہ کر دون تو کیسا ہو؟ حد نظر ہی ہماری
سرحد ہو - اور اگر یہ خیال جو ابھی خواب و خیال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا
واقعی ہو جائے! اور مین اور سر اتھم اس کا مصمم ارادہ کر لین تو ہمارا
پہلا حملہ اُس قلعہ پر ہوگا" یہ کہتے وقت اُنھون نے قصر النڈلی کی طرف
اشارہ کیا -
یہ سُن کے تمام خونخوار وحشی سپاہیون کے چہرے جو قریب کھڑے
تھے خوشی سے چمکنے لگے - اور وہ پُر اسرار عورت بھی دل مین حیران تھی کہ آج

سے پہلے میں نے کبھی اپنی زندگی میں کسی کو اتنی جلدی ایک پر آمادہ ہوجاتے
نہیں دیکھا تھا۔ اور کام بھی کون جس میں سخت مشکلیں اور دشواریاں ہیں
مگر یہ پچھلے سنے اُن لوگوں میں سے ہو کے وہ قلعہ کے اندر چلی گئی۔ اب
اس کا ارادہ تھا کہ کچھ زمانے تک اس قلعہ میں اور ٹھہروں گی۔ کیونکہ
سیک آلپین نے جیسی ہی کنجیاں آلور کے حوالہ کی ہیں اُسے وہ تمام واقعات
یاد آگئے جو قیدی کی زنجیروں کی جھنکار سننے کے وقت پیش آئے تھے۔ اور اس
[illegible] ہوئی کہ ان امور کا پتہ لگاؤں۔

دل میں یہ ٹھہرا کے وہ پھر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ ٹوٹی ہوئی تلوار
کپڑوں سے نکال کے چٹائی کے نیچے چھپا دی۔ اور بیٹھ کے اُن باتوں پر غور
کرنے لگی جو اُس نے بیان سُنی تھیں اور جن میں کنٹیھ کا واقعہ سب سے اہم تھا۔

ستواں باب

امید کا خاتمہ

رات کا وقت ہے۔ اور ہم پھر قصر الذلیل کی طرف توجہ کرتے ہیں۔
کنٹیھ تنہا تنگ و تاریک قید خانے میں اِدھر اُدھر ٹہل رہا ہے۔ ہاتھ بندھے
ہیں۔ اور سر آگے کو جھکا ہوا ہے۔ اُن تمام واقعات پر غور کر رہا ہے جو گزشتہ
اڑتالیس گھنٹوں میں پیش آئے۔ اس کوٹھری کے ایک کونے میں پیال پڑا ہے۔
اور اس پر ایک معمولی سی دری ڈال دی گئی ہے۔ ایک نہایت بھدی اور چھوٹی
سی میز پر کھانا اور پانی رکھا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ان چیزوں کو
اُس نے چکھا تک نہیں۔ ایک دھندلا چراغ روشن ہے اور اس کی روشنی
ہمارے بدقسمت نوجوان کے چہرے پر پڑ رہی ہے جس میں معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ
زرد پڑ گیا ہے خون کی کہیں چھینٹ نہیں۔ اس کوٹھری کا دروازہ نہایت
مضبوطی کے ساتھ بند کر دیا گیا ہے۔ دروازے کے مقابل ایک دوسری کھڑکی
ہے جس میں لوہے کی موٹی موٹی سلاخیں لگی ہیں۔ دیوار جس میں یہ کھڑکی لگی

کم سے کم دس فیٹ چوڑی ہوگی کیونکہ یہ بیرونی عمارت کی زنانہ دیوار ہے
جو فصیل کہی جا سکتی ہے۔ اِس قید خانے سے بھاگنا بالکل غیر ممکن ہے کنتھ
اگرچہ پریشانی اور بیکسی کے عالم مین اِدھر اُدھر ٹہل رہا ہے مگر ایک دفعہ
بھی نکل بھاگنے کا خیال اُس کے دل مین نہین گذرا اور اگر گذرتا بھی تو اُس کا
وجود مین آنا بالکل غیر ممکن تھا۔

گیارہ بج گئے۔ اور دفعتہً کنتھ کے کان مین کسی کے پیرون کے چاپ کی
آواز آئی معلوم ہوا کہ جیسے کوئی شخص پتھر کے زینہ پر سے اُتر کے کوٹھری کے
دروازے پر آیا۔ آدھی رات کے وقت کسی کا یہان آنا ایک غیر معمولی بات
تھی۔ اِس سبب سے اُسے کسی قدر تعجب ہوا۔ خصوصاً اِس لیے کہ انگس ونٹن
جو مارکوس الندڈیل کے حکم سے خاص طور پر اُس کا نگہبان مقرر کیا گیا تھا شام
کو سات بجے روٹی اور پانی رکھ کے اور صاحب سلامت کرکے رخصت ہو گیا تھا۔

کنتھ اسی حیرت مین تھا کہ کنڈیون کے کھلنے اور اُن کی زنجیرون کے
کھڑکھڑانے کی آواز آئی۔ ساتھ ہی دروازہ کھلا اور مارکوس الندڈیل کوٹھری مین
داخل ہوئے۔ دروازے کے کھلتے وقت کنتھ نے دیکھ لیا کہ باہر روشنی ہے جس سے
وہ سمجھ گیا کہ مارکوس اکیلے نہین آئے ہین بلکہ اُن کے ساتھ کوئی اور بھی ہے جو باہر ٹھہر
گیا ہے۔

مارکوس کی صورت دیکھ کے کنتھ کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ اِس قصر مین آنے کے
وقت سے آج تک اُنھون نے کنتھ سے بات نہین کی تھی۔ اُن کے اِس وقت کے
غضب ناک چہرہ کو دیکھ کے یہ بات بھی اُس کے دل مین جم گئی کہ کسی نیک ارادے
سے نہین تشریف لائے ہین۔

مارکوس نے غور سے کنتھ کی صورت دیکھی اور کہا، "نوجوان شخص! تم
متحیر ہوگے کہ مین تمھارے پاس کیون آیا ہون اور خصوصاً آدھی رات کے وقت
مگر میرا اِس وقت یہان تمھارے پاس آنا محض دوستانہ مقاصد سے ہے جو تم کو
میری باتون سے ابھی معلوم ہو جائے گا۔ بشرطیکہ تم سُنو"

کنتھ نے حضور والا۔ اگر آپ مجھ سے وہ تمام واقعات جو جنگل مین پیش آئے

دریافت کرنے اور خود میری زبان سے سننے کے لیے تشریف لائے ہین تو واقعی حضور کا آنا بالکل دوستانہ ہے۔ اور خداوند تعالیٰ آپ کو اِس نیکی اور مہربانی کا اچھا معاوضہ عطا فرمائے گا۔"

مارکوس "کنتھ۔ مجھے اتنی فرصت نہین ہے کہ تم سے دیر تک باتین کرون کیونکہ جو کچھ کرنا ہے اُسے آج ہی رات کو ہو جانا چاہیے۔ مین جج بن کے تمھارا فیصلہ کرنے کو نہین آیا ہون بلکہ ایک دوست کی حیثیت سے آیا ہون۔ اور تمھارا دوست بنا کے مجھے اُس شخص نے بھیجا ہے جس کا نام سُنتے ہی تم کو مجھ پر پورا اطمینان ہو جائے گا۔"

یہ سنتے ہی کنتھ چونک پڑا۔ دفعۃً اُس کے مونھ سے ایک "آہ" نکلی۔ ساتھ ہی چہرے پر شرمندگی کے آثار نمایان ہوئے۔ گال سرخ ہو گئے کیونکہ وہ صاف سمجھ گیا کہ شخص کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔"

مارکوس "ہان۔ مجھے لیڈی اوی لینا ہی نے بھیجا ہے" یہ الفاظ کہہ کے مارکوس نہایت غور سے کنتھ کی صورت دیکھنے لگے۔

کنتھ۔ (جوش سے) "کیا وہ مجھے بے گناہ سمجھتی ہین؟ بتائیے۔ لارڈ صاحب جلدی فرمائیے۔ کیا وہ حقیقت مین مجھے بے گناہ جانتی ہین؟"

مارکوس "تمھین اتنا بتا دینا کافی ہے کہ اوی لینا تمھاری بہبودی کی آرزومند ہین۔ اور ہان۔ میرے پاس خود اُنھین کا لکھا ہوا ایک خط بھی موجود ہے جس سے تم کو یہ ثابت ہو جائے گا کہ مین دراصل اُنھین کے کہنے سے تمھاری مدد پر آمادہ ہوا ہون۔"

کنتھ "(بے صبری کے ساتھ) "آہا! لارڈ صاحب! کیا آپ اُن کا کوئی خط بھی لائے ہین؟ لائیے۔ لائیے۔ فوراً نکالیے۔ آپ نے اب تک کیون نہ دے دیا؟"

مارکوس نے جیب سے خط نکالا ہی تھا کہ کنتھ نے کمال بے صبری کے ساتھ اُسے اُن کے ہاتھ سے جھپٹ لیا اور کھول کے پڑھنے لگا۔ مشتاق نگاہین ایک ہی لمحہ مین پورے خط کے الفاظ پر گزر گئین جو حسب ذیل تھے:-

کنتھیا۔

واقعات کے لحاظ سے اب یہ امر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میرے اور تمہارے تعلقات کا خاتمہ ہو جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا ہی کو یہ محبت نہین پسند ہے جو ہم دونون کو ایک دوسرے کے ساتھ تھی اور اب مجھے محسوس ہوا ہے کہ اپنے مہربان اور بہی خواہ ابا جان کی مین نے بڑی نافرمانی کی! لہذا اِن سب باتون پر غور کرنے کے بعد اب مین نے اقرار کر لیا ہے اور آمادہ ہون کہ اپنی قسمت مارکوس النڈیل کے ساتھ وابستہ کر دون۔ مگر مجھ سے یہ کسی طرح نہین دیکھا جاتا کہ تم مصیبت اور خطرے مین مبتلا رہو! مارکوس النڈیل تمھین ایک ایسی تدبیر بتا دین گے جس کے ذریعہ سے تم اس خطرے سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ اور مین تم سے نہایت عاجزی کے ساتھ التجا کرتی ہون کہ اُن کے مشورے پر ضرور عمل کرنا فقط اِس بات کا یقین دلانے کے لیے کہ یہی میری دلی خواہش ہے مین تمھین یہ خط لکھ رہی ہون۔ اِس خط کو میری خوشی کا ثبوت جانو اور کنتھیا یقین کرو کہ مارکوس تم سے جو کچھ کہین گے وہ خود میری مرضی اور میرے مشورے کے مطابق ہوگا۔

آئندہ زمانے مین اگر کسی خوش نصیبی کے وقت ہم ملین گے تو جو طرز عمل اِس وقت اختیار کیا جا رہا ہے اُس کی خوبی اور [illegible] مصلحت ہونے کو یاد کر کے خوش ہون گے اور اسی امید پر کنتھیا [illegible] ختم کرتی ہون۔

اوی لینا۔

اس چھوٹے سے رقعہ کا جو گہرا اثر کنتھیا کے دل پر پڑ سکتا تھا لمحہ بھر مین پڑ گیا۔ اُسے نظر آ رہا تھا کہ میری ساری امیدون پر پانی پھر گیا تاہم اِس امید و بیم کی حالت مین اُس نے سارے خط کو اول سے آخر تک لفظ بلفظ پڑھا۔

اُس کی انگلیان کانپ رہی تھین۔ جب کہ [illegible] کے عالم مین

اُس نے خط کو اپنی مٹھی مین دبا لیا اور بولا "یا پاک پروردگار! کیا وہ بھی مجھے مجرم سمجھتی ہین؟ کاش ایک بار تو مین اُنھین دیکھ لیتا! آہ! مین اُن کے قدمون پر گرتا! اور سارے واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کر دیتا! مگر ہان - لارڈ صاحب! اگر آپ واقعی میری ہمدردی کی غرض سے تشریف لائے ہین تو ———"

مارکس "بے شک - بے شک - خالص ہمدردی سے اور صرف مدد کے لیے تمھین تو اس خط سے ہی معلوم ہو گیا ہو گا - لیکن کنتھ - خدا کے لیے اپنے جوش کو روکو اور خاموش ——"

کنتھ "خاموش! حضور والا! مین اور خاموش رہون! جائیے سمندر سے کہیے کہ چپ! سمندر مین جس وقت زور و شور کی ہوا سے تلاطم پیدا ہو گیا ہو اُس وقت جا کے کہیے کہ خاموش ہو جا - ممکن ہے کہ وہ خاموش ہو جائے اور آپ کا کہنا مان لے مگر مین نہین مان سکتا - مجھے **اڈی لینا** سے ملا دیجیے - صرف ایک بار اور صرف ایک لمحہ کے لیے مین تنہائی مین بھی نہین چاہتا - آپ کے سامنے ہی آپ قریب کھڑے رہین - اور برابر ہر لفظ سُن لین! اگر حضور میری یہ تمنا پوری کر دیجیے مین اُسی فرشتۂ رحمت کا واسطہ دلاتا ہون جس نے آپ کے دل مین میری ہمدردی کا خیال پیدا کیا کہ میری اس التجا کو ضرور قبول کر لیجیے"

مارکوس "کنتھ - یہ نہین ہو سکتا - کیا تم دیوانے ہو؟ یا تمھاری دماغ مین خلل آ گیا ہے؟ تم نہین سمجھتے کہ ارل کو کہین یہی معلوم ہو گیا کہ مین دوستانہ طریقہ پر آ کے تم سے ملا ہون تو خدا جانے وہ کیا خیال کرین گے؟ اور پھر تم سے ملنا جو قتل کے مجرم ہو ——"

کنتھ - (نہایت جوش کے ساتھ چلا کر) "مجرم! اور قتل کا مجرم! حضور - یہ آپ کیسی باتین کر رہے ہین؟ مجھ پر کس نے جُرم لگایا؟ اور کس کے فیصلہ سے مین مجرم قرار پا گیا؟ بغیر کسی واقعی اور چشم دید شہادت کے آپ نے بھی مجھے مجرم کہہ دیا؟ اور ہان یہ تو ارشاد ہو کہ بغیر کسی قسم کا بیان لیے آپ نے مجھے اس تنگ و تاریک قید خانے مین کیون بند کر دیا ہے؟"

مارکوس - (ایسے لہجہ مین جس سے کنتھ کو یقین آ گیا کہ وہ ایسا ہی کر گزرین گے)

دیکھو کنتھم۔ خاموش رہو۔ اور اپنے غصہ کو رفع کرو۔ ورنہ مین اسی طرح
بند کر کے چلا جاؤن گا۔ ابھی ابھی کہہ چکا ہون کہ تم سے زیادہ باتین کرنے کے
لیے مین یہان نہین آیا ہون بلکہ ایک ضروری کام سے آیا ہون۔ مگر افسوس ہے
کہ مجھے آئے دس منٹ سے زیادہ ہوگئے اور کوئی نتیجہ نہین ظاہر ہوا"
کنتھم: "اچھا حضور آپ ذرا وضاحت سے فرمائین کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ آہ!
اب میری حالت اسقدر تباہ و برباد ہوگئی ہے کہ مجھے اس کی ذرا بھی پروا نہین
کہ میرا حشر کیا ہوگا؟ انسان کو دنیا مین صرف ایک خوشی ہوتی ہے وہ یہ کہ اس کے
معشوق کو اس کے ساتھ محبت ہو۔ مگر جب اسی کے دل مین الفت نہین باقی رہی
تو پھر جینا بیکار ہے"
مارکوس: "اگر تمھین لیڈی اوی لینا کے ساتھ کبھی کچھ بھی محبت تھی تو تمھین غالباً
ان کی ایک آخری درخواست کے قبول کرنے مین تامل نہ ہوگا۔ اور وہ درخواست
یہ ہے کہ تم یہان سے بھاگ جاؤ۔ قید سے نکل کے انگلستان کی راہ لو۔ اور
جیسے ہی اسکاٹ لینڈ کی سرحد سے باہر ہو گے یہ تمام خطرے جن مین
تم گھرے ہوئے ہو غائب ہو جائین گے"
کنتھم۔ (چونک کے) "این! بھاگ جاؤن! یعنی خود ہی اپنے آپ کو قاتل
ثابت کر دون! نہین حضور۔ یہ تو مجھ سے ہرگز نہ ہوگا۔ چاہے کسی چشم دید
شہادت کی بنیاد پر میرا سر ہی کیون نہ اڑا دیا جائے مگر یہ تو مجھ سے نہ ہوگا
کہ بزدلی کے ساتھ بھاگ جاؤن"
مارکوس۔ (نہایت سرد مہری سے) "خیر تو مین جاتا ہون اوی لینا سے
یہی کہہ دون گا کہ تم نے ان کی درخواست نہین منظور کی۔ ان کے کہنے کا
کچھ خیال نہ کیا۔ وہ خط جس مین یہ سب باتین لکھی تھین اسے اپنے ہاتھ سے ٹکڑے ٹکڑے
کر کے پھینک دیا"
کنتھم: "نہین۔ نہین۔ حضور۔ آپ ان سے یہ نہ کہین"
اب کنتھم کی یہ حالت تھی کہ جوش و اضطراب مین بیٹھا کانپ رہا تھا۔
اس کے دل کی کیفیت ناقابل بیان تھی۔ کیونکہ عجیب گو مگو مین تھا اور سمجھ مین

نہین آتا تھا۔ کہ کیا کرے۔

مارکوس سمجھ گئے کہ اِسوقت کنتھ کے دل مین کیسے کیسے خیالات گزر رہے ہین کہا ''اگرچہ اِس بارے مین کوئی راے نہین قائم کی جا سکتی کہ جو شُبہے تم پر قائم کیے جاتے ہین صحیح ہین یا غلط۔ مگر یہ تو تم خود بھی سمجھتے ہوگے اور لیڈی ہیج لینا کے خط سے بھی تمھین معلوم ہو گیا ہو گا کہ اُن کی خوشی کا دارومدار اِسی پر ہے کہ تم اِن آفتون سے بچ جاؤ۔ اور کنتھ یقین جانو کہ تمھاری حالت سُن کے اُن کا یہ حال ہو گیا ہے اور اُن کے دل کو ایسی سخت چوٹ لگی ہے کہ سچ کو اگر میری زبان سے کہین اُنھون نے یہ سُن لیا کہ تم نے اُن کی بات نہین مانی تو مجھے اندیشہ ہے کہ یا تو سنتے ہی اُن کا دم نکل جائے گا۔ اور یہ نہ ہوا تو کم سے کم پاگل تو ضرور ہی ہو جائین گی''

کنتھ۔ (دفعتہً چونک کے اور زور سے مُٹھیان کس کے) ''خداوندا! اُن کی یہ حالت ہو گئی۔''

مارکوس ''ہان یہی حالت ہے'' اب مارکوس نے یہ دیکھ کے کہ میرا فقرہ چلا چاہتا ہے۔ اور میری چالاکیون کا کنتھ کے دل پر اثر ہونے لگا ہے کہنا شروع کیا۔ ''کنتھ مین چاہتا ہون کہ تم اِس معاملہ مین اچھی طرح غور کرو۔ اور دیکھو اور سمجھو کہ واقعات کی کیا صورت ہو رہی ہے۔ مانا کہ تم بےگناہ ہی ہو لیکن تمھارے خلاف اِس قدر کثرت سے اور ایسی شہادت مہیا ہو چکی ہے کہ تم مجرم ثابت ہی ہو جاؤ گے۔ اور جو واقعی تم سے یہ جُرم سرزد ہوا ہے تو پھر قانونی سزا سے بچنے کی بھلا کیا صورت ہو سکتی ہے؟ غرض دونون صورتون مین تم قطعی طور پر مجرم قرار پا چکے ہو۔ اور ایک نہایت ہی ذلیل قسم کی موت سے تم کو سابقہ پڑنے والا ہے۔ اور کنتھ خوب جان لو کہ اوی لینا اگرچہ کچھ مذہبی خیالات اور کچھ اپنے والد کے حکم سے مجبور ہو کے تمھاری محبت سے دست بردار ہو تی ہین مگر اِس مین ذرا شک و شبہہ نہین کہ تمھاری موت اُن کے دل پر بہت بڑا اثر کرے گی۔ کیا عجب کہ اِس صدمہ سے وہ جانبر نہ ہو سکین۔ ورنہ دیوانی ہو جانے مین تو شک ہی نہین۔ اِنھین پریشان کرنے والے خیالات سے بچنے کے

لیے وہ تم سے کہہ رہی ہین کہ بھاگو! بھاگو! یہی اُنھون نے تم کو اِس خط مین لکھا ہے اور یہی میری زبانی تمھارے پاس کہلا بھیجا ہے۔ تم اگر اُن کو موت یا خلل دماغ سے بچانا چاہتے ہو تو اُن کے کہنے پر عمل کرو۔ اور اِسی دم یہان سے نکل جاؤ"۔

کنتھ یہ باتین سُن رہا تھا۔ اور اُس کے اعضا کے پھڑکنے اور رگ رگ کی تشنجی حالت سے معلوم ہوتا تھا کہ اُس پر فالج گرا ہے۔ جب مارکوس یہ سب کہہ کے چُپ ہوئے تو وہ اُٹھا۔ گھٹنون کے بل کھڑا ہوا۔ ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے۔ اور ایک ایسی سخت اور کرخت آواز مین جو معلوم ہوتا کہ اِس قلعہ کی اتنی چوڑی اور مضبوط دیوارون کو توڑ کے نکل جائے گی کہا "خداوندا! اِس کا تو ہی گواہ ہے کہ اِس وقت مین کیا کہتا ہون اور میری زبان سے کیا نکلتا ہے۔ اور اے خدا کے مقرب فرشتو! جو ہماری نظرون سے اوجھل ہو مگر سب کچھ دیکھ سُن رہے ہو تم بھی دیکھتے رہنا کہ فقط اوی لینا کی خاطر سے اُسی کے لیے اور اُسی کے بہبود کے خیال سے مین یہان سے بھاگ جانے پر آمادہ ہوتا ہون۔ بیشک اُسی کی مرضی پاکے جس کو مین دل و جان سے چاہتا تھا۔ اور جس کی محبت مرتے وقت تک میرے دل مین ذرہ برابر بھی کم نہ ہو گی مین قتل کے اِس شرمناک الزام کو اپنے سر پر لیے لیتا ہون۔ اور اِس کی کوشش بھی نہین کرتا کہ اِس رُسوائی کے دھبے کو اپنے دامن سے دھوؤن۔ بے شک اب مین اِس تنگ و تاریک قید خانے کی کوٹھری سے نکلون گا۔ ہان اوی لینا کے کہنے سے اپنی نیک نامی کو مین اپنے ہی پاؤن سے روندے ڈالتا ہون۔ اور اپنے غارت شدہ نام کو ایک تیز اور سخت آندھی مین ڈالے دیتا ہون۔ اب مین قابیل کی طرح اپنے جُرم سے مونھ چھپاتا ہوا دنیا مین نکلون گا۔ غرض اب مجھے کسی بات کی پروا نہین۔ یہ سب رسوائیان مین برداشت کر لون گا اور بغیر کسی پس پیش کے اور بے چون و چرا یہ سب خرابیان اور حد سے گزرا ہوا رنج و الم گوارا کر لون گا تاکہ اوی لینا کے دل کو صدمہ نہ پہونچے"۔

یہ کہتے ہی نوجوان کنتھ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور ایک غیر معمولی جوش و خروش کے ساتھ مارکوس النڈیل کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا "لارڈ صاحب۔ بے شک اب مجھے بھاگ جانے دیجیے۔ میری اس حرکت سے میرے نام کو چاہے کیسا ہی دھبہ لگ جائے مگر اب مجھے اس کی بھی پروا نہین"

اس وقت کنتھ کی آنکھون پر غیر معمولی وحشت برس رہی تھی دل اتنی زور زور سے دھڑک رہا تھا کہ معلوم ہوتا عنقریب سینہ کو توڑ کے باہر نکل آئے گا۔ موت کا سا ٹھنڈا پسینہ اُس کے رخسارون اور ہونٹون پہ آگیا اور صاف ظاہر تھا کہ اُس کی رگون مین خون تاؤ کھا رہا ہے۔

اب مارکوس کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو کنتھ کے دل مین غیرت کا جوش ہو اور جس بات پر مشکلون سے آمادہ ہوا ہے اُس سے انکار کر دے اس لیے اُنھون نے کنتھ کی کلائی زور سے پکڑ لی اور کہا "ہان۔ ہان۔ آؤ۔ دیر لگانا مصلحت نہین"

قید خانے کی کوٹھری کے باہر دالان مین انگس وٹمن چراغ لیے کھڑا تھا۔ اور اُسی کے پاس لارڈ النڈیل کے دو نوکر کھڑے تھے۔ اُن کے باہر نکلتے ہی یہ لوگ بھی ساتھ ہو لیے اور وہ سب تیزی کے ساتھ لمبے گلیارے مین ہو کے چلے۔ بوڑھا داروغہ چراغ پر ایک ہاتھ سے سایہ کیے ہوئے تھا تاکہ تیز روی سے خاموش نہ ہو جائے۔

کنتھ بھی ساتھ جا رہا تھا مگر اپنے خیالات مین اسقدر غرق تھا کہ معلوم ہوتا جیسے یہ باتین خواب مین گذر رہی ہین۔ اُس کا دماغ چکر کھا رہا تھا۔ آنکھون کے نیچے اندھیرا تھا اور کانون مین سے خواب کی سی جھنجھناہٹ کی آواز آ رہی تھی۔ جس سے پورا یقین ہوتا کہ یہ اصلیت نہین محض خواب ہے۔ مارکوس النڈیل کے ہاتھ مین اُسکی کلائی تھی جسے وہ خوب مضبوط پکڑے تھے اور کھینچے لیے جاتے تھے۔ آخر جاتے جاتے یہ لوگ عمارت کے آخری حصہ مین پہونچ کے ایک بہت ہی بھدے دروازے کے پاس ٹھہرے جو قلعہ کی آخری نہایت چوڑی دیوار مین اندر کی طرف دھنسا ہوا لگا تھا۔ اب انگس وٹمن نے چراغ گل کر دیا اور

دروازہ کھولا - اور سب لوگ باہر نکلے - رات کی ٹھنڈی ہوا نے نوجوان کنتھ کے
پُرجوش دماغ مین برف کا سا اثر کیا - اور اُسے محسوس ہوا کہ میرے خیالات
مین ایک تازہ جوش پیدا ہوگیا - مگر پھر اپنے ہوش وحواس درست کیے اور
اب اُسے اس بات کا ہوش ہوا کہ مین کہان ہون - گزشتہ واقعات پر غور
کیا اور سب باتون کو دل مین یاد کیا - اور نظر آیا کہ اب مین گویا مارکوس انڈیل
اور اُن کے نوکرون کے ہاتھ مین اسیر ہون - اور اس بات پر آمادہ ہون کہ ایک
سخت گناہ کر کے قابیل کی طرح اِس قصر سے بھاگ جاؤن اور دُنیا مین کسی کو
منھ نہ دکھاؤن - اگرچہ دل اندر ہی اندر لپست ہوا جاتا تھا - مگر سب کے ساتھ آگے
بڑھتا بھی چلا جاتا تھا - چند لمحون مین یہ سب ایک دروازے کے پاس پہونچے -
یہ دروازہ فصیل کی دیوار مین تھا - جو فوراً کھل گیا اور سب ایک کمرے کے اندر
پہونچ کے ٹھہر گئے - اگرچہ دو ہی تین منٹ ٹھہرنا پڑا ہوگا مگر اتنی ہی دیر کے اندر
کنتھ کے دل مین لاکھون خیالات دماغ مین آئے اور ہوا کے جھونکے کی طرح
اُڑ گئے - یہ خیال بھی دل مین آیا کہ غالباً مارکوس نے مجھے دھوکا دیا ہے - مگر
یہ کسی طرح سمجھ مین نہ آتا کہ کیون اور کس لیے؟ ساتھ ہی اودی لینا کے خط کا
خیال آیا اور وہ شبہہ مٹ گیا - اودی لینا کا نام پھر یاد آگیا اُس نازنین کا
نام گویا ایک جادو اور اُس کا خط ایک تعویذ تھا - جسکی وجہ سے اُسے نہ کوئی
خوف تھا نہ کسی قسم کا اندیشہ چنانچہ کنتھ نے فیصلہ کرلیا کہ چاہے کیسے ہی خوفناک
اور خطرناک واقعات پیش آئین مین اُنھین خوشی کے ساتھ برداشت کرون گا -

اس کمرے مین روشنی بالکل نہ تھی - مگر دروازہ کھلا ہوا تھا اور چاندنی
رات کی دھیمی اور خفیف روشنی اندر پہونچ رہی تھی - یہان ٹھہرنے کی یہ ضرورت
تھی کہ فصیل کے باہر نکلنے کا راستہ اِسی کمرے مین سے ہو کے تھا - اور اُس کے اندر
بیرونی فصیل مین ایک چور دروازہ لگا ہوا تھا جو ہمیشہ بند رہا کرتا اور بہت کم
اس کے کھولنے کی ضرورت پیش آتی - اِسی وجہ سے اُس کا زنگ آلود قفل بڑی
مشکلون سے اور دیر مین کھلا - اور اینگس ونٹن نے بڑی محنت سے قفل کھول
ہی لیا - اور سب پھر کھلی ہوا مین نکلے - اِس دروازے کے اندر سے نکلتے ہی

کنتھ نے پیچھے پھر کے دیکھا اور پہچان گیا کہ یہ ایک چھوٹا چور دروازہ ہے جو قصر کے ایک پہلو مین واقع ہے اور اُس کے پاس سے ایک راستہ چکر کھاتا ہوا جا کے اُس نالہ مین مل گیا ہے جو اِس قصر کی پُشت پر واقع ہے۔

گزشتہ رات کے مقابلہ مین آج کی رات نہایت اچھی اور خوشگوار تھی۔ چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ یہ نشیبی تنگ راستہ اگرچہ ناہموار اور رات کو خوفناک معلوم ہوتا تھا مگر یہ لوگ برابر بڑھتے چلے گئے اور چند منٹ کے اندر نالے مین پہونچ گئے۔ وہان ایک درخت کی جڑ مین تین گھوڑے کسے ہوے تیار کھڑے تھے مگر سائیس یا کسی اور شخص کا کہین نام ونشان نہ تھا۔

مارکوس نے یہان پہونچ کے کنتھ کا ہاتھ بہت ہی دوستی کے انداز سے دبایا۔ اور نہایت نرمی کے لہجہ مین کہا "آئیے سوار ہو جیے"

کنتھ ایک ہی جست مین ایک گھوڑے کی پیٹھ پر تھا۔ اُسے گھوڑے پر سوار دیکھ کے مارکوس نے جیب مین ہاتھ ڈال کے اشرفیون کی ایک بہت بھاری تھیلی نکالی اور اُسے کنتھ کی طرف بڑھا کے کہا "لو کنتھ۔ اِن اشرفیون کی مدد سے تم انگلستان مین پہونچ کے جو کام کروگے اُس مین کامیاب ہوگے"

کنتھ "نہین۔ حضور مجھے روپیہ کی ضرورت نہین" یہ الفاظ اُس نے کچھ ایسے لہجہ اور ایسے انداز سے ادا کیے کہ معلوم ہوتا تھا اُس کا یہ انکار غرور یا تمکنت کی غرض سے نہین ہے۔ اور جھک کے مارکوس کے کان مین کہا "لارڈ صاحب! مین جو کچھ کر رہا ہون یہ فقط **اوی لینا** کی خاطر ہے۔ اس قصر سے یون چھپ کے بھاگنا اپنے آپ کو مجرم بنانا اور اپنے لیے قاتل کا نہایت ہی ذلیل نام چھوڑ جانا ہے۔ مگر یہ یقین جانئیے کہ **اوی لینا** کی محبت کے سوا اور کسی طرح یہ ممکن نہین تھا۔ اِس موقع پر میرے لیے چاہے دنیا بھر کے خزانے جمع کر دیے جاتے بلکہ اُس کی بھی سوگنی یا ہزار گنی رقم دیجاتی تو بھی مین کبھی اِس بات پر آمادہ نہ ہوتا۔ حضور۔ یہ اشرفیان آپ اپنے ہی پاس رہنے دین۔ لیکن اِن کے عوض مجھے اپنی یہ تلوار عنایت کر دیجیے جو آپ کی کمر مین ہے۔ شاید اِس کے ذریعہ سے مین نام بدل کے جب جنوبی سرزمین مین پہونچون تو آیندہ زندگی مین کوئی

کامیابی کا راستہ نکال لون"

مارکوس کو کنتھ کے اِس سوال کے پورا کرنے مین ایک لمحہ کے لیے ذرا پس وپیش ہوا - لیکن چاند کی صاف روشنی مین یہ دیکھ کر کہ نوجوان کنتھ کے چہرے پر تعجب اور جوش کے آثار نمودار ہو رہے ہین اُنھون نے فوراً اُس تسمہ کھولا اور اپنی تلوار اظہار مسرت کے ساتھ دے دی -

کنتھ نے فوراً وہ تلوار لے لی اور اُسے اپنے کمر مین لگا کے کہا - "لارڈ صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ"

اتنی دیر مین دو سرے دو ہمراہی جن کا اِس سے پہلے ذکر آچکا ہے دوسرے گھوڑون پر سوار ہو گئے اور مارکوس کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ کہین کنتھ اپنی عالی حوصلگی کی وجہ سے یہ نہ خیال کرلے کہ مین قیدی ہون لہذا اُنھون نے کہا" میرے یہ دونون ہمراہی جہان تک تم لے جاؤ گے جائینگے یہ فقط راستہ بتانے کے لیے تمھارے ساتھ ہین"

لیکن وہ تیز نظر جس سے مارکوس نے اپنے دونون آدمیون کی طرف دیکھا چغلی کھاتی - اور اُسے صاف بتا رہی تھی کہ" کہنے کو چاہے جو کہا جاے مگر اصل مین تم اِن دونون آدمیون کے ہاتھ مین قید ہو" مگر کنتھ نے اِس نظر کا کچھ خیال نہ کیا - اب ہم اپنے ناظرین کو آگاہ کیے دیتے ہین کہ مارکوس سے وہ دونون اِس بات کا قطعی حکم پا چکے تھے کہ ہمارے نوجوان بہادر کو سعد انگلستان تک پہونچانے کے بعد پلٹین - اور اگر راستہ مین کنتھ قصر النڈیل کی طرف واپس جانے کا قصد کرے یا اور کسی طرف جانے کا ارادہ کرے تو اُسے نہایت ہی بیرحمی کے ساتھ فوراً اپنی تلوارون سے کاٹ کے وہین ڈھیر کر دینا -

مارکوس "چونکہ اب تم سب تیار ہو اس لیے مین تمھین رخصت کرتا ہون میرے نوجوان دوست - لے خدا حافظ"

کنتھ "لارڈ صاحب - فی امان اللہ!" اور پھر نہایت سُست آواز مین جو صرف مارکوس ہی کے کان تک پہونچ سکتی کہا" اے لارڈ صاحب - میری

تمام باتین سننے کے بعد - اور اسوقت جو کچھ مین کرتا ہون اُسے دیکھ کے آپ
خود ہی سمجھ سکتے ہین کہ اوی لینا کو میری جانب سے کیا پیام پہونچانا چاہیے
خدا کرتا اُن کے شوہر بننے کے بعد آپ انھین خوش رکھ سکتے - اور ہان
یہ کہہ دیجیے گا کہ ——————"

کچھ کہنے کو تھا مگر یکایک پر جوش خیالات کا اسقدر ہجوم ہوا اور
دل مین ایسا جوش و خروش پیدا ہوا کہ زبان سے کوئی لفظ نہ نکل سکا۔
آواز رُک گئی - اور دل مین یہ خیال کر کے کہ میرے رونے دھونے
کو اور لوگ نہ دیکھ لین ایک بیخودی کے عالم مین اُس نے گھوڑے کی باگ
چھوڑ دی جو دفعۃً اِس تنگ راستے مین نالے کے کنارے کنارے نہایت تیزی
کے ساتھ چل کھڑا ہوا - اور مارکوس کے دونون ملازم جو ساتھ جانے کے
لیے تیار کھڑے تھے وہ بھی اُس کے پیچھے ہو لیے۔

مارکوس الندیل اور اینگس ونٹن اُسی تنگ اور چکر کھاتے ہوے
راستہ پر واپس گئے اور اُسی چور دروازے کے ذریعے سے قصر کے اندر
داخل ہو گئے۔

چوبیسوان باب

اندلف اور ایتھم

جس وقت گذشتہ باب کے واقعات پیش آ رہے تھے اُسی وقت
قلعۂ میک آلپین مین بھی بعض ایسے معاملات پیش آئے جن کی طرف فوری
توجہ کی ضرورت ہے۔

آج رات کو کھانے کے بعد اندلف اور ایتھم نے اپنے سب
ہمراہیون اور نوکرون کو رخصت کر دیا - اور وہین بیٹھ کے کسی بڑے اہم
معاملے مین سنجیدگی کے ساتھ مشورہ کرنے لگے - شراب کا دور چل رہا تھا جو
نشہ یا سرور کے لیے نہین بلکہ سنگین معاملات کا بار ہلکا کرنے کے خیال سے

تھا۔ لیکن اس پر بھی دونوں کے خوفناک چہرے سے ساعت بساعت زیادہ
متردد ہوتے جاتے تھے۔

اس منظر کو اگر غور سے دیکھا جائے تو اُس زمانے کے چھوٹے
چھوٹے خود سر زمینداروں کے درباروں کی سچی تصویر پیش نظر کے
سامنے ہو جائیگی۔ بڑے کشادہ گا تھک وضع کے کمرے مین ایک
آہنی چراغ روشن ہے۔ جس کی دھیمی روشنی سارے کمرے مین پھیلی
ہوئی ہے۔ چارون طرف دیوارون اور کونون مین زرہین ٹنگ
رہی ہین۔ جو اس دُھندلی روشنی مین ایسی بھیانک ہین کہ معلوم ہوتا ہے
ہر طرف مہیب شکلین کھڑی ڈرا رہی ہین۔ دیوارون پر جابجا بارہ سنگھون
کے شاخ در شاخ سینگ اور جنگلی سورون کے بڑے بڑے دانت بھی
لگے ہین۔ یہی نہین بہت سے اسلحہ اور آلات شکار بھی دیوارون پر آویزاں
ہین۔ مختلف جھنڈے اور سردارون کی ٹوپیون کے طرے بھی ہین خود یہ
میک آلپین بھائی بھی اس وقت گھر مین پہننے کے معمولی لباس مین
نہین بلکہ زرہ بکتر سے آراستہ اور دریائے آہن مین غرق ہین۔
لمبی لمبی تلوارین اُن کے پہلو مین لٹک رہی ہین۔ چار آئینے سینون
پر ہین۔ کٹارین پٹکون مین لگی ہین اور ڈھالین۔ فولادی دستانے
اور طرہ دار ٹوپیان قریب ہی تپائی پر رکھی ہین۔ غرضکہ اپنے گھر کے
اندر اور [illegible] کھانے کے وقت بھی یہ لوگ جنگی لباس سے آراستہ
تھے۔ اُن کے جو پڑوسی اُن کی طبیعت سے خوب واقف تھے اکثر
کہا کرتے ”کہ میک آلپین ہمیشہ کچھ نہ کچھ پینے کو تیار رہتے ہین۔ چاہے
وہ شراب ہو۔ یا انسان کا خون“

شراب کا ایک جام حلق سے اُتار کے ایتھ نے کہا ”انڈلف بیشک
تم ٹھیک کہتے ہو۔ کہ اب ہمین شادیون کی فکر کرنی چاہیے۔ آخر دیکھو نہ ہماری
تمہاری عمرین چالیس پچاس سال کو پہونچ گئین اور اس گھڑی تک
کسی کے نہ آل ہے نہ اولاد!“

انڈلف ”واقعی اِس خیال سے طبیعت بُجھ سی جاتی ہے کہ ہمارے مرتے ہی میک آلپین کا نام کیلی ڈونیا کے سرداروں کی فہرست سے غائب ہو جائیگا۔ بے شک اب اِس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے خصوصًا اس لیے کہ ہم لوگ نہایت ہی بے پروائی سے لڑائیوں کی آگ مین پھاند پڑا کرتے ہین۔ تمھین تو یاد ہو گا کہ چند روز ہوے البنڈیل اور گلن گائل کے نوکرون سے ٹھن گئی تھی۔ فرض کرو اُس لڑائی مین ہم دونون مار ڈالے گئے ہوتے تو بس اُسی لمحے سے ہمارا نام صفحۂ ہستی سے غائب ہو گیا ہوتا۔ اور ہماری ساری جائداد پر بادشاہ نے قبضہ کر لیا ہوتا“

انیگھ ”بے شک۔ بے شک پچھلی صدیون کی تاریخ مین تو ہم اپنے خاندان کے کارنامے دیکھ سکتے ہین۔ مگر جب آیندہ کی طرف غور کرتے ہین تو سناٹا پڑ جاتا ہے۔ یہ خیال کر کے دل کو بڑا صدمہ ہوتا ہے خصوصًا اِس خیال سے کہ اصلاح کا جو کچھ موقع ہے وہ بھی ہاتھ سے نکلا جاتا ہے“

انڈلف ”ہم سے یہ بڑی بھاری غلطی ہوئی کہ ہمارے پڑوسی رئیسون کو میک آلپین کو بیٹیان دینے مین تامل رہا اور ہم نے اس کی پروا نہ کی۔ اصل تو یہ ہے کہ لوگ ہم سے ایسے ڈر گئے ہین کہ بڑے لوگون کا کیا ذکر ادنے درجے کے لوگ بھی ہم مین سے کسی کو داماد بناتے خوف کھاتے ہین“

انیگھ ”مگر خدا کی قسم میری زندگی کا تو یہی سب سے بڑا مقصد تھا۔ ہمین اِس پر بے انتہا ناز ہے کہ ہم نے اپنے نامون کو اس قدر خوفناک بنا لیا ہے۔ اچھا تو کیا مضائقہ ہے؟ اگر خوبصورت لڑکیان اور مالدار عورتین جائز طریقے سے ہمین نہین مل سکتین تو ہمین چاہیے کہ اپنی قوت بازو سے اپنی بیویان تلاش کر لین“

انڈلف ”ہان برادران رومولس اور ریمس کی طرح جن کے ہاتھون سے پُر عظمت شہر روما کی بنیاد پڑی برادران میک آلپین بھی یہی کر سکتے

ہین۔ سبے بائن عورتون کے پکڑ لے جانے کا واقعہ بھی ہمارے لیے ایک اچھا اشارہ ہے عہ:

اینتھ: ٹھیک کہتے ہو۔ ہم نے اِس امر خاص مین اکثر غور کیا ہے۔ اور بارہا ارادہ کیا کہ ہم بھی اِس کارروائی کو اختیار کرین۔ مگر لیڈی اوی لینا کے سوا اور کسی کے زبردستی پکڑ لانے کی نوبت نہین آئی۔ محبت کے سوا اور جتنی قسم کے جذبات انسان مین پیدا ہوا کرتے ہین سب ہم مین پیدا ہوئے اور ہم نے اُن کو پورا بھی کر لیا۔ مثلاً کسی نے ہماری توہین کی یا ہمین کوئی نقصان پہونچایا تو ہم نے فوراً اس کا انتقام لے لیا اور دیکھو آجکل بھی لے رہے ہین" یہ الفاظ اُس نے ایک بہت ہی معنی خیز لہجہ مین کہے اور اُنگلی سے پیچھے کی طرف اشارہ کیا" یا اگر کسی پڑوسی کے مویشی گلّے کو دیکھ کے ہمین لالچ معلوم ہوا تو پھر ہم نے کسی تہذیب کا خیال نہ کیا۔ فوراً اُس گلّے کو اپنے قلعہ مین ہانک لائے۔ اور اپنا شوق پورا کر لیا۔ یا اِس جوار کے کسی رئیس کی قوت پر ہمین حسد معلوم ہوا تو فوراً کسی نہ کسی بات پر بگڑ کے اُس سے لڑائی چھیڑ دی۔ اور اُس لڑائی کا نتیجہ ہمیشہ ہمارے ہی موافق ہوا۔ بہرحال ہماری بہادری مین کسی کو کلام نہین۔ ہماری ہر آرزو پوری ہوئی۔ ہماری آن بان مین کبھی فرق نہین آیا۔ اور کبھی ہم بے انتقام لیے نہین رہے۔ جب غصہ آیا تو انتقام لے ہی کے اپنے دل کو تسکین دی۔ بخلاف اِس کے ہم نے جب کسی نوخیز حسین دوشیزہ یا کسی مہ جبین بیوہ کی طرف نظر اُٹھا کے دیکھا تو اُس نے انکار ہی کر دیا۔ اور ہماری ساری امیدین خاک مین مل گئین"

انڈلف: تم نے تو لفظون مین بہت ہی ٹھیک اور سچی تصویر کھینچ دی مگر

عہ رومولس اور ریمس دو بھائی تھے جو ایک بھیڑیئن کا دودھ پی کے پلے تھے۔ شہر روم اُنھین نے آباد کیا۔ پھر اُنھون نے اپنی ایک پڑوسی قوم سبائن کی زن و مرد کی دعوت کی۔ سب کو مدہوش کر کے یکایک اُن پر ٹوٹ پڑے اور اُن کی لڑکیان لے بھاگے۔

یہ نا[illegible] ہماری شان و شوکت [illegible]
تھا کہ ہم کسی کسان کی لڑکی کو پکڑ لاتے۔ مگر میک آلپین کا [illegible] ہے
کہ شادی کریں تو کسی شریف گھرانے ہی [illegible] کریں۔ اور بہت ضروری ہے
کہ ہماری بیوی بڑی عالی خاندان ہو۔ اور جو یہ نہ ہو سکے تو کسی ذلیل خاندان
کی لڑکی لانے سے اچھا ہے کہ میک آلپین کا نام ہی دنیا سے فنا ہو جائے۔"
ایتھ۔ "اس میں مجھے بھی تمھاری راے سے اتفاق ہے۔ بہر حال یہ اب یہ بہت
ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گرد و نواح کے رؤسا اگر خوشی اور رضامندی
سے ہمیں اپنی بیٹیاں نہ دیں تو پھر چاہے جس طرح ہو سکے ہمیں اس مقصد کو
حاصل کرنا چاہیے۔"
انڈلف۔ "بے شک ایسا ہی ہو گا۔ اور اُس دن جب میں لیڈی اوڈی لینا
کو لے بھاگا تھا تو بڑی خوبی کے ساتھ اس کارروائی کی پہلی مثال قائم کر دی تھی۔"
ایتھ۔ "خدا کی قسم وہ کارروائی تو بڑی ہی عمدگی سے ہو گئی تھی۔ اور اگر وہ
بیہودہ لونڈا جو اپنے آپ کو اُس کے عشق میں مبتلا بتاتا ہے نہ دخل دیتا تو
گلن گائل کی ناز آفرین بیٹی آج اِس قلعۂ میک آلپین میں اور خاص
اِس کمرے کی زیب و زینت ہوتی۔ اور اے انڈلف۔ اُس پر تمھارا حق تھا۔ کیونکہ
تم نے بڑی خوبی کے ساتھ جیسا کہ ایک میک آلپین کو کرنا چاہیے اُسے
شادی کا پیام دیا تھا۔ یعنی اُسے زبردستی اُس کے گھر سے پکڑ کے اپنے گھوڑے
پہ بٹھا لیا۔ اور لے بھاگے۔"
انڈلف۔ "نہیں۔ یہ نہیں۔ اُسے اختیار تھا کہ ہم دونوں میں سے جسے
چاہتی پسند کرتی۔ اس بارے میں اُسی کی راے کے مطابق فیصلہ کیا جاتا۔"
ایتھ۔ "نہیں انڈلف۔ یہ ناانصافی ہو گی۔ اُسے تم لے بھاگے تھے اِس لیے
وہ تمھاری ہی تھی۔ اور میں قسم کھاتا ہوں کہ اب بھی اگر کسی تدبیر سے وہ نکال
لائی گئی۔ اور ہمیں اِس کوشش میں کامیابی ہوئی تو میرا اُس پر کوئی حق
نہ ہو گا۔ وہ خاص تمھاری ہو گی۔ اور میں یہ دیکھ کے بہت خوش ہوں گا
کہ تمھیں ایسی اچھی دولھن مل گئی۔"

انڈلف "مین تمھارے مزاج کو خوب جانتا ہون - جب کسی بات پر آجاتے ہو تو پھر وہ پتھر کی لکیر ہو جاتی ہے اور ایرانیون اور میڈیا والون کے قانون کی طرح بدل تو نہین سکتی خیر اب اِس بارے مین مین زیادہ گفتگو نہ کرون گا اور نہایت ہی سچائی سے اعتراف کرتا ہون کہ اوی لینا اگر میری دولھن ہو گئی تو مین بہت ہی خوش ہون گا"

ایتھم "اِس وقت تو بہت اچھا موقع ہے" اور پھر نہایت معنی خیز نگاہون سے بھائی کی طرف دیکھ کے کہا "اُس کا بھائی لارڈ ڈنکھم غائب ہے - اور اُس نوجوان لونڈے کنتھ کو عنقریب جلاد کے تبر سے سابقہ پڑنے والا ہے - یہی تینون اوی لینا کو روکے ہوئے تھین - اب یہ سب دشواریان بہت جلد دور ہو جائین گی"

انڈلف "مگر مارکوس انڈیل بڑی سختی کے ساتھ اُس کی حفاظت کرتے ہون گے اِس لیے کہ ارل نے تمھیں کے ساتھ شادی کر دینے کا وعدہ کر لیا ہے - اور ہان اُس کا بوڑھا باپ ارل بھی تو ایک تجربہ کار بوڑھی لومڑی کی طرح ہر وقت اُس کی حفاظت ——"

ایتھم "اجی اِن اندیشون کو چھوڑو" یہ کہتے ہی وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور تلوار اُٹھا کے کہا "خدا کی قسم اب کچھ زیادہ کہنے سننے کی ضرورت نہین - اوی لینا کو آپ کے لیے زبردستی اُٹھا لانے مین کسی کے ترغیب دینے کی ضرورت نہین"

انڈلف "یقین ہے کہ میرے بہادر اور شائق جنگ ہونے مین تمھین ذرا بھی شبہہ نہ ہو گا - کاش مجھے معلوم ہوتا کہ فلان گوشے یا فلان موری کے ذریعے سے قصر انڈیل کے اندر پہونچ جاؤن گا - یا مجھ مین اتنی قوت ہوتی کہ اُس کی بلند دیوارون پر چڑھ جاؤن تو پھر تم دیکھتے کہ رات کے سناٹے مین اکیلا اُس قلعہ کے اندر گھس کے اُس خوبصورت لڑکی کو مین کس خوبی سے اُٹھا لاتا - سچ کہتا ہون اگر دوزخ کی تمام قوتین بھی مزاحم ہوتین تو مین اُن کی ذرا بھی پروا نہ کرتا"

ایتھم "مگر بہادر بھائی! باوجود اِس کے قصر انڈیل کے اندر گھس جانا اتنا

دشوار نہین ہے جتنا آپ خیال کرتے ہین - اُس چور دروازے تک جو نالے کی جانب ہے آپ رات کے اندھیرے مین آسانی سے پہونچ سکتے ہین - اور وہ دروازہ ایسی جگہ واقع ہے کہ غالباً فصیل کے اوپر کے چوکیدار کو بھی خبر نہ ہونے پائے گی"

انڈلف "واقعی یہ تو تم نے ٹھیک کہا - اور وہان پہونچنے کے بعد لوہے کی ایک مضبوط سلاخ سے وہ دروازہ گو کہ بہت موٹا اور بھدا بنا ہے کسی نہ کسی طرح توڑ ہی ڈالا جا سکتا ہے - اور جب یہ کارروائی ہو جائے تو ایک پہرے کے چوکیدار کو پکڑ کے باندھ لینا اُس کے مُنہ مین کپڑا ٹھونس کے اُسے اس بات کی دھمکی دینا کہ لیڈی اوی لیفیا کا کمرہ بتا دو ورنہ اسی وقت جان سے مارے جاؤ گے دشوار نہین بیشک اِن سب باتون کو کر دکھانا کچھ بہت مشکل نہین معلوم ہوتا"

ایتھہ "یہ مانا کہ مشکل بھی ہے تو میک آلپین نسل والون نے کس مشکل کو مشکل سمجھا ہے جو اسے سمجھین گے؟ اُن کے نزدیک کوئی کام غیر ممکن نہین - خیر اب اگر آپ تیار ہین کہ یہ تدبیر جو اِس وقت ہمارے ذہن مین آئی ہے اُس پر آج ہی رات کو عمل کیا جائے تو ساتھ لے جانے کے لیے بارہ بہادر جوان چُن لیجیے - اور ہم اِسی وقت چل کھڑے ہون - رانلڈ جو اُس نالے اور اُس چور دروازے کے راستہ مین چپہ چپہ کو جانتا ہے ہمارے ساتھ چلے موقع نہایت ہی مناسب ہے - ملکم - وہان نہین - کنتھ قیدخانے کی کوٹھری مین پڑا سر پٹک رہا ہے - ارل گلن کائل غمگین و غم زدہ پڑے ہین - اور ماکوس انڈل اپنے قصر کی مضبوط دیوارون کے بھروسے پر مطمئن ہین - اور پڑے بے خبر سو رہے ہین - قطع نظر اس کے آجکل کے سانحے سے قصر کے اندر ہر شخص کے دل پر ایسا غم و اندوہ طاری ہو رہا ہے کہ کسی کو اِس کا وہم و گمان بھی نہ ہو گا کہ اُن کے دشمن اس قدر قریب آ پہونچے ہین"

انڈلف "ہان چلو - یہ بھی عجیب بلکہ نہایت ہی عجیب بات ہے کہ آج صبح کو مین نے پاس پڑوس والون سے معرکہ آرائی ہونے کے ذکر مین کہا تھا کہ ہمارا پہلا حملہ اسی مضبوط قصر انڈل پر ہو گا - یہ مین نے اُس پر اسرار معزز ... کے

سامنے کیا تھا ———— ‘‘

اینتھم:۔ ’’کون عورت؟ وہی جس کی آنکھیں بہت ہی بھیانک طور پر خوب چمکتی رہتی ہیں؟ مجھے وہ بالکل نہیں پسند ہے۔ کل رات کے طوفان میں اگر کوئی اور سے ساتھ وہ ایسی مہربانی سے نہ پیش آئی ہوتی تو مجھے اُس کا قلعہ میں رہنا ہر گز گوارا نہ ہوتا۔ خیر اب اِس بحث سے کیا فائدہ؟ کل تو وہ چلی ہی جائے گی۔ وہ یقیناً ایک آوارہ مزاج۔ اِدھر اُدھر پھرنے والے جادوگرنی اور ایک مکار عورت ہے‘‘

انڈلف:۔ ’’معلوم ہوتا ہے تم پر اُس کی پُر اسرار باتوں کا بہت ہی کم اثر پڑا ہے کیا واقعی تمھارا یہی خیال ہے کہ وہ مکار ہے اور اُس میں کوئی غیر معمولی بات یا غیب دانی کی قوت نہیں ہے؟‘‘

اینتھم:۔ ’’بے شک۔ مجھے تو اُس میں کوئی غیر معمولی بات نہیں نظر آئی۔ جادوگرنیوں کی طرح اُسے پھانسی دیدی جائے یا جلا ڈالی جائے تو بھی مجھے اُس کی پرواہ نہ ہوگی‘‘

اب دونوں برادران سیک آلپین جس خطرناک مہم پر اس قدر جلد آمادہ ہوگئے تھے اُس کے انتظامات کے متعلق احکام جاری کرنے لگے۔ رانلڈ کو سامنے بلا کے حکم دیا گیا کہ نہایت ہی بھروسے کے گیارہ بہادروں کو چن لو۔ اِس کی فوراً تعمیل ہوئی۔ اور سب لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کے قلعہ سے نکلے۔ یہ لوگ سر سے پاؤں تک لوہے میں جکڑے۔ دریائے آہن میں غرق اور پورے ہتھیاروں سے آراستہ تھے۔ دروازے توڑنے۔ دیواروں میں سینند دینے۔ اور فصیل پر چڑھنے کے تمام ضروری آلات و ذرائع بھی اِن کے ساتھ تھے۔ تاکہ جہاں جیسی ضرورت پیش آئے ویسا ہی کام کیا جائے۔

پہلے باب میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ رات بالکل صاف تھی۔ چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ اور گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سُن کے اُس پُر اسرار عورت نے بھی اپنے کمرے کی کھڑکی میں سے جھانک کے دیکھ لیا کہ دونوں

میک آلپین بھائی بارہ بہادر سپاہیون کے ہمراہ اپنے قلعہ سے نکل کے اُس نشیبی راستہ پر جارہے ہین جو پھاٹک کے سامنے تھا۔

پچیسوان باب

مقابلہ

اب ذرا الفنسٹن کا حال سُنیے جسے ہم نے مارکوس الڈیل کے دو جاسوسون کے ہمراہ نالے کے کنارے والی سڑک پر چھوڑا تھا۔

ہمارے نوجوان بہادر نے گھوڑے کی باگ چھوڑ دی تھی کہ وہ قدم اُٹھا دے اور جو پُرجوش خیالات اِس وقت اُس کے دل و دماغ مین چکر لگا رہے تھے بھول جائین۔ اُسے یقین تھا کہ یہ مین جو کچھ کر رہا ہون اسے لیڈی اوی لینا بہت پسند کرین گی۔ مگر یہ بات بھی دل سے نہ نکلتی تھی کہ مین اُس کی محبت مین ایک ایسا کام کر رہا ہون جس سے میری عزت مین فرق آیا جاتا ہے۔ اتنا ہی نہین۔ یون سمجھیے کہ مین دائمی ذلت مین مبتلا ہوا جا رہا ہون اپنی آیندہ زندگی اُسے نہایت ہی تاریک نظر آتی تھی جس مین امید کی کہین ذرا بھی جھلک نہ تھی۔ اب اِس کی بھی امید نہ تھی کہ یون بے عزتی گوارا کرنے سے مجھے اپنے عشق ہی مین کچھ مدد ملے گی۔ گویا اِس عشق ہی کا خاتمہ ہوگیا تھا۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا کہ وہ اوی لینا سے ہمیشہ کے لیے چھوٹا جاتا ہے۔ کیونکہ اُس خط نے جس پر خود اُس مہ جبین کے دستخط تھے اُس کے خیالی منصوبون کا بالکل خاتمہ کر دیا تھا۔

چلتے چلتے خیال آیا کہ اتنی بدبختی کا تو مین مستحق نہ تھا۔ اور اِس شکایت نے شاید یہ صورت بھی اختیار کرلی ہو کہ اللہ جل شانہ میرے حق مین نہایت سختی کر رہا ہے۔ اس قطعی یاس و ناامیدی کی گھڑی مین بھی اُسے یہی دھن تھی کہ جان ہی نہین عزت کو بھی مین نے اُس کی محبت کے نام قربان کر دیا۔ افسوس۔ محبت کا خاتمہ ہوگیا تھا تو عزت ہی بچ جاتی۔ لیکن آہ! یہ قسمت مین نہ تھا

غرض اسی قسم کے اذیت رسان خیالات سے بچنے کے لیے اُس نے گھوڑے کی باگ ڈھیلی کردی اور اب اس طرح ہوا سے باتین کرتا چلا جاتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کوئی مجنون ایک وحشی گھوڑے پر بٹھا دیا گیا ہے۔

دو نون ہمراہی جو کنتھ کے ساتھ تھے اور اصل مین ارل آف النڈیل کے جاسوس تھے اُنھین اُس کا ساتھ دینا مشکل ہو گیا۔ کیونکہ یہ سڑک ایسی ناہموار تھی کہ اُنھین اس طرح سرپٹ گھوڑا دوڑاتے ڈر لگتا تھا۔ بعض مقامات پر یہ راستہ بہت اونچا نیچا تھا۔ ایک جانب اونچی چٹان چلی گئی تھی اور دوسری طرف نالے کا غار تھا۔ بعض مقامات پر موڑ بھی تھے جہان نیچے گہرا ومن نالے کا پانی بڑے پیچ و تاب کے ساتھ شور کرتا ہوا بہ رہا تھا۔ یہ خطرے نہ ہوتے اور سڑک ہموار بھی ہوتی تو بیچ راہ مین پتھر اور روڑے اس کثرت سے پڑے تھے کہ گھوڑون کے لیے ہر قدم پر ٹھوکر کھانے کا اندیشہ تھا۔ علاوہ برین شب گزشتہ کے طوفان مین جو درخت گرے تھے وہ بھی جابجا سڑک پر پڑے تھے اور اُن سے ٹکرا جانے کا خوف تھا۔

غرض کہ ایسے راستہ مین دس منٹ تک کنتھ اور اُس کے دونون ہمراہی برابر بڑھتے چلے گئے۔ اور اب وہ نالے کے کنارے کا راستہ طے کر کے اُس مقام پر پہونچے ہین جہان سے سڑک مُڑ کے جنوب و مشرق یعنی قلعۂ میک آلپین کی جانب گئی ہے۔ اس موڑ سے بڑھے ہی تھے کہ گھوڑون کی ٹاپون کی آوازین آئین۔ اور معلوم ہوا کہ کچھ سوار اسی طرف آ رہے ہین۔ کنتھ کے ہمراہیون نے چلا چلا کے کہنا شروع کیا ''رُکو! رُکو!'' مگر کنتھ کچھ ایسے بیخودی کے عالم مین جا رہا تھا کہ یا تو اُس نے سُنا ہی نہین یا اُن کے کہنے کی کچھ پروا نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دو ہی تین لمحون کے اندر کنتھ اور اُس کے ہمراہی جیسے ہی سڑک کے ایک دوسرے موڑ پر جو جنگل کو گیا تھا مُڑے معلوم ہوا کہ بارہ چودہ سوارون کے غول کے اندر آ گئے۔

یہ دیکھتے ہی دونون گروہون نے اپنے اپنے گھوڑون کی باگین کھینچین اور ساتھ ہی چاندنی مین دونون طرف کے لوگون مین سے کسی نہ کسی نے دوسرے

گروہ کے کسی نہ کسی شخص کو پہچان لیا۔

ادھر کنتھ کے دونوں ہمراہیوں کی زبان سے نکلا "میک آلپین!" ساتھ ہی رانلڈ کی صورت دیکھ کے کنتھ بے ساختہ کہہ اٹھا "اخاہ! وہی بدمعاش جس کے ہاتھ سے میں نے ادی لینا کو چھڑایا تھا!" ادھر کنتھ کی صورت دیکھتے ہی رانلڈ بے اختیار چلایا "کون؟ کنتھ!"

ساتھ ہی برادران میک آلپین اور ان کے کل رفقا کی زبان سے بھی تعجب کے لہجہ میں یہی الفاظ نکلے۔ کہ "کون؟ کنتھ!" اس لیے کہ سب تو یہ جانتے تھے کہ کنتھ قصر النڈل میں قید ہے۔

کنتھ نے جب دیکھا کہ میں پہچان لیا گیا تو ذرا جھجکا۔ اور ان مسلح ہائی لینڈ والوں کے غول سے علٰحدہ ہونے کے ارادے سے اپنے گھوڑے کی باگ کھینچی۔ اور چاہا کہ گھوڑے کو پیچھے ہٹائے۔ کہ یکایک انڈلف نے پوری قوت سے اس کا بازو پکڑ لیا اور کہا "نہیں۔ نہیں۔ نوجوان بہادر میرے پنجے سے چھوٹنا اتنا آسان نہیں ہے۔ سنتا ہوں تم ہی نے لیڈی ادی لینا کو میرے ہمراہیوں سے چھین لیا تھا"

کنتھ "ہاں میں ہی نے چھڑایا تھا۔ اور اے مغرور سردار اگر میں خود تیرے ہاتھ میں اسے اسیر دیکھتا تو بھی یوں ہی نکال لے جاتا۔" یہ کہتے ہی اس نے نہایت ہی پھرتی اور چالاکی کے ساتھ اپنا بازو انڈلف کے پنجے سے چھڑا لیا اور اپنے گھوڑے کو ایسے کمال شہسواری کے ساتھ پیچھے ہٹایا کہ ایک چشم زدن میں ان لوگوں کے غول سے باہر تھا۔

انڈلف "ابے او شریر لونڈے۔ میرے سامنے اور ایسی گستاخی کے الفاظ!" یہ کہتے ہی اس نے گھوڑے کو ایڑ بتائی اور سیدھا کنتھ کی طرف جھپٹا۔

مگر ہمارا نوجوان بہادر جو اس کی حرکتوں کو نہایت غور سے دیکھ رہا تھا اور پہلے ہی سے سمجھ گیا تھا کہ یہ چوٹ کرے گا۔ بڑی ہی خوبصورتی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ تلوار میان سے کھینچ لی۔ اور کہا "دیکھو مجھے ہاتھ لگانے کا ارادہ نہ کرنا ورنہ اسی جگہ زمین پر پڑے تڑپتے ہوگے۔"

انڈلف "(غصے سے بیتاب ہوکے) "این! یہ زنان منتری لونڈا اور یہ باتین! گویا آپ بڑے نامی پہلوان ہین! اور بڑی بڑی لڑائیون مین شہرت حاصل کر چکے ہین! بس ہوچکا۔ اپنی کھلونے کی سی تلوار لے کے پیچھے ہٹ نہین تو چوٹ لگ جائے گی؟"

کنتھ "مغرور سردار و لے اب سامنے آجاؤ۔ اور نہ مجھے تم پر حملہ کرنے کا افسوس بھی نہ ہوگا۔ اِس لیے کہ لیڈی اوی لینا پر دست درازی کرنے کی جُرأت دراصل تمھین نے کی تھی۔ خوش نصیبی سے آج مجھے موقع ملا ہے کہ تمھین اِس گستاخی کا مزہ چکھادون"

یہ کہتے ہی کنتھ نے اپنی اُلٹی تلوار سے انڈلف میک آلپین پر ایک پورا ہاتھ مارا۔ ساتھ ہی اُس ہائی لینڈ کے سردار نے پیچ و تاب کھاکے اپنی بھدی اور بھاری تلوار اُٹھائی اور آناً فاناً وہ کنتھ کی جوہردار چوڑی تلوار سے لڑی"

ایتھ "(اپنے ہمراہیون سے تحکمانہ لہجہ مین) "یارو پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس نوجوان کنتھ مین اور میرے بھائی مین نہایت ایمانداری کے ساتھ لڑائی ہو۔ اور کوئی بیچ مین نہ بولے"

یہ حکم پاتے ہی تمام ہائی لینڈ والے سوار اپنے گھوڑون کو چند قدم پیچھے ہٹا لے گئے۔ اور کنتھ کے ساتھ والے دونون جاسوس بھی اُس سے کچھ دور پیچھے جاکھڑے ہوئے۔

نکھری چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ جس کی روشنی کی وجہ سے دونون حریفون کو لڑنے مین کسی قسم کی دشواری نہین پیش آئی۔ کنتھ فطرۃً بہادر واقع ہوا تھا۔ مگر موجودہ حالت مین وہ فقط بہادر نہ تھا بلکہ اب اُسے اپنی جان کی بھی پروا نہین رہی تھی۔ اب اُسے اِس کی مطلق پروا نہ تھی کہ میرا کیا انجام ہوگا۔ بس فقط ایک دھن تھی اور وہ یہ کہ "مجھے ایک بدمعاش کو سزا دینی ہے جس نے چند روز ہوئے لیڈی اوی لینا کے ساتھ سخت گستاخی کی تھی۔ اِس کوشش مین اگر مار بھی ڈالا جاؤن تو مضائقہ

نہین - یہ بھی میری محبت کا ایک اعلیٰ ثبوت ہوگا۔"
کنتھ کی تلوار جس وقت سر انڈلف سیک آلپین کی بھاری تلوار سے لڑ رہی ہے اُس وقت اُس کے دل مین یہ خیالات تھے اور اُن کی وجہ سے اُس مین ایسا جوش پیدا ہوگیا تھا کہ اُس مین معمولی انسانی قوت نہین بلکہ دیوون کی سی طاقت آگئی تھی۔
انڈلف اِس غرور مین تھا کہ مین بہت جلد اور بڑی آسانی سے اِسے مارلون گا۔ اُس کا بھائی ایتھ پاس ہی مُنہ تھوتھائے کھڑا تھا۔ اور دل مین کہہ رہا تھا کہ ایسے بے ریش و بروت لونڈے سے لڑنا ہمارے مرتبے اور وقار کے خلاف ہے۔ مگر اصل حقیقت یہ ہے کہ اِن دونون بہادر سرداران نے زندگی بھر مین کبھی دھوکا کھایا تو اسی وقت۔ اُدھر کنتھ کا یہ حال تھا کہ اوی لینا کے انتقام کی دُھن مین اِس قدر آپے سے باہر تھا کہ معلوم ہوا جیسے خود اوی لینا سامنے کھڑی ہے اور اِس لڑائی کو اپنی آنکھون سے دیکھ رہی ہے۔ پھر یہ نظر آیا کہ گویا وہ نازنین اِس منظر مین ساکت و صامت سانس روکے کھڑی ہے۔ سہمگین آنکھین اُس پر جمی ہین۔ سینہ اُبھرا ہوا ہے۔ دہشت سے ہاتھ سینے پر رکھے ہے۔ اور آگے کی طرف جھکی ہوئی ہے۔ غرض وہ اُنھین خیالات مین محو اور لڑائی مین مصروف تھا اور صاف معلوم ہوتا کہ خود اوی لینا کھڑی دیکھ رہی ہے۔
چار ہی پانچ وارون مین سر انڈلف کو محسوس ہوگیا کہ حریف نہایت ہی بہادر - جری اور فنِ جنگ مین یکتائے روزگار ہے۔ چنانچہ اُس نے اپنی تلوار کا قبضہ مضبوط پکڑ لیا۔ گھوڑے پر سنبھل بیٹھا۔ اور حریف کی ہر ہر حرکت کو نہایت غور سے دیکھنے لگا تاکہ جہان تک بنے اُس سے فائدہ اُٹھائے۔
ناگہان اُس نے نہایت ہی تیزی اور پھرتی سے تلوار کا ایک طمانچے کا ہاتھ مارا۔ لیکن کنتھ نے فوراً اپنی تلوار سے ایسی خوبصورتی کے ساتھ دشمن کے وار کا رُخ بدل دیا کہ وار خالی گیا۔ اب اُس نے چاہا کہ دوسرے ہی لمحے مین دوسرے کے اپنی تلوار کنتھ کے سینے مین بھونک دے مگر ابھی بھی کنتھ کی تلوار بجلی کی

طرح جھکی اور اسکے کاری تلوار کو روک دیا۔ اب سیاک آپسین چھوٹ پر آگیا۔ اور مسلسل تابڑ توڑ آڑے ترچھے نیچے اوپر ہر طرف سے وار کرنے لگا۔ لیکن کنتھ اِن وارون کو بھی ناقابل بیان جرأت وشجاعت اور اعلیٰ مہارت سے روکتا رہا۔

دونون مین دس منٹ تک یونہین لڑائی ہوتی رہی۔ اور دونون حریفون مین سے کسی کے جسم سے بھی خون کا کوئی قطرہ نہین گرا تھا۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ کسی کو ذرا سی بھی چوٹ نہین آئی۔ اِسی طرح اس معرکے مین نہ کسی کا قدم پیچھے ہٹا نہ کسی کا قدم آگے بڑھنے پایا۔ دونون کے دواہنے ہاتھون مین گھوڑون کی لگامین تھین۔ جو معرکۂ کارزار کے جوش مین بے صبر ہو ہوکے اُچکتے پھاندتے۔ انف ہوتے۔ اور جھڑکتے تھے۔ چاندنی خوب صاف اور نکھری ہوئی تھی۔ اور اُس کی روشنی مین اتھم اور دوسرے ہمراہی صاف طور پر اس لڑائی کا رنگ دیکھ رہے تھے۔

اتنی دیر ہو جانے کے خیال سے سر انڈلف کو غیرت معلوم ہوئی کہ ایک بے ریش وبروت لڑکے سے لڑتے اتنے منٹ ہو گئے اور ابھی تک کچھ نہ ہوا۔ میرے ہر ہر وار کی ناکامی ساری اگلی شہرت وناموری کو خاک مین ملائے دیتی ہے۔ بیقرار دل مین اِس خیال کے پیدا ہوتے ہی پورے جوش سے کام لے کے اور اپنی ساری قوت کو یکجا کر کے اُس نے ایک ایسا کاری وار کرنا چاہا جس پر لڑائی کا خاتمہ ہو جائے۔ تلوار کے قبضہ کو پہلے سے زیادہ کس کے پکڑ لیا۔ رکابون پر زور دے کے کھڑا ہوا۔ اور یکبیک نہایت زور سے گھوڑے کو ایڑ بتائی تاکہ اپنی اور اپنے گھوڑے کی ساری قوت کے ساتھ دشمن پر جا پڑے۔ لیکن جس تیزی سے باز اپنے شکار کی ہر خفیف سی حرکت کو سمجھ لیتا ہے اُسی طرح سے کنتھ اپنے دشمن کا مقصد سمجھ گیا اور اُس پر ایسا بھرپور وار کیا جس مین پوری قوت کو اتنا دخل نہ تھا جتنا کہ فن جنگ کے کمال کو تھا۔ اور اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سر انڈلف کی بھاری تلوار اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کے ہوا مین ناچتی ہوئی چھن سے دور جا گری۔

ساتھ ہی کنتھ نے اپنی تلوار کو نوک کی طرف سے پکڑ کے اس زور سے اُس کا قبضہ انڈلف کے سر پہ مارا کہ بہادر اور خونخوار وحشی حریف تیورایا۔ اور بیہوش ہو کے گھوڑے سے نیچے جا رہا۔

کنتھ نے لڑائی کو یون ختم کر کے اپنے جوش کو دل مین دبایا اور متانت کے لہجے مین کہا "مین اس کی جان لینا نہین چاہتا۔ جو ذلت اس شکست سے اسے نصیب ہوئی ہے یہ اُس گستاخی کی کافی سزا ہے جو لیڈی اوی لینا کے ساتھ کی گئی تھی"

لیکن یہ جملہ ختم نہین ہونے پایا تھا کہ ایتھ اور اُس کے دوسرے رفقا جو سر انڈلف کے اچانک گرنے سے گھبرا گئے تھے۔ گھوڑے سے بڑھا کے آگے آئے اور کنتھ کو گھیر لیا۔

کنتھ۔ "یہ بھی سہی! تم لوگ دغا بازی سے پیش آو گے! اچھا تو اب زندگی و موت کا معاملہ ہے"

یہ کہتے ہی اُس نے اپنی تلوار علم کی ہو ر ایک ہی وار مین ایک سوار کو گھوڑے سے گرا کے دوسرے کا داہنا ہاتھ بیکار کر دیا۔ اور گھوڑے کو ایڑ لگا کے چاہتا تھا کہ لڑبھڑ کے اِن لوگون کے نرغے مین سے نکل جاؤن مگر ایتھ سامنے آ گیا جو اِسوقت مارے غصّے کے آگ بگولا ہو رہا تھا۔ اور آنکھون سے چنگاریان برس رہی تھین۔

ایتھ۔ "جلد باز نوجوان۔ یہ مصیبت خود تُو نے اپنے اوپر لی" یہ کہتے ہی اپنی بھاری تلوار سے ایک بھرپور وار کیا جسے کنتھ نے اپنی تلوار پہ لیا۔ اور ساتھ ہی موقع پا کے اپنی تلوار ایتھ کے داہنے بازو مین بھونک دی۔ اس ضرب کے صدمے سے ایتھ کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ پڑی اور ساتھ ہی اُس کے مونہہ سے ایک خوفناک چیخ کی آواز نکلی۔

وہ دونون جاسوس جو کنتھ کے ہمراہ آئے تھے اب تک فقط تماشائیون کی طرح لڑائی کو دیکھتے رہے تھے۔ مارکوس الندیل کے کہنے سے چاہے وہ کیسا ہی ذلیل کام کرنے پہ آمادہ ہو گئے ہون مگر پھر بھی سپاہی تھے۔ دلیر

مین کچھ نہ کچھ جرأت ضرور رکھتے تھے۔ کنفتھ کی دلیری و شجاعت دیکھ کے نہ رہا گیا۔ اُسے اُن ہائی لینڈ کے سوارون کے نرغے مین دیکھ کے دونون بے اختیار بڑھے۔ اور اپنے حریفون کے دو سوارون کو جو سامنے آئے مار کے گرا دیا۔ اب لڑائی کی یہ حالت تھی کہ ایک طرف تو تین بہادر تھے اور دوسری جانب بہت سے سورما۔ وہ دونون جاسوس تھوڑی ہی دیر مین مار ڈالے گئے۔ مگر کنفتھ کی یہ حالت نظر آتی تھی کہ گویا خدا نے اُسے ایک غیر معمولی معجزنما زندگی عطا کر دی ہے۔ آخر کار اس کوشش مین اُسے کامیابی ہوگئی کہ اِن سوارون کے نرغے مین سے نکل کے ایک طرف بھاگا۔ اور کڑی کمان کے تیر کی طرح ہوا کے پرون سے اُڑتا ہوا جنگل مین نکل گیا۔

رانلڈ اور چند سوارون نے تعاقب مین گھوڑے بڑھائے مگر اتیھ نے چلّا کر کہا "نہین تعاقب نہ کرو۔ یہ ایک بہادر نوجوان ہے۔ اور یہ کہنے کو نہ ہو کہ میک آلپین کے بارہ سوارون نے ایک شخص کو گھیر کے اور رگید کے مار ڈالا۔ علاوہ برین اِس نے جو کچھ کیا یہ معمولی بات نہین ہے۔ مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے اِس لڑکے کے بازو مین کوئی ما فوق العادت قوت پیدا کر دی ہے"

پھر اتیھ کہتے ہی گھوڑے سے اُتر کے کوشش کرنے لگا کہ اپنے بڑے بھائی کو اُٹھائے اور ہوش مین لائے۔ لیکن ہم اُسے اِسی حال مین چھوڑ کے کنفتھ کے ساتھ چلتے ہین جو ایسی مردانگی کے ساتھ میدان سے نکل کے بھاگا۔ گذشتہ واقعات کے اثر سے اُس کا دماغ سنسنا رہا تھا۔ اصل یہ ہے کہ اُس کا گھوڑا بھڑک کے اور اِس قدر آپے سے باہر ہو کے بھاگا تھا جس کا بیان نہین ہو سکتا اور دو چار لمحون کے بعد جب کنفتھ کو اطمینان ہوا کہ میرے تعاقب مین کوئی نہین ہے تو گھوڑے کی باگ کھینچ کھینچ کے روکنے لگا۔ مگر ذرہ نہ تھما۔ گھوڑا اُسی طرح دیوانگی کے عالم مین بھاگتا چلا جاتا تھا۔ بڑی خیریت ہوگئی کہ راستہ پر جا رہا تھا کہین جنگل مین گھس پڑتا تو درختون کے بڑے بڑے ٹھنون اور ٹیڑھے سیدھے تنون سے ٹکر اٹکرا کے کنفتھ کا خاتمہ ہو جاتا۔ لڑائی مین اُس کے

[illegible] سے تیغ زنی کر رہے تھے۔ مگر بغیر کوئی چپیٹ کھائے دشمنوں کے نرغے سے نکل آیا تھا۔ اِس حالت مین بھی جب وہ گھوڑے کی پیٹھ پر تھا اور گھوڑا اس طرح بگٹٹ بھاگ رہا تھا دل مین خیال آیا کہ اِس آفت سے میرا بال بال بچ کے نکل آنا ایک مافوق العادت اور عقل سے باہر چیز ہے۔

چند منٹ مین گھوڑے کی رفتار کم ہوئی اور اب وہ کنیتھ کے اختیار مین تھا۔ چنانچہ روکتے روکتے اُس نے ٹھہرا لیا تاکہ تھوڑی دیر کے لیے آرام لے۔ اور گھوڑے کو بھی جس کے مُنہ مین کف آ گیا تھا اور سانس پھول گئی تھی ستانے کا موقع دے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد جب چلنے کا ارادہ کیا اور گھوڑی کا مُنہ جنوب یعنی انگلستان کی طرف پھیرا تو گھوڑے نے اُدھر جانے سے انکار کیا۔ اور ہزار چمکارا اور پھیرا مگر اُدھر ایک قدم بھی نہ بڑھایا۔ خدا جانے اِس مین کیا راز تھا جسے گھوڑا محسوس کر رہا تھا۔ اور خود اُس کی سمجھ مین نہ آتا تھا۔ لگام سے اشارہ کیا۔ ایڑ بتائی۔ [illegible] چپکایا۔ مارا۔ لاکھ جتن کیے گھوڑا ایک نہ سنتا تھا لیکن قلعہ النڈیل کی طرف چلیے تو فوراً چلنے لگتا۔ مجبوراً کنیتھ نے اُسی پر چھوڑ دیا اور وہ چلتے چلتے ایک کھلے میدان مین جو جنگل کے بیچون بیچ مین صاف کر کے بنایا گیا تھا پہونچ کے ٹھہر گیا۔ ماہتاب کی نکھری صاف روشنی مین کنیتھ نے دیکھا کہ درمیان مین کوئی چیز قائم ہے۔ جب کنیتھ نے اُسے پہچانا تو سخت تعجب معلوم ہوا۔ کیونکہ گھوڑا خود بخود اُسے اُس سنگ مرمر کی یادگار کے پاس لے آیا جہاں مارکوس النڈیل اور اُن کی بیوی نہایت بیرحمی کے ساتھ قتل کی گئی تھین۔

یہ بات ہم پہلے ہی بتا چکے ہین کہ اِس رات کے واقعات کو کنیتھ نے کسی مافوق العادت قوت کے تابع خیال کر لیا تھا۔ اِس لیے اِس جگہ پہونچنے کو بھی اُس نے محض اتفاقی امر نہین جانا۔ گھوڑے سے کودا جو اُس کشادہ میدان مین [illegible] سے پہلے ہی درختون کی چھاؤن مین ٹھہر گیا تھا۔ اور اُس یادگار لاٹ کے پاس گھٹنے ٹیک کے اپنے تمام خیالات کو ایک دعا کی شان سے اِن الفاظ مین ادا کرنے لگا۔

”اے خدا! تو خوب جانتا ہے کہ مین نے کبھی جان بوجھ کے کوئی فعل تیرے حکم اور تیری مرضی کے خلاف نہین کیا ہے۔ میرے دل مین کوئی [illegible]

نمودار ہو رہی ہے کہ اے خداوند کریم! تیری قدرت خصوصیت کے ساتھ میری قسمت کا ساتھ دے رہی ہے۔ جو خلاف فطرت واقعات مجھے پیش آئے ہین وہ بتا رہے ہین کہ اتفاقی باتون کے علاوہ اصل مین کوئی غیر معمولی باطنی قوت مخفی طور پر میری رہبری کر رہی ہے۔ بے شک مین نے عجیب عجیب شکلین دیکھی ہین۔ جو جو واقعات مجھے پیش آئے ہین۔ جو شگون۔ جو نشانیان اور پیشین گوئیان ہو چکی ہین وہ سب معمولی باتین نہ تھین۔ جس رات کو قصر سے نکل کے مین اس یادگار کے پاس اُس مصیبت زدہ نامعلوم شخص کے ہمراہ آیا ہون وہ محض خواب نہ تھا۔ بلکہ مین نے خاص اُس کی زبان سے ایسے الفاظ سُنے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے آپ کو گالیان دیتا اور اپنے اگلے گناہون سے توبہ کرتا ہے۔ پھر اُس رات کو جب سارے قصر مین وہ تیز روشنی پیدا ہو گئی تھی۔ جس نے تمام در و دیوار شیشے کے بنا دیے تھے اُس کی نسبت بھی مین نہین کہہ سکتا کہ محض خواب و خیال تھا۔ ابھی کا واقعہ ہے کہ اکیلا مین ہالینڈ کے دو بڑے نامی سپہگرون پر غالب آ گیا اور دس بارہ سپاہیون کے نرغے مین سے زبردستی اپنا راستہ نکال کے بچ آیا۔ اِن مین سے کوئی بات بھی کسی کی سمجھ مین آنے کے قابل نہین ہے۔ یہ بھی کسی طرح سمجھ مین نہین آتا کہ گھوڑا اس قدر ضدی ہو گیا کہ لاکھ کوشش کی اِدھر کے سوا اور کسی طرف نہ گیا اور سیدھا یہان لے آیا۔ یا پاک پروردگار! مین جانتا ہون کہ کوئی غیر انسانی قوت یہ سب کام کر رہی ہے۔ مگر آہ! کاش میری قسمت اس مصیبت۔ تباہی اور بدنامی سے مجھے بچا لیتی! مگر خیر کیا مضائقہ ہے؟ میری مرضی کچھ نہین۔ جو تیری مرضی ہو وہی مین بھی چاہتا ہون! اور اپنے آپ کو تیرے ہی رحم و انصاف پر چھوڑے دیتا ہون!"

یہ الفاظ کنت نے بہ آواز بلند کہے اس حال مین کہ دونون ہاتھ سینے پر تھے۔ آنکھین اُوپر اُٹھی ہوئی تھین۔ اور اُس یادگار کے سامنے جُھکا ہوا کھڑا تھا۔ یہان اُس کے دل کو ایک قسم کا اطمینان محسوس ہوا۔ معلوم ہوا کہ جیسے میری دعا قبول ہو گئی۔ اور انسان کے ہاتھ سے مجھے چاہے کیسا ہی نقصان پہونچ

جاے مگر وہ خداے عزوجل جو اوپر ہے اُس نے مجھے نہین چھوڑا ہے۔ اگرچہ کسی طرح سمجھ مین نہ آتا تھا کہ میری قسمت کیسے پلٹا کھا ئیگی۔ یہ بگڑی ہوئی تقدیر کیونکر بنے گی۔ اور یہ یاس و نا امیدی کس طرح دور ہوگی۔ مگر دل کو یقین واثق تھا کہ جو کچھ ہوگا میرے حق مین مفید ہی ہوگا۔

دعا ختم کرنے کے بعد بھی چند منٹ تک وہ خاموش اور اُسی طرح آگے کو جھکا ہوا کھڑا رہا۔ دل مین امید کی جھلک پیدا ہونا شروع ہوئی تھی کہ اُسے محسوس ہوا میرے گرد ایک روشنی نمودار ہوئی جو چاندنی کی طرح کی نہین بلکہ کسی اور قسم کی ہے۔ بغیر اس کے کہ اُس روشنی سے دل پر دہشت کا کچھ اثر ہو۔ اُسے غور سے دیکھتا رہا۔ دفعتہً اُس روشنی کے بیچ مین سے دو انسانی شکلین پیدا ہوگئین۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہ شکلین نہایت تاریک گھرے مین سے نکل کے آئی ہین۔ پہلے تو وہ محض سایہ کی سی مٹی مٹی تھین۔ لیکن رفتہ رفتہ اُبھرتی گئین یہان تک کہ صاف نظر آنے لگا کہ دونون مین سے ایک سپاہی ہے جو جنگی لباس پہنے ہے۔ اور دوسری ایک حسین عورت ہے جو سفید براق کپڑون مین ہے۔

کنتھ نے یہ پہلا موقع ہے کہ ان شکلون کو دیکھا۔ مگر چونکہ سُن چکا تھا اِس لیے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ مرحوم مارکوس الندٹل اور اُن کی بیوی کی روحین ہین۔ سپاہی کا چہرہ خُود مین چھپا تھا۔ اور عورت کا مُنہ زیر نقاب تھا۔ لیکن اُن کے کھڑے ہونے کی وضع سے کنتھ کو معلوم ہوگیا کہ دونون اُسی کی طرف بغور دیکھ رہے ہین۔

اب نہایت ہی آہستگی سے اُن دونون شکلون نے ایک ساتھ ہاتھ اُٹھا کے کنتھ کو اشارہ کیا کہ اُٹھ اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گھوڑا قریب ہی تھا کنتھ بلا تامل سوار ہوگیا۔ اور وہ دونون شکلین رہبر بن کے اُسے ایک طرف گھنے جنگل مین لے چلین۔

اب دونون بڑی تیزی سے جا رہی تھین۔ اُن کے پاؤن کی چاپ نہین سنائی دیتی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے زمین پر پھسلتی چلی جاتی ہین۔ کنتھ بھی گھوڑے پر سوار اُن سے دس بارہ قدم پیچھے جا رہا تھا۔ چند [illegible]

مین اُسے معلوم ہوا کہ دونون شکلین قصر النٹیل کی طرف جا رہی ہین ہمارے
نوجوان بہادر کو اِس پر کوئی تعجب نہین ہوا بلکہ وہ بھی بڑی خوشی سے قصر
کی جانب واپس چلا جاتا تھا۔ اور اپنے تمام جذبات محسوسات اور خیالات
کو اطمینان اور بھروسے کے ساتھ اِن روحانی پیکرون اور اس غیر ارضی
قوت واثر کے تابع کر دیا تھا۔

اب جنگل سے نکل کے وہ شکلین بجاے اِس کے کہ قصر کے بڑے پھاٹک کا
راستہ اختیار کرین۔ ایک طرف مُڑین اور چٹانون پہاڑیون اور نالون
مین ہوتی ہوئی قصر کے ایک بازو پر نکلین۔ اور کفنتھ بھی اُن کے ساتھ اُس چکر کے
راستہ کو دم بھر مین طے کر کے خاص قصر کے پچھواڑے نالے پر پہونچا۔ اور
دہیر روحین نالے کے کنارے کنارے گزر کے اُس کو اُسی چور دروازے
پر لے گئین جہان سے ابھی دو گھنٹے ہوئے وہ نکل کے آیا تھا۔

لیکن یہان پہونچتے ہی کفنتھ نے بڑے تعجب سے دیکھا کہ وہ چھوٹا
چور دروازہ بالکل کھلا ہوا ہے۔ غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ کسی نے ٹٹون
کو پائیزون پر سے اُتار کے پیچھے ڈھکیل دیا ہے۔ وہ یہ دیکھ ہی رہا تھا
کہ اُن روحانی شکلون نے اُسے گھوڑے سے اُترنے کا اشارہ کیا۔ پھر اُن
شکلون نے اشارہ کیا کہ ہمارے آگے گھٹنے ٹیک کے کھڑے ہو جاؤ۔ اس
حکم کو بھی وہ بجا لایا۔ اور دونون ہاتھ سینے پر باندھ کے اور جھک کے کھڑا
ہو گیا۔ اِس وقت اُس کے دل مین یہ بات محسوس ہو رہی تھی کہ جیسے اپنے
ماں باپ یا اسی قسم کے واجب الاحترام بزرگون کے آگے کھڑا ہون۔ اتنے مین
اُس مسلح سپاہی نے اپنے خود کا اگلا حصہ اوپر اُٹھایا۔ اور اُس عورت نے
آہستہ سے اپنے نقاب کو اُلٹا۔ دونون حسین چہرون مین اگرچہ مُردون کی طرح
کہین خون کی جھینٹ نہ تھی مگر پھر بھی اُس وقت دونون پر ایک نور تھا۔ اور
ایک مسکراہٹ کے ساتھ ہمارے نوجوان کے چہرے کو دیکھ رہے تھے۔ اب
اُس سپاہی نے اپنے دونون ہاتھ جن پر فولادی دستانے چڑھے تھے اور
عورت نے اپنی موم کی سی گوری انگلیان آسمان کی طرف اُٹھائین گویا اس

لاوارث لڑکے کنفتھ کے حق مین دعا کی کہ خدا اِسے اپنے آغوش رحمت مین لے لے
اُن کی اِس شفقت کا کنفتھ کے دل پر بے انتہا اثر ہوا جس کی مسرت اُس دل کے اندر تک پہونچ گئی۔

اب اُن روحانی شکلون نے ہاتھ سے قلعے کے چور دروازے کی طرف اشارہ کیا جو کھلا پڑا تھا۔ اور اُسی طرف ہاتھ اُٹھائے ہی اُٹھائے دونون شکلین غائب ہونا شروع ہو گئین۔

لیکن جب تک کہ وہ کچھ بھی نظر آتی تھین کنفتھ انھین کی طرف دیکھتا رہا ؟

اِدھر یہ شکلین غائب ہوئین اور اُدھر قصر کے اندر سے یکایک اسلحہ کی جھنکار اور بہت سے لوگون کی آوازین آنا شروع ہوئین۔ کنفتھ اب تک اُسی طرح گھٹنے ٹیکے کھڑا تھا۔ یہ آوازین سنتے ہی اُٹھا۔ اور میان سے تلوار کھینچ لی اتنے مین کیا دیکھتا ہے کہ انڈلف میک آلپین اُس چور دروازے کے اندر سے نکلا اور کسی عورت کو جو بالکل بیہوش ہے گود مین لیے ہے۔

کنفتھ دیکھتے ہی پہچان گیا کہ وہ عورت اور کوئی نہین اُس کی دلربا نازنین اودی لینا ہے۔

چھبیسوان باب

چور دروازہ اور بستر مرض

سر انڈلف میک آلپین نے جیسے ہی کنفتھ کی دُبلی کشیدہ قامت شکل دیکھی پہچان لی۔ اور تعجب اور غصے کے جوش سے بیتاب ہو گیا۔ اُس کے بائین طرف چونکہ اودی لینا کی بیجان صورت تھی اِس لیے بائین ہاتھ سے تو اُسے سنبھالے تھا۔ مگر فوراً داہنے ہاتھ سے اپنی بھاری تلوار بلند کی اور پورے زور کے ساتھ کنفتھ پر وار کر کے بولا " یہ نہین ہو سکتا کہ آج رات کو دو دفعہ تو میرے کام مین خلل ڈالے "

کنتھ نے اُس کا وار اپنی تلوار پہ لیا اور قبل اس کے کہ سر انڈلف سنبھل سکے اپنی تلوار اُٹھائے اور دوسرا وار کرے کنتھ کی خارا شگاف تلوار اِس زور سے اُس پر پڑی کہ زرہ کو کاٹتی ہوئی داہنے شانے پہ آئی اور کہنی تک کاٹ گئی۔ اتنے مین سر اتیھلرڈ اور میک آلپین کے دوسرے سپاہی چور دروازے سے نکلے اور جو ناگوار منظر یہان نظر آیا اُسے دیکھ کے دونون حریفون کے بیچ مین آگئے اور کنتھ پر نرغہ کر دیا۔ سچ یہ ہے کہ آج رات کو نوجوان کنتھ مین خدا نے کوئی غیر معمولی قوت پیدا کر دی تھی۔ ایک اونچی دیوار جو چٹان کو کاٹ کے بنائی گئی تھی اپنے پیچھے کی اور حملہ آورون کے وار روکنے لگا۔ اور وار پر وار روکتے روکتے جیسے ہی اُسے وار کا موقع ملا تو ایک ہی تلوار مین رانلڈ اُس کے قدمون پڑا تھا۔ اُس کے بعد ایک دوسرا میک آلپین سپاہی زخمی ہو کر گرا اور چند لمحون مین ایک تیسرا بھی زمین پہ پڑا تڑپ رہا تھا۔ اب فقط سر تیھ باقی تھا جو بائین ہاتھ سے لڑ رہا تھا۔ کیونکہ اُس کے داہنے ہاتھ کو اِس سے پہلے کی لڑائی مین کنتھ کی تلوار نے بیکار کر دیا تھا۔ چند ہی منٹ کے ردّ و بدل مین ہمارا نوجوان اُس پر بھی غالب آگیا۔ اب کنتھ اُس مقام پہ پہونچا جہان سر انڈلف زمین پر بیہوش پڑا تھا۔ چہرہ زرد تھا۔ جسم سے خون کے فوارے جاری تھے۔ مگر اِس حال مین بھی اوی لینا کو پوری قوت سے پکڑے تھا۔ کنتھ نے اپنی مہ جبین نازنین کو انڈلف کے ہاتھ سے چھڑایا۔ ناگہان اوی لینا کو ہوش آگیا۔ بے ساختہ ایک چیخ کی آواز نکلی۔ اور ساتھ ہی تمام واقعات انڈلف کا اُس کے کمرے مین گھس آنا۔ اور زبردستی اُٹھا لانا سب یاد آگیا۔ لیکن جب اُس نے کنتھ کی صورت دیکھی اور اُسے پہچانا تو جو ناقابل بیان خوشی۔ اور غیر محدود مسرت اُس کے دل مین پیدا ہوئی اُس کے اظہار کے لیے ہمارے پاس کافی الفاظ نہین ہین۔

مگر اس کا موقع کہان کہ کنتھ یا اوی لینا ایک دوسرے کو دیکھ کے کوئی لفظ زبان سے نکالتے۔ کیونکہ ایک لمحہ بھی نہین گزرنے پایا ہوگا کہ دو چار تین

اُسی چور دروازے سے لڑتی ہوئی نکلین۔ ایک جانب میک آلپین کے باقی ماندہ ہمراہی تھے۔ اور دوسری جانب قصر کے چند ملازم۔ مگر جیسے ہی یہ دونون جماعتین باہر نکلین۔ یہان کے واقعات دیکھ کے اُنھین اس قدر حیرت ہوئی کہ دونون کے ہاتھ لڑائی سے رُک گئے۔ اور سب اس حیرت انگیز اور دلکش تماشے کے دیکھنے مین مصروف ہو گئے۔

اس تنگ راستے مین ایک طرف چٹان پر سر انڈلیف سر سے پاؤن تک خون مین نہایا ہوا اور بظاہر مردہ پڑا تھا۔ دوسری جگہ اینھ سخت تکلیف و جانکنی کی حالت مین ایک چٹان پر سہارا دیے بیٹھا تھا۔ اور سر آگے جھکا ہوا تھا۔ اُن دونون کے پاس ہی تین سپاہی لمبے لمبے زمین پر پڑے تھے اور اُنھین کے بیچ مین کنتھ کھڑا تھا۔ اُس کے بائین پہلو پر پری جمال اودی لینا تھی جو اُس کے بازو پر سہارا دیے کھڑی تھی۔ جلدی مین جو کپڑے پہن سکی اُس نے پہن لیے تھے۔ چہرے پر مُردنی چھائی ہوئی تھی۔ لمبے لمبے سنہرے بال جو اُلجھے ہوئے تھے شانون اور پیٹھ پر دُور تک بکھرے ہوئے تھے۔ گھنی زلفون پر چاندنی عجیب بہار سے چمک رہی تھی۔ اور سفید کپڑے جو نہایت ہی بے ترتیبی سے جسم مین لپٹے ہوئے تھے اُن سے بالکل یہ معلوم ہوتا کہ وہ انسان نہین کسی یونانی دیوی کی مورت ہے۔ اور واقعی اِس وقت وہ انسان نہین آسمانی حور معلوم ہوتی تھی جو انسانون کے اِس ناپاک جھگڑے اور فساد کے فرو کرنے کے لیے آسمان سے اُتر آئی ہو۔ اُس کے برابر نوجوان کنتھ اِس آن بان سے کھڑا تھا۔ کہ داہنے ہاتھ مین خون آلود تلوار تھی۔ بائین ہاتھ سے حورِ وش و پری جمال اودی لینا کو سنبھالے ہوئے تھا۔ چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ آنکھون سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اُس کے نتھنے پھولے ہوئے تھے۔ اور گو کہ چہرے سے بچپن کا بھولا پن نمایان تھا۔ مگر پھر بھی اُس کمسن بہادر کے شکل و شمائل سے بلا کا رعب و دبدبہ اور جلال و جبروت ظاہر ہوتا تھا۔

دونون متخاصم جماعتون نے چور دروازے سے نکل کے یہ منظر دیکھا تو لڑنا بھول گئین۔ مگر ایک لمحہ ہی کے لیے کیونکہ جیسے ہی میک آلپین

سپاہیوں نے یہ حالت دیکھی کہ ایک طرف سر انڈ لف خون میں تھڑا ہوا پڑا ہے۔ دوسری طرف سر ایتھ زخموں سے چور اور بیکار پڑا ہے تو فوراً انتقام پر آمادہ ہو گئے۔ اور غصے میں بھرے بھوکے بھیڑیوں کی طرح کنتھ پر ٹوٹ پڑے۔

یہ دیکھتے ہی اودی لینا کے منہ سے چیخ کی ایک نہایت ہی وحشتناک اور بھیانک آواز نکلی کنتھ نے فوراً اُسکی پتلی کمر چھوڑ دی اور یہ کہہ کے کہ خدا کے لیے میرے پیچھے خاموش کھڑی رہو۔ خود اُس کے آگے آ گیا۔ اور سب حملہ آوروں سے مقابلہ کرنے لگا۔ تمام باتیں ایک چشم زدن میں ہو گئیں اور اُس کے بعد ہی سات آٹھ تلواریں ایک ساتھ کنتھ کی تلوار پر پڑیں۔ مگر افسوس۔ اب کی قسمت نے کنتھ کا ساتھ نہ دیا کیونکہ یکایک اُس کی تلوار قبضے کے پاس سے ٹوٹی۔ اور رچھن سے الگ جا پڑی۔ اور اُس کے ایک لمحہ بعد دیکھا تو اودی لینا کے قدموں پہ وہ بیہوش پڑا ہوا تھا۔

اس کے بعد جب اُسے ہوش آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بچھونے پر لیٹا ہوا ہے اور دن کا وقت ہے۔ کیونکہ کھڑکی سے دھوپ نظر آ رہی ہے۔ بچھونے اور چادر کو دیکھا تو اپنے ہی سے معلوم ہوئے۔ اور کمرہ بھی ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کبھی میں اسے دیکھ چکا ہوں۔ لیکن دماغ اب تک چکر کھا رہا تھا۔ خیالات پریشان تھے۔ کوئی بات دماغ میں ٹھہرتی نہ تھی۔ اور نہ کوئی بات اچھی طرح سمجھ میں آتی تھی۔ گھبرا کے آنکھیں بند کر لیں اور سوچنے لگا۔ اِس فکر میں وہ تمام واقعات جن کو ہم بیان چکے ہیں ایک ایک کر کے یاد آتے گئے۔ اور اُس نے پھر آنکھیں کھول دیں۔ اب سمجھا اور پہچانا کہ میں قصر النڈل میں خاص اپنے کمرے میں ہوں۔ یکایک کانوں میں کپڑوں کے سرسرانے کی آواز آئی نظر اُٹھا کے دیکھا تو ارسولا بچھونے کے پاس کھڑی تھی۔

اُس کی صورت دیکھتے ہی چہرے سے خوشی کی جھلک نمایاں ہوئی۔ اور ارسولا سمجھی کہ اس نے مجھے پہچان لیا ہے مسکراتی ہوئی آتش دان کے قریب آئی

اور خوشی کے لہجے مین کہا۔" اچھا مارمور۔ دیکھو لڑکا جاگا۔ ہان خوبصورت نوجوان جاگ رہا ہے۔ اور اب اِسے ہوش بھی آگیا۔"
فرشتہ صورت بوڑھے قوال نے جواب دیا۔" نیک بخت عورت۔ مگر اتنی زور سے نہ بولو۔" یہ کہتے ہی وہ آتش دان کے پاس سے اُٹھا۔ کفنتھ کے بستر کے قریب آیا۔ اور مہربانی کی نگاہ سے اُس کی صورت دیکھنے لگا۔ پھر بولا۔" بے شک خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ اِس نوجوان کی حالت اب خطرناک نہین ہے۔ اور وہ سرسامی کیفیت دور ہوگئی۔"
ارسولا۔" واہ واہ واہ! تمھین جیسا کمال قوالی مین حاصل ہے ویسے ہی حاذق طبیب بھی معلوم ہوتے ہو۔ کفنتھ کی بڑی خوش نصیبی تھی کہ اتفاق سے اسوقت تم یہان موجود تھے۔ ورنہ یہ اندیشہ ناک صدمہ جو اِس کے دماغ کو پہونچ گیا ہے ——"
مارمور۔" بڑی خیریت ہوئی کہ اُلٹی تلوار پڑی تھی کہین سیدھی پڑ جاتی تو دو ٹکڑے ہو جاتے۔"
کفنتھ۔" لیڈی ادی لینا خیریت سے ہین؟"
مگر یہ الفاظ اِس قدر آہستہ سے اور ناتوانی کے لہجے مین کہے گئے کہ مشکل سے سمجھے جا سکتے تھے۔ ساتھ ہی چہرے سے تردد بھی نمایان تھا جو بتا رہا تھا کہ اس سوال کے جواب کے لیے وہ کس درجہ بیقرار ہے۔
ارسولا نے کفنتھ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیا۔ اور شفقت مادری کے رسیلے لہجے مین کہا۔" ہان میرے پیارے بچے لیڈی ادی لینا بال بال بچ گئی۔ جس کے لیے وہ بس تمھاری ہی شکر گزار ہے۔ اور تمھارے سوا کسی کی نہین۔ تمھاری ہی قوت بازو نے اُس کی جان بچا لی۔ اس بات کو وہ بخوبی جانتی ہے۔ اور ایک ایک سے بیان کرتی ہے۔ اُس نے شکر گزاری کے پورے ذوق و شوق کے ساتھ ہر ملنے والے کے سامنے دوہرایا کہ ظالم قزاقون کی گرفت سے اُسکو تمھین نے چھڑایا۔ اور تمھاری بہادری نے اُسے اُن بیباک لوگون کے حملہ سے بچا لیا جو اپنے سردار دون کا انتقام لینے کے لیے تم

پر ایک ساتھ ٹوٹ پڑے تھے۔ تم تو اُس وقت چوٹ کھا کے گر پڑے تھے۔ مگر تمھاری عجیب و غریب بہادری دیکھ کے قصر کے پہرے والون کو بھی ایسا جوش آ گیا کہ اُنھون نے میک آلپین سپاہیون کو بھگا ہی کے چھوڑا۔ مگر افسوس اتنی غلطی ہوگئی کہ وہ میک آلپین والے اپنے دونون زخمی سردارون کو اُٹھا لے گئے۔ ضرورت تھی کہ وہ گھیر کے قید کر لیے جاتے۔ اور آج صبح کو قلعۂ الن ڈیل کے اوپر اُنھین پھانسی دی جاتی"

مارمور:۔ "مگر مین نے تو یہ سنا ہو کہ جو چند نوکر چاکر شور و غل سُن کے جمع ہو گئے تھے کہ حملہ کرنے والون کو روکین اُنھون نے یہی بڑا کام کیا کہ لیڈی اوی لینا کو صحیح و سالم اُٹھا لائے اور میان کنتھ کو بچا لیا۔ ورنہ اندیشہ تھا کہ نرغہ کر کے اِن دونون کو وہ نقصان نہ پہونچا دین۔ میرے نزدیک تو اُنھون نے یہی بہت بڑا کام کیا اور میک آلپین والون کا واپس جانا بھی بھاگنا نہ تھا۔ فوجی اصول سے تو وہ ایک "باضابطہ واپسی" تھی۔ لو دیکھو ہمارا کمزور بیمار بھی نہایت جوش و حیرت سے ہماری باتین سُن رہا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ دماغ پر اِن فکرون کا بار پڑنے سے اسے نقصان نہ پہونچ جائے"

اُرسولا:۔ "نہین۔ اچھے مارمور۔ ایسا نہین ہے۔ بلکہ مجھے تو ڈر ہے کہ ہنگامے کی کوئی بات اِس سے چھپائی گئی تو اُس کے دھڑکے مین یہ زیادہ پریشان ہوگا۔ اور بتانے سے نہ بتلانا زیادہ نقصان کرے گا"

اور کنتھ کے تیور دیکھ کے خود بوڑھے قوال کو بھی اطمینان ہو گیا کہ ارسولا ٹھیک کہتی ہے۔ اب مارمور نے کنتھ سے کہا "نوجوان صاحب زادے کوئی بات مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو تو پوچھ لو"

کنتھ:۔ "اس واقعے کی خبر ارل گلن گائل کو بھی ہو گئی"

مارمور:۔ "اُنھین کیسے خبر نہ ہوتی؟ خود لیڈی اوی لینا نے تمھاری شہ زوری کے کارنامے بیان کرنے مین کوئی بات اُٹھا نہین رکھی۔ اور حقیقت مین تم سے ایسی بہادری ظاہر ہوئی کہ کسی مبالغے یا گستاخی کی ضرورت ہی نہین ہے۔ اِس سے

بڑھ کے کیا ہوگا؟"

یہ الفاظ سنتے ہی کنیتھ کے سراپا سے ایک ناقابل بیان مسرت نمایان ہوئی۔ مگر افسوس اِس کے بعد ہی اُس کے دل مین ایسے سخت اذیت رسان خیالات پیدا ہو گئے کہ دفعتًہ سینے مین ایک آگ سی بھڑک اُٹھی اور معلوم ہوا کہ اُس کا سارا پنڈا پھنک رہا ہے۔ اور اُس کی لپک سے دل و دماغ تاؤ کھائے جاتے ہین۔

بہت دیر تک وہ اِسی تکلیف دہ حالت مین خاموش پڑا رہا۔ اور دیر کے بعد جب اُس حالت کو ذرا سکون ہوا تو پوچھا "آخر یہ ہنگامہ کیون ہوا؟ اور اس کی ابتدا کیونکر ہوئی؟"

مارمور "اس کو تو **ارسولا** زیادہ خوبی سے بیان کرین گی۔ مجھے جو کچھ معلوم ہوا یہ ہے کہ میک **آلپین** والے بڑی مکاری و چالاکی سے قصر مین گھس آئے اور بیرونی فصیل کے پھاٹک پر جو پہرے والے تھے اُن پر یکایک حملہ کرکے اُن سے ہتھیار چھین لیے۔ اُنھین ہاتھ پاؤن باندھ کے ڈال دیا۔ ساتھ ہی اُن کے مُونہون مین کپڑا ٹھونس دیا۔ آہ۔ بڑی چالاکی کی! کاش کسی نیک کام مین ایسی کوشش کرتے تو کیسا اچھا ہوتا؟ اِس کے بعد اُنھون نے یہ کیا کہ جس طرح فصیل کی دیوار کا چور دروازہ کھولا تھا بیرونی عمارت کا دروازہ بھی کھول لیا۔ اور ایک پہرے والے کو قتل کی اس قدر دھمکی دی کہ اُس نے چپکے سے لیڈی اوی لینا کا کمرہ بتا دیا۔ اب اِس کے آگے ارسولا خوب بیان کرین گی۔"

ارسولا "اے! ہے! مین تو ہزار سال بھی جیون تو رات کا سانحہ نہ بھولون گی۔ اے مین اُسی کمرے مین پڑی سو رہی تھی جو میری بچی لیڈی **اوی لینا** کے کمرے کے برابر ہے اور اُس مین سے بھی **اوی لینا** کے کمرے مین جانے کا راستہ ہے۔ ہے ہے! جب رات کے سناٹے اور اُس وقت کی اندھیری مین بہت سی کرخت آوازین اور پاؤن کی چاپین کمرے کے اندر سے مین نے سُنی ہین تو کیا کہون کہ کیسی ڈری؟ اور میری کیا حالت

ہوئی؟ مگر نہ رہا گیا۔ گھبرا کے اُٹھی اور اپنی بچی کے کمرے مین آئی وہان چراغ روشن تھا۔ ہائے ہائے! جب یہ دیکھا کہ دونون خونخوار بھائی میری بچی کے بچھونے کے پاس کھڑے ہین تو پاؤن کے تلے سے زمین نکل گئی۔ وہ اوی لینا کے دل کو تسلی دے رہے تھے۔ اور خوشامد کرتے تھے کہ ڈرو نہین۔ اور خود ہی اپنی خوشی سے اُٹھ کے ہمارے ساتھ چلی چلو۔ اوی لینا کی یہ حالت تھی کہ غریب ڈر کے مارے سہمی ہوئی تھی۔ اور حواس ٹھکانے نہ تھے۔ اور اُن کے چہرون کو عجب وحشت کی بھیانک نگاہون سے دیکھ رہی تھی۔ اب مین نے بڑھ کے اُن سے رحم کے لیے التجا کی۔ خوشامد کی۔ اُنھین ڈرایا دھمکایا بھی مگر کوئی بات کارگر نہ ہوئی۔ تب مین چلا چلا کے رونے لگی۔ اُس وقت اُن کے ایک ساتھی نے جس کا نام شاید رانلڈ تھا مجھے اس زور سے ایک گھونسا مارا کہ مین غش کھا کے زمین پر گر پڑی۔"

کنتھ (اپنی کمزور آواز مین) "اُرسولا۔ تم اِس کا افسوس نہ کرو۔ اِس لیے کہ مین نے اُس سے تمھارا بدلہ لے لیا۔ اُسی رانلڈ کو مین نے چور دروازے سے نکلتے وقت مار ڈالا۔"

اُرسولا۔ "ہائے میرے بچے۔ اُس کی اِس حرکت کی دنیا مین کوئی تعریف نہین کر سکتا۔ ایک عورت کو مارنے سے بڑی بزدلی کیا ہو گی؟ خیر تو مین اُسی کی چوٹ سے گری اور بیہوش ہو گئی۔ پھر جب ہوش آیا تو کیا دیکھتی ہون کہ میری بچی کا پتہ نہین۔ یہ دیکھ کے مین نے گلا پھاڑ پھاڑ کے چیخنا اور رونا پیٹنا شروع کیا جس سے سارے قلعے کے آدمی ہوشیار ہو گئے۔ اور چند سپاہی جو نوکرون کے بڑے کمرے مین پہرہ بدلوانے کے انتظار مین بیٹھے تھے۔ اُٹھ کے اُن کے پیچھے دوڑے۔ اور چور دروازے کے باہر کا خوفناک ہنگامہ ختم نہین ہوا تھا کہ مارکوس لنڈل اور آرل گلن کا ئل بھی جلدی جلدی ادھورے کپڑے پہن کے پہونچ گئے۔ اور مین اُسوقت پہونچے جب قصر کے ملازمون نے میک آلپین کو

بھگا دیا۔ اور لیڈی اوی لینا کو اور تمھاری بے جان لاش کو اٹھا کے اندر لا رہے تھے۔" یہ کہہ کے اُس نے کنتھ پر پیار اور محبت کی ایک نگاہ ڈالی۔ اور اُس کی طرف جھک کے بہت ہی آہستہ سے کہا۔" اور یہ تو شاید تم بے کہے جانتے ہو گے کہ جب تک مارمور نے اس کا پورا اطمینان نہ دلایا کہ تم زندہ ہو اوی لینا کے دل کو عجب پریشانی اور اُلجھن رہی۔"

یہ سُن کے ہمارے نوجوان مریض کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا۔ آنکھیں روشن ہو گئیں۔ پوچھا۔" اور ارل نے کیا کہا؟"

ارسولا۔" لارڈ صاحب نے نہایت زوردار الفاظ میں صاف صاف طور پر قطعی حکم دیا کہ تمھاری اچھی طرح خبرگیری کی جائے۔ مگر اس کا اُنھیں بڑا تعجب تھا کہ تم کوٹھری کی قید سے آدھی رات کو نکل کیسے آئے جو اُن کی پیاری بیٹی کو بدمعاش میک آلپین والوں کے ہاتھ سے بچایا۔"

مگر یہ الفاظ کہتے وقت ارسولا نے ایک معنی خیز نگاہ کے ساتھ کنتھ کو دیکھا جس کا مطلب یہ تھا کہ میں جانتی ہوں۔

اُرسولا کی نظر نے کنتھ کو لیڈی اوی لینا کے خط کا مضمون یاد دلا دیا۔ آہ۔ وہی خط جو مارکوس النڈیل نے لاکے دیا تھا۔ اب اُسے جو یہ یاد آیا کہ میری معشوقہ نے نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ مارکوئس کے ساتھ شادی کرنے کا اقرار کر لیا ہے تو پھر پژمردہ ہو گیا۔ ارسولا نے یہ جو دیکھا کہ مریض کے زرد چہرے پہ تیرگی چھائی جاتی ہے تو گھبرائی۔ ساتھ ہی اُس کا سبب بھی اس کے ذہن میں آگیا۔ چاہتی تھی کہ اُسے کچھ اطمینان دلائے۔ مگر افسوس کیسے اور کس امید پہ اطمینان دلاتی! لارڈ ملکم کے غائب ہو جانے کے واقعات سب اُسی طرح موجود تھے۔ اور کنتھ پر قاتل ہونے کا پورا پورا شبہہ کیا جا سکتا تھا۔ اگرچہ اُس نے اوی لینا کو میک آلپین والوں سے بچا لیا۔ مگر اِس کا اُس واقعے پر کیا اثر ہو سکتا تھا؟

یہ خیالات ارسولا کے دل میں تھے۔ اور نوجوان کنتھ کو افسوس و یاس کی محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ یکایک کیا دیکھتی ہے

کہ کنتھ کے چہرے سے وہ تیرگی دفعتہً زائل ہوگئی- اور ایک غیر معمولی جوش و مسرت کے ساتھ اُس کا چہرہ پھر چمک اُٹھا-

مارمورنے بھی اپنے مریض کے چہرے کے یہ تغیرات محسوس کیے اور نہایت متانت کے ساتھ سرہلا کے ارسولا کے کان مین کہا- وہ سرسامی کیفیت پھر عود کرتی معلوم ہوتی ہے- مگر اب کی کسی خوشی کے جوش کے ساتھ ہے"

بوڑھے قوال کو دھوکا ہوا- اُس وقت کنتھ کا چہرہ ایک اور واقعے کی وجہ سے چمک اُٹھا جو گزشتہ شب کو پیش آیا تھا- یہ واقعہ اُن روحانی شکلون کا نظر آنا تھا- اُسے یقین تھا کہ اُنھین میری قسمت سے علاقہ ہے- یہ روحین عالم بالا کو چھوڑ کے دنیا مین اور زندہ آدمیون کے سامنے محض یونہین اور بے فائدہ نہین آئین یقیناً اُنھین کسی ذی اثر قوت نے کسی خاص کام کے لیے بھیجا ہوگا- اس کے بعد جب اُس نے خیال کیا کہ وہ روحین میرے ساتھ کس طرح پیش آئین- اور کس طرح مجھے قصر النڈیل کی طرف واپس لائین- اس کے ساتھ جب یاد آیا کہ اُنھون نے میرے لیے برکت کی دعا کی تھی تو عجیب و غریب اُمیدین اور مسرت بخش آرزوئین اُس کے دل مین پیدا ہوگئین- پھر دفعتہً یہ بات یاد آگئی کہ اُنھین روحانی شکلون نے کرسمس کی رات کو بھی دعوت کے موقع پر آکے اشارون اشارون مین پوری صفائی کے ساتھ برکت کی دعا کی تھی- اور گزشتہ بارہ گھنٹے کے اندر اُنھون نے یہ کیا کہ عین اِس موقع پر جب کہ اُسی اوی لینا کو جسے اُنھون نے برکت کی دعا دی تھی بدمعاش ڈاکو زبردستی پکڑے لیے جاتے تھے مجھے زبردستی قصر کے پاس لاکے چور دروازے کے پاس کھڑا کردیا تاکہ اُسے اُن بدمعاشون کے ہاتھ سے چھڑاؤن- اس معاملے مین وہ جس قدر زیادہ غور کرتا تھا اُسی قدر زیادہ یقین ہوتا جاتا تھا کہ میری قسمت کو اس گلن گائل کی بیٹی سے کچھ نہ کچھ لگاؤ ضرور ہے"

یہی خیالات تھے جن کی وجہ سے ہمارے نوجوان مریض کے

چہرے پر اب پھر مسرت و شادکامی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ مگر اس بارے مین وہ زبان پر ایک لفظ بھی نہ لایا۔ ساری باتین دل ہی دل مین رہین۔ اس لیے کہ یہ اُس کی زندگی کا ایک راز تھا۔ اِسی پر اُس کی ساری امیدین منحصر تھین اور اِسی پر اُس کی زندگی کا دارومدار تھا۔

مگر بوڑھا قوال دل مین یہ سمجھا کہ پھر اُس پر سرسامی کیفیت طاری ہوا چاہتی ہے۔ چنانچہ جھٹ پٹ اُٹھا۔ جلدی جلدی دو تین اجزا ملا کے دوا تیار کی۔ اور اُسے زبردستی کنفتھ کے حلق مین اُنڈیل دیا۔ اس دوا کا فورًا اثر ہوا۔ اور کنفتھ پر اطمینان کے ساتھ ایک غنودگی سی طاری ہوئی اور تھوڑی ہی دیر مین وہ بالکل غافل سو گیا۔

ستائیسوان باب

آیور

اب ہم پھر قلعۂ میک آتھ لیین مین آتے ہین۔ اور سلسلۂ واقعات کو اُس وقت سے شروع کرتے ہین جب کہ اُس پُر اسرار عورت نے کمرے کی کھڑکی سے دونون خونخوار شکل و شمائل والے بھائیون کو مع اُن کے ہمراہیون کے قصر النڈیل کی مہم پر روانہ ہوتے دیکھا تھا۔

ہم بتا چکے ہین کہ یہ عورت محض اِس خیال سے قلعے مین ٹھہر گئی تھی کہ ممکن ہو تو اُس قیدی کا راز دریافت کرے جو قلعہ کے تہ خانے مین بند ہے۔ اور جس کی زنجیرون کی جھنکار اُس کے کانون مین آتی تھی۔ یہ بھی وہ دیکھ چکی تھی کہ کنجیون کا گچھا اُس شخص کے حوالے کیا گیا جس کا نام الور تھا۔ اور اُسے کچھ خفیہ احکام دیے گئے۔ اِن باتون سے اُسے یقین ہو گیا کہ قلعے کے تہ خانے مین کچھ قیدی ضرور ہین۔ اور ارادہ کیا کہ جہان تک ہو اس راز کو ضرور دریافت کرنا چاہیے۔

تیسرے پہر کو وہ اپنے کمرے مین ہر آنے جانے والے کے پاؤن کی

چاپ پر کان لگائے بیٹھی رہی - مگر اُس دروازے کے قریب کوئی نہ ٹھہرا جس میں سے تہ خانے کو راستہ گیا تھا۔

برادران سیک آلیمن کھانا کھا کے جو قلعے سے چلے گئے یہ اُسے بہت غنیمت معلوم ہوا۔ اور اپنے کمرے سے نکل کے چلی کہ آلیور کو تلاش کرے۔ اور اب اُس راز کا پتہ لگانے کی کوشش کرے۔ دوپہر کو جب وہ پھاٹک پر آلیور سے ملی تھی اُسوقت سمجھ گئی تھی کہ اُس کے کمزور دل پر میرا رعب جما ہوا ہے۔ آلیور کے یہ الفاظ کہ "یہاں سے جاتے وقت ہمیں اپنی دعا اور مہربانی سے نہ بھولیے گا"، اُس کے دل پر نقش تھے۔ اس لیے اُسے خیال تھا کہ یہاں آلیور ہی ایک ایسا شخص ہے جس کی ضعیف الاعتقادی و سادہ لوحی سے مجھے مدد مل سکتی ہے۔

اپنے کمرے سے نکلنے ہی کو تھی کہ زینے پر کسی کے آنے کی آہٹ پائی۔ پھر معلوم ہوا کہ جیسے کوئی شخص آتے آتے رک گیا۔ اور بڑی بھاری کنجی بھدّے قفل میں ڈال کے گھمائی۔

دل میں سمجھ گئی کہ آلیور ہی ہے۔ جھٹ کمرے سے نکل کے زینے پر پہونچی۔ اور دیکھا کہ کوئی شخص اُسی دروازے کو کھول رہا ہے۔ لوہے کا چراغ اُس کے ہاتھ میں ہے اور اُس کے جھلملانے سے ایک دُھندلی اور متحرک روشنی پیدا ہوتی ہے۔ اُس شخص کا سایہ دیوار پر پڑ رہا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی پردے پر انسان کی تصویر کھینچ دی گئی ہے اور وہ ہوا سے ہل رہا ہے۔ عورت کے پاؤں کی چاپ اور اُس کے کپڑوں کی سرسراہٹ سُن کے اُس شخص نے پلٹ کے دیکھا۔ ساتھ ہی وہ پُراسرار عورت پہچان گئی کہ آلیور ہی ہے۔

اُس کی مہیب صورت دیکھتے ہی آلیور بولا "آخاہ! نیک بخت بی بی تم ہو؟" مگر چہرے کی رنگت اُڑی جاتی تھی۔ اور صاف ظاہر تھا کہ اِسوقت اُس کے اچانک آجانے سے پریشان ہو گیا۔

اب عورت نے قدم بڑھا کے اپنی تیز نظر آلیور کے چہرے پر جما دی۔ اور اُس کی طرف اِس طرح گھورنا شروع کیا کہ معلوم ہوتا اُسے آنکھوں ہی

آنکھون مین کھائے جاتی ہے - اس طرح اپنے شکار کو مغلوب و مرعوب کر کے تحکمانہ لہجے مین کہا "آیور تم اس وقت یہان کیا کر رہے ہو؟"

آیور "نیک بخت بی بی مین تو اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کر رہا ہون مگر تم اس وقت اپنے کمرے سے کیون نکلین؟ تمھین تو اس وقت آرام سے سونا اور کل کی تھکن مٹانا چاہیے تھا"

عورت "نیند! اور آرام! کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھے ایسی حالت مین نیند آسکتی ہے جبکہ ایک بدنصیب قیدی نیچے کی تنگ و تاریک کوٹھری مین بند پڑا ہوا سسک رہا ہے!" یہ کہتے ہی اُس نے **آیور** کو نہایت ہی مہیب اور معنی خیز نگاہون سے دیکھا -

آیور سر سے پاؤن تک کانپ گیا - اور اُس کی صورت کہے دیتی تھی کہ گویا ایک بہت ہی گہرا اور اہم راز جسے وہ بالکل پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا کھل گیا - کانپتی ہوئی آواز مین بولا "نیک بخت بیوی! تم اپنا مطلب صاف صاف بیان کرو اور کہو تمھاری کیا مرضی ہے؟"

اس کے جواب مین عورت نے عقاب کی سی تیز نگاہون سے دیکھ کے حکومت کے لہجے مین کہا "میرا مطلب یہ ہے کہ تمھارے ساتھ مین بھی نیچے چلون گی" ساتھ ہی اُس نے اُسی تہ خانے کے دروازے کی طرف اشارہ کیا جس کے کھولنے سے **آیور** نے اس کو آتے دیکھ کے ہاتھ روک لیا تھا - گو کہ قفل کھل چکا تھا -

آیور "نیک بخت بیوی - یہ نہین ہو سکتا - مجھ سے ایسی جُرأت غیر ممکن ہے" مگر یہ الفاظ آیور نے بہت ہی گھبرائی اور کانپتی ہوئی آواز مین کہے - اور اُس کی آواز صاف بتا رہی تھی کہ وہ کس درجہ خوف زدہ ہے -

عورت نے اپنا لمبا دُبلا ہاتھ اُٹھایا اور تحکمانہ لہجے مین اشارہ کر کے کہا "خاموش رہو! میری خواہش یا مرضی کے ذرا بھی خلاف کیا تو تھارے حق مین اچھا نہ ہو گا - چلو آگے بڑھو - زیادہ دیر نہ کرو"

اب آیور حواس درست کر کے سوچنے لگا کہ اگر کہین یہ کُھل گیا کہ مین نے اتنا

بڑا راز ظاہر کر دیا ہے تو مہک آلپین مجھے بڑی سخت سزا دین گے؟ اور آخر جی کڑا کر کے کہہ دیا "نہین بیوی - یہ نہین ہو سکتا۔ یہ بات میرے اختیار سے باہر ہے"

مگر آلور کی نگاہون سے وہ عورت سمجھ گئی کہ اُس وقت اِس کے دل مین کیسے خیالات پیدا ہو رہے ہین اور ڈپٹ کے کہا "آلور تم نہین جانتے ہو کہ میرے حکم کی تعمیل نہ کرنے پر انسان کو کیسی سخت سزا ملتی ہے؟ مین غیب کی باتین جانتی ہون۔ اور تم یقین جانو کہ مجھے آئندہ کا حال ویسا ہی صاف صاف معلوم ہے جیسے کہ گزری ہوئی باتین ——"

آلور "اچھا تو اچھی بیوی۔ بتاؤ میری قسمت مین کیا ہے؟" یہ کہہ کے کچھ ایسی سہمی ہوئی نظرون سے اُس عورت کی طرف دیکھنے لگا کہ وہ دل مین سمجھ گئی اس پر میرا رعب خوب اچھی طرح طاری ہے۔ اور نہایت ہی دہشت زدہ ہے۔

عورت "تمھاری قسمت مین لکھا ہے کہ بہت ہی بڑی عمر پاؤ گے۔ اور ہمیشہ خوش رہو گے۔ اِس کے علاوہ آج ہی کل مین تمھین ایک بہت بڑی دولت ملنے والی ہے۔ مگر اِس شرط سے کہ میرے کہنے پر چلو۔ لیکن اگر اس کے خلاف کیا تو اُسکا نتیجہ موت کے سوا کچھ نہین یقینی موت ہے اور چھ ہی دن کے اندر"

آلور "اے پاک کنواری مان! مجھ پر رحم کرو! مگر نیک بیوی یہ سمجھ لو کہ مین اگر تم کو اِس تہ خانے کے اندر لے گیا تو اپنے آقاؤن کے نزدیک سخت مجرم ہو جاؤن گا۔ اور میک آلپین کی عدول حکمی کر کے بھلا کوئی ایک دن کیسا ایک گھڑی کے لیے بھی جینے کی امید کر سکتا ہے؟"

عورت "مگر مین تمھین اُن کے ہاتھ سے بچا لون گی"

آلور (خوش ہو کے) "اہوہ! مجھے اِس بات کا یقین ہو جاتا تو شاید مین تمھارے حکم کی بجا لانے پر آمادہ ہو جاتا"

عورت (آلور کو گھور کے) "آدم زاد! کیا اب بھی تجھے میری قوت قدرت مین شبہ ہے؟ کیا تجھے نہین خبر کہ شیطان میرے قبضے مین ہے۔ اور میری نظر مین کیسی قوت ہے؟"

آلپور: خدا کی پناہ! ایک بیوی! مجھ پر رحم کیجیے گا

عورت: تو پھر مجھے نیچے لے چل!"

اور یہ کہتے وقت اُس نے اپنے لمبے سوکھے ہاتھ سے تہ خانے کی طرف اشارہ کیا۔ اب آلپور میں عذر کی تاب نہ تھی۔ فوراً دروازہ کھولا اور کہا چلیے۔ دروازہ کھلتے ہی عورت دروازے میں گھسی۔ اور سیڑھیوں سے اُترنے لگی جو نیچے اندھیرے میں چلی گئی تھیں۔ آلپور چراغ ہاتھ میں لیے ساتھ تھا۔ لیکن اُس نے زینے کے دروازے میں قدم رکھتے ہی اُسے بھیڑ کے اندر سے قفل لگایا۔ اور لپک کے عورت کے آگے ہو گیا۔ پھر بہت ہی سنبھل سنبھل کے قدم رکھتا اور چراغ کو اونچا کیے ہوئے چلا تاکہ عورت روشنی میں بہ آسانی چل سکے۔

عورت بھی بہت سنبھل سنبھل کے قدم رکھتی تھی کیونکہ زینے کے پتھر جابجا سے اُکھڑ گئے تھے اور وہ ایک دیوار کے گرد چکر کھاتا ہوا دور تک گہرائی میں چلا گیا تھا۔

اب وہ عورت اپنے دہشت زدہ معمول میک آلپین سپاہی کے پیچھے پیچھے چلی جاتی تھی کہ یکایک کان میں کچھ آواز آئی اور معلوم ہوا کہ جیسے کوئی شخص تہ خانے کے اندر آہ و زاری کر رہا ہے۔ اور اُس کی دردناک آواز میں ملی ہوئی کبھی کبھی زنجیروں کے کھڑکھڑانے کی آواز بھی آ جاتی ہے۔ کبھی کبھی اِس تنگ و تاریک زینے میں نیچے کی طرف سے ہوا کا ایک سخت جھونکا آ جاتا۔ اور آلپور چراغ کے نیچے دوسرا ہاتھ لگا دیتا تاکہ خاموش نہ ہو۔ اور عورت دل میں تعجب کر رہی تھی کہ اِس تہ خانے کے زینے میں ایسی تازی ہوا کے جھونکے کہاں سے آ جاتے ہیں؟ مگر یہ مناسب نہ سمجھی کہ ساتھ والے سپاہی سے اس بارے میں کوئی سوال کرے۔

کوئی سو فٹ کی گہرائی میں اُترنے کے بعد زینوں کا سلسلہ ختم ہوا اور ایک نہایت ہی تنگ گلیارا ملا جو پہاڑ کو اندر سے تراش کے بنایا گیا

تھا۔ اُس گلیارے کے خاتمے پر صاف اور نکھری چاندنی نظر آئی۔ اور اُس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ یہ تنگ راستہ اُس پہاڑی کے کسی پہلو مین نکلا ہے جس پر یہ قلعہ بنا ہوا ہے۔ اور اُسی راہ سے تازی ہوا بھی اوپر کو جاتی ہے۔

زینے کے خاتمے پر عین اُس کے مقابل ایک چھوٹا سا غار تھا جو اس تنگ گلیارے کے ایک پہلو پر چٹان کے اندر کھود دیا گیا تھا۔ اور اُسکے آگے لوہے کی نہایت ہی بھدی اور موٹی سلاخون کا جنگلا بنا دیا گیا تھا جس سے اُس غار کی شکل بالکل ایک پنجرے کی سی ہو گئی تھی۔ اسی غار نما قیدخانے مین ایک قیدی تھا۔ اور اسی کی آہ و زاری کی آواز اور اُسی کی زنجیرین کھڑکھڑانے کی جھنکار عورت نے سُنی تھی۔ یہ بدقسمت قیدی اُس لوہے کے کٹہرے مین بند ہونے کے ساتھ زنجیرون مین بھی جکڑا ہوا تھا۔ ہاتھون مین ہتھکڑیان تھین اور پاؤن مین بیڑیان۔ ان باتون سے پتہ چلتا تھا کہ اسی قدر نہین ہے کہ یہ مظلوم قیدی بڑی احتیاط کے ساتھ بند اور مقید کیا گیا ہے بلکہ اُس پر سختیان اور ظلم بھی ہوتے ہین۔

یہ بدنصیب قیدی پیال پر پڑا تھا۔ اور جب چراغ کی روشنی اُس پر پڑی تو عورت نے دیکھا کہ زمین پر اوندھے مُونھ پڑا ہے۔ ان لوگون کے پاؤن کی چاپ اُس نے ضرور سُنی ہو گی۔ اور خوب جانتا ہو گا کہ کوئی آیا ہے۔ مگر اُس نے سر نہ اُٹھایا۔ اور پڑے ہی پڑے جوش و خروش کے ساتھ اپنے قید کرنے والون کو گالیان دینے لگا۔

آیور نے جیب سے ایک روٹی نکالی۔ اور سلاخون مین سے اُس کے سامنے ڈال کے کہا "لو اپنی رات کی خوراک لو"

اس کے بعد **آیور** نے ایک چھوٹے سے غار مین سے ایک پتھر کا گھڑا نکالا۔ اور جدھر سے روشنی آرہی تھی اُدھر چلا۔ اور عورت اُس کے حرکات کو نہایت غور سے دیکھتی رہی۔ اتنے مین **آیور** نے چراغ کو ایک طاق پر رکھ دیا اور اُسی طاق مین سے ایک لپٹی ہوئی رسی نکالی جس کا ایک سرا نہایت مضبوطی کے ساتھ ایک لوہے کے کڑے مین جو پتھر کے اندر پیوست تھا خوب مضبوط

بندھا ہوا تھا۔ رسی کے دوسرے سرے میں اُس نے گھڑے کا گھونگھٹ پھانسا۔ اور اِس تنگ گلیارے کے خاتمے پر سے اُسے نیچے لٹکانا شروع کیا۔

یہ دیکھتے ہی عورت نے چلا کے کہا "اخاہ! آیور یہاں کنوان بھی ہے؟"

آیور "نیک بیوی۔ یہ ایک چشمہ ہے جو اِس چٹان کے نیچے واقع ہے۔ یہاں ہم زینے کے دروازے سے تو ایک سو فٹ نیچے ہیں۔ مگر قلعہ کی بنیاد سے اب بھی پچاس فٹ بلندی پر ہیں۔ اور یہ چشمہ جس میں سے میں پانی نکال رہا ہوں یہاں سے ڈیڑھ سو فٹ گہرائی میں ہے۔ اس سے تم اندازہ کر سکتی ہو کہ قلعے کی بنیاد کے پاس یہ کنوان جو سنگلاخ زمین میں بڑی محنت سے کھود کے نکالا گیا ہے محض اِس لیے ہی کہ قلعے میں جو فوج ہو اُس کے لیے کافی مقدار میں پانی بہم پہونچتا رہے۔ اور میک آلپین لوگ محصور ہونے پر بھی مدت تک لڑ سکیں۔ اس کنوین تک پہونچنے کے اور بھی کئی زینے ہیں جو قلعے کے مختلف اطراف سے آکے یہاں سے زیادہ گہرائی تک چلے گئے ہیں۔ وہ نیچے کے راستے یہ کام بھی دے سکتے ہیں کہ اگر کبھی محاصرہ کرنے والے غالب آجائیں تو محصورین اُس طرف سے چھپ کے بہ آسانی نکل جائیں۔ اب تم کو خوب معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ قلعہ کیسی ہوشیاری کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے؟"

عورت "ہان خوب معلوم ہو گیا۔ مگر یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ اِس غار کے اِس قدر قریب جاکے اور اتنی بڑی گہرائی دیکھ کے باوجودیکہ وہان کوئی کٹہرا یا روک کی چیز نہیں ہے۔ تمھارا سر کیون نہیں چکراتا؟"

آیور کچھ جواب نہیں دینے پایا تھا کہ دفعۃً اِس غار کے اندر نہایت ہی زور وشور سے زنجیرون کے کھڑکھڑانے کی آواز گونجی اور معلوم ہوا کہ قیدی اُٹھ بیٹھا۔ اب اُس نے چلا کے پوچھا "اوہ! یہ میں کس کی آواز سُن رہا ہون؟ اِس آواز سے تو کان آشنا معلوم ہوتے ہیں!"

یہ سنتے ہی عورت بے ساختہ کہہ اُٹھی "خداوندا! یہ کیا ماجرا ہے؟ میں بھی تو اِس آواز کو سُن چکی ہون اور پہچانتی ہون!" یہ کہتے ہی اُس نے طاق پر سے چراغ اُٹھایا۔ اور تنگ گلیارے میں سے ہو کے غار کے آگے سلاخون کے پاس آئی۔

اور چراغ کو اُونچا کر کے قیدی کا چہرہ دیکھنے لگی جو اب مسرت فضا کا سا تھا۔ اور اُس کی صورت دیکھتے ہی بے اختیار اُس کی زبان سے نکلا "ہان وہی ہے! بے شک وہی ہے!"

یہ الفاظ ختم نہین ہوئے تھے کہ زور سے ہوا کا ایک جھونکا آیا اور چراغ گُل ہو گیا۔ اور غار مین بالکل اندھیر گھپ تھا۔ ہان غار کے خاتمے پر چاندنی کی ہلکی روشنی نظر آ رہی تھی۔

اٹھائیسوان باب

کُنجیان

دفعۃً آلور کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ پُر اسرار عورت کسی دغا و فریب کے ارادے سے میرے ساتھ قلعے کا تہ خانہ دیکھنے کو چلی آئی ہے۔ ساتھ ہی اُسے یہ بھی یاد آ گیا کہ قلعے کے پھاٹک پر اُس نے رانلڈ سے کیا کیا سوالات کیے تھے اور کنتھ کا نام اور وہ واقعہ سُن کے کیسی پریشان ہو گئی تھی۔ اِن خیالات کی بنا پر اُسے یقین آ گیا کہ اِس عورت کا میک آلپین کے قلعے مین آنا اور اِس پوشیدہ تہ خانے کو دیکھ لینا کنتھ کی ہمدردی کی غرض سے ہے۔ اِس یقین کے ساتھ ہی آلور کے دل مین اپنے مالک کی ہمدردی کا خیال اِس پُر اسرار عورت کے خوف پر غالب آ گیا۔

اُس نے گھوڑے کی رسّی ہاتھ سے چھوڑ دی جو بڑی ہی تیزی کے ساتھ غار کے اندر چلی گئی اور خود جھپٹ جھپٹ کے عورت کے پاس آیا اور اُس کا بازو پکڑ کے نہایت ہی وحشیانہ لہجے مین ڈانٹ کے کہا "این یہ دغا بازی!"

عورت "دغا بازی! اِس طریقے سے اور اِس لہجے مین گفتگو! اور مجھ سے!" اور اِن الفاظ کے ساتھ ہی اُس کی آنکھین چراغ کی طرح چمکنے لگین۔

آلور: ”اب تم چاہے کیسی ہی ڈراؤنی صورت مین اور بھتنی یا چڑیل بن کے میرے سامنے آؤ مجھ پہ تمھارا رعب نہین پڑ سکتا۔ دغاباز عورت۔ سچ سچ بتا کہ تو یہان کس لیے آئی ہے؟“

اب ہوشیار عورت نے دیکھا کہ یہی شخص جو ابھی میری آنکھون سے مغلوب ہو کے میرا غلام ہو گیا تھا ایک آن واحد مین اِس قدر بدل گیا کہ اپنے مالک کی خیر خواہی کے جوش مین قابو سے باہر ہے۔ اس لیے اب اُس پر سختی کرنا یا اُس سے لڑنا مصلحت کے خلاف جان کے بہت ہی نرمی کے لہجے مین کہا: ”آلور دیکھو ہوش مین آؤ۔ اپنا غصہ کم کرو۔ اور میرے الفاظ کو غور سے سُن لو۔“

آلور: ”مگر اب مین کیا خاک سُنون۔ چکا اپنے دل کی کمزوری سے تمھین یہان آنے کی اجازت دیدی۔ مین تو یہ سمجھا تھا کہ ایک نئی چیز کے دیکھنے کے شوق کے سوا اور کوئی خیال تمھارے دل مین نہ ہو گا۔ اور جو کچھ یہان دیکھو گی اُسے اپنے ہی تک رکھو گی۔ مگر اب مجھے تمھارا مطلب معلوم ہو گیا۔ اور مین تمھاری دغابازی سمجھ گیا۔ اس لیے قبل اس کے کہ تم اِس قیدی کو کسی قسم کی مدد پہونچا سکو ــــ“

عورت: ”اچھے آلور ذرا ٹھہرو۔ اور سنو۔ مین اِس وقت تم سے چند بہت ہی ضروری اور اہم باتین کرنا چاہتی ہون۔ اور یہ ایسی باتین ہین جو کسی اور سے نہین کہی جا سکتین۔“ یہ کہہ کے وہ آلور کو قیدخانے کے غار کے پاس سے تھوڑی دور پہ ہٹا لے گئی۔ اور نہایت ہی آہستہ سے اُس کے کان مین کہا: ”آلور۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی تم نے خواہش کی تھی کہ تمھاری قسمت کا حال بیان کرون۔ فقط اتنا ہی نہین ہے کہ مین تمھاری قسمت کا حال بخوبی بیان کر سکتی ہون بلکہ میرے اختیار مین یہ بھی ہے کہ اُسے بہت اچھا اور تمھاری خواہش کے موافق بنا دون۔ اس پر نہ جاؤ کہ اِس وقت مین تباہ حال ہون اور پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہون۔ یقین جانو کہ ایک معاملے مین اگر تم میری مدد کرو گے تو مین تمھاری قسمت کو کچھ سے کچھ کر دون گی۔ اور نہایت ہی عمدہ بنا دون گی۔ مگر وہ معاملہ ایسا ہے کہ اُس مین تمھین بغیر جان جوکھا

کیے اور بغیر کسی قسم کا پس پیش کیے میرے کہنے پر چلنا ہوگا۔ بس پھر مین تمھارے نصیبے کو اس طرح جگا دون گی کہ تم کو حیرت ہو جائے گی۔ اور بعوض دو خونخوار مالکون کے غلام بنے رہنے کے جن سے تم اس قدر خوف زدہ ہو تمھارے سامنے سونے اور اشرفیون کے ڈھیر لگے ہون گے۔ ایک بہت بڑے سردار ہوگے۔ ایک بہت ہی اچھی پریزاد نازنین کے ساتھ تمھاری شادی ہوگی۔ اور اُس کے جہیز مین بیشمار دولت ملے گی۔"

آیور۔" واہ! اس کا کیا کہنا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ یہ وعدے کب پورے ہون گے؟"

عورت۔" بس آج کے اکیسوین دن سے تھین اپنی نصیبہ وری کا حال معلوم ہونا شروع ہو جائے گا۔ پھر تم ایک نہایت ہی عالیشان محل مین ہو گے بے شمار نوکر چاکر اور غلام تمھارے آگے ہاتھ باندھے کھڑے ہون گے۔ تم باہر کو نکلو گے تو تمھاری کامیابی دوستون کو متحیر کر دے گی۔ لڑائی پر جاؤ گے تو تمھارے زور بازو پر دوست حسد کرین گے اور دشمن سہم سہم کے پناہ مانگین گے۔ تمھاری پریزاد بیوی جو حور کی بچی معلوم ہوتی ہوگی اُس کے پیٹ سے ایسے خوبصورت اور معصوم بچے پیدا ہون گے کہ ———"

آیور۔" واہ رے مین! کاش اس کی آدھی باتین بھی پوری ہو جائین تو مین کیسا خوش ہون!"

عورت۔" ہان آیور ایسا ہی ہوگا۔ اِس بارے مین تم کو ذرا بھی شبہہ نہ کرنا چاہیے۔ ابھی مین کہہ چکی ہون کہ مین قسمتون کا حال جانتی ہون۔ کیا تم دیکھتے نہین کہ میری آنکھین کیسی تیزی سے چمک رہی ہین" یہ کہہ کے اُس نے پھر آیور کو گھور کے دیکھا۔

آیور۔ (دہشت سے کانپ کے) "پناہ! بس بس تمھاری آنکھون کی اس خوفناک چمک کو مین نے دیکھ لیا" اور یہ کہتے ہی مرعوب ہو کے گھٹنون کے بل کھڑا ہو گیا۔ اور کہا "مجھے آپ کے ہر ہر لفظ کا یقین ہے۔ مگر یہ تو بتائیے کہ آپ مجھ سے کیا خدمت لینا چاہتی ہین؟"

یہ سُن کے وہ عورت آلور کو اور تھوڑی دور ہٹا لے گئی - اور اب گلیارے کا خاتمہ گز بھر سے بھی کم رہ گیا تھا - اور چاندنی کی ترچھی شعاعین دونون کے چہرون پر پڑ رہی تھین "

عورت " آلور، تم دیکھتے ہو کہ مین تمھاری کیسی دوست ہون؟ اور میری جو خدمت اِس وقت تم کرو گے اُس کے معاوضے مین تمھین دس ہزار گُنا فائدہ ہو گا "

اس وقت **آلور** کا دل مارے خوشی کے بیتاب ہو رہا تھا - اور اُس نے ایسی مسرت کے ساتھ جس کا ضبط نہ ہو سکتا تھا کہا " اچھی اور نیک بیوی - مین عمر بھر تمھارا احسان مند رہون گا - اور یہ تمھاری ایسی اچھی اچھی برکتین ہین جن کے قبول کرنے پر مجھے **میک آلپین** سردار بھی کوئی الزام نہین دے سکتے - جب مین ایک بڑا سردار ہو جاؤن گا تو بجائے رعایا ہونے کے اُن کا ہمدرد و معاون بنون گا "

عورت " بے شک - بے شک - بلکہ تم اُن سے زیادہ مالدار ہو گے تمھاری زندگی بہ نسبت اُن کے زیادہ خوشی اور اطمینان مین بسر ہو گی - کیونکہ ایک نہایت ہی صاحب جمال پری وش سے تمھاری شادی ہو گی اور اُس کے بطن سے بہت ہی پیارے پیارے خوبصورت بچے پیدا ہون گے - مگر اِن لوگون کے نہ بیوی ہین نہ بچے "

آلور " واہ واہ واہ! نیک بخت بیوی - تم نے تو میری آنکھون کے سامنے ایسی اچھی جنت بنا کے کھڑی کر دی ہے کہ تعریف نہین ہو سکتی؟ مگر یہ تو بتاؤ کہ اِس کے عوض مین تم مجھ سے کیا خدمت لینا چاہتی ہو؟ کیا کوئی چیز چاہتی ہو؟ "

عورت " ہان یہ کُنجیان جو تمھاری کمر مین لٹک رہی ہین تھوڑی دیر کے لیے مجھے دیدو " اور یہ کہہ کے وہ غور سے **آلور** کا چہرہ دیکھنے لگی کہ دیکھون میرے اِس سوال کا اِس پر کیا اثر ہوتا ہے -

آلور کے چہرے پر ایک فوری تغیر پیدا ہوا - اُس نے عورت کو شبہے کی نگاہ سے دیکھا اور کہا " یہ کُنجیان! تم اِنھین کیون مانگتی ہو؟ کیا اِس قیدخانے کا دروازہ کھولو گی؟ "

عورت:۔ نہیں نہیں۔ اس تنگ گھیارے سے تو پتھر کے چبوترے کے اندر تراش کے نکالا گیا ہے۔ مجھے ایک عمل پڑھنا ہے۔ اور اس عمل کے لیے یہ کنجیاں ضروری ہیں۔ ایک حلقہ بنا کے اُس کے بیچ میں یہ رکھی جائیں گی۔"

آیور:۔ بس اتنا ہی کام؟ تو کوئی مضائقہ نہیں۔ لیجیے یہ کنجیاں حاضر ہیں۔" اور یہ کہتے وقت اُس کے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا کہ اُسے بالکل اطمینان ہے۔

عورت نے کنجیوں کا گچھا لیا۔ اور لیتے ہی اپنا سارا زور لگا کے یکایک آیور کو ایک ایسا دھکا دیا کہ وہ غار میں جا رہا۔ اور سر کے بل نیچے چلا۔ اُس کے مونہ سے ایک چیخ کی آواز نکلی اور نہایت بیتابی کے ساتھ ہاتھ پھیلا کے چاہا کہ رسی کو پکڑ لے۔ مگر اتنے میں وہ نظر سے غائب ہو گیا۔ اب عورت چٹان کے سرے پر آئی۔ اور اُس کو پکڑ کے جو اندر کڑے میں بندھی تھی نیچے جھک کے غار کے اندر جھانکنے لگی۔ تھوڑی دیر میں اُسے یہ معلوم ہوا کہ رسی نیچے کے طرف کھنچی ہوئی ہے۔ جس سے خیال ہوتا تھا کہ آیور نے نیچے پہونچنے سے پہلے اس کو پکڑ لیا۔ اس کے بعد وہ رسی یکایک بالکل ڈھیلی ہو گئی۔ مگر غار کے اندر تاریکی میں اندھیرے کے سوا دکھائی کچھ نہ دیتا تھا۔ اب وہ عورت غار کے پاس سے پلٹی مگر سارے جسم سے کانپ رہی تھی، سر چکرا رہا تھا۔ اور دل بیٹھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک جگہ گھبرا کے بیٹھ گئی۔ اور اپنے دل میں کہا: "افوہ! میں نے کتنا بڑا خوفناک جُرم کیا ہے! مگر اس کی ضرورت تھی۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی تدبیر نہ تھی۔ اے پاک پروردگار میرے اور تمام سخت گناہوں کے ساتھ اسے بھی معاف کر!"

اب وہ ایک فوری جوش کے ساتھ اُٹھی قید خانے کے دروازے کے پاس آئی۔ اور ٹٹولنے لگی کہ قفل کہاں ہے۔

قیدی اس آواز سے چونک پڑا اور اُس نے چلا کر پوچھا: "عورت بتا کہ کیا ہوا؟ یہ دھمکے کی سی آواز۔ اور اُس شخص کا بیتابی کے ساتھ چیخ مارنا۔ آخر ماجرا کیا ہے؟"

عورت:۔ چپ! چپ! تمھاری آواز کے گونجنے سے عجیب وحشتناک شور

پیدا ہوتا ہے ۔ میں تمھیں نہیں چھڑا سکتی ۔ [illegible] کیا تم [illegible] اس خوفناک
جرم کو نہیں سمجھے جو تمھیں رہائی دلانے کے لیے مجھ سے ہوا ؟"

قیدی "ہاں نیک بیوی ۔ اب میں سمجھ گیا ۔ مگر موجودہ حالت میں یہ کوئی جرم نہیں ہے "

عورت "اچھا تو تم خاموش رہو" اب اُس نے قفل کھول لیا ۔ غار کے کٹہرے کے اندر گھسی ۔ اور پوچھا "کیا تمھاری زنجیریں دیوار میں بندھی ہوئی ہیں ؟"

قیدی "ہاں ۔ مگر اُس کی کنجی بھی اسی گچھے میں ہے"

عورت "بے شک ہوگی ۔ یہ تو میں پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ یہاں کی سب کنجیاں اسی گچھے میں ہوں گی " یہ کہہ کے اُس نے گچھے کی سب سے چھوٹی کنجی لی اور کہا "یہی ہوگی " اُس کا اندازہ ٹھیک ثابت ہوا ۔ قیدی اُس کے ہاتھ کو پکڑ کے اپنی زنجیروں کے قفل کے پاس لے گیا ۔ اور ایک ہی منٹ کے اندر ہتھکڑیاں اور بیڑیاں دونوں الگ پڑی تھیں ۔

قیدی "نیک عورت ۔ اب یہ تو بتاؤ کہ ہمارے یہاں سے نکل چلنے کے بارے میں تم نے کیا تدبیر سوچی ہے ؟"

عورت "فقط ایک بات میرے ذہن میں آتی ہے ۔ وہ یہ کہ اس چٹان کے خاتمے پر جو غار ہے اُسی کے نیچے اُتر جائیں "

قیدی ۔ (خوف سے کانپ کے) "تمھاری باتوں سے تو مجھے ڈر لگتا ہے ۔ اُوہ !! اس غار میں اُترنا ! بہت مشکل ہے ۔ آخر تم چاہتی کیا ہو ؟"

عورت "تم تو مجھے بڑے بزدل اور نہایت ڈرپوک معلوم ہوتے ہو "

قیدی "عورت مجھے بخوبی معلوم ہے کہ تجھے میرے ساتھ اِس قدر محبت اور ہمدردی ظاہر کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی ۔ اور سچ یہ ہے کہ ابھی تک مجھے اس کا بھی پتہ نہیں لگا کہ تو نے مجھے کیوں رہائی دلانے کا ارادہ کیا ؟"

عورت "اب اِس وقت مجھے اتنی فرصت نہیں ہے کہ اِس کی تشریح کروں ۔ جلدی چلو ۔ جو کچھ فیصلہ کرنا ہو جلدی کرو ۔ بس دو باتوں میں سے

ایک کو اختیار کرلو- یا تو اسی رسی کو پکڑکے اور بھی مضبوط کرکے غار مین اُتر و- اور یا یہین ٹھہر کے میک آلپین کے قہر و غضب کا شکار بنو"
قیدی" اور تم کیا کرو گی؟ آخر تم اس مقام سے کیونکر نکلو گی؟" اور یہ کہہ کے وہ عورت کو شبہہ کی نگاہ سے دیکھنے لگا-
عورت" خوب! تم مجھ پر شبہہ کرتے ہو! اور اتنے بیوقوف ہو کہ اس بات کو بھی نہین دیکھتے کہ فقط تمھارے بچانے کی کوشش مین خود اپنی جان مین نے خطرے مین ڈالدی ہے- بے شک تم مین کوّے کی سی چالاکی ہے- اور ہوشیار ہو- مگر مین ایسی نہین ہون- اچھا یہ بتاؤ کہ اگر کسی مشکل کام کو ایک عورت کرکے دکھاوے تب تو تمھین اتنی جرأت ہو گی کہ اُس کی پیروی کرنے پر آمادہ ہو جاؤ"
قیدی" اچھا چلو- مین کوشش کرون گا"
یہ کہہ کے دونون غار کے کنارے آئے- قیدی نے تاریکی کو جھانک جھانک کے دیکھا- اور کہا "اچھا پہلے تم چلو- مین تمھارے بعد آؤن گا"
عورت" نہین- اب غور کرنے سے مجھے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تم چلو- مین یہان سے دیکھتی رہون گی کہ تم صحیح و سالم نیچے پہونچ گئے یا نہین- مجھے پورا یقین ہے کہ میرے اُتر جانے کے بعد تم سے مارے خوف کے ہرگز ایسی جرأت نہ ہو گی کہ ایسے خطرناک غار مین اُترو- اِس لیے تم پہلے چلو تمھارے بعد مین اُترون گی"
قیدی" اچھا کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہم اِس زینے سے ہو کے نکل چلین؟ سب کنجیان تو تمھارے پاس موجود ہی ہین"
عورت" بزدل اور ڈرپوک شخص! قلعے کے پہرے کے سپاہیون سے بچ کے تم کیسے نکل سکو گے؟ اب سوا اس کے کہ ہم دونون اِس غار کے ذریعے سے اُتر کے نکل چلین اور کوئی تدبیر نہین ہے" اور یہ کہتے ہی اُس نے کنجیون کا گچھا نودر سے باہر پھینک دیا-
قیدی" اچھا یہی سہی" یہ کہہ کے اُس نے رسّی کو خوب مضبوط پکڑا اور

بہت ہی احتیاط کے ساتھ اندھا پھیل کے اُترنے لگا۔

عورت جھک کے اُسے غار مین اُترتے دیکھتی رہی تھوڑی دیر مین قیدی غار کے اندھیرے مین غائب ہوگیا۔ اُس کے بعد کچھ دیر تک رسّی کھنچی رہی اور ہلتی رہی۔ اور پھر بالکل ڈھیلی ہو گئی۔

عورت نے دل مین خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے اب وہ صحیح وسالم غار کی تہ مین پہونچ گیا اور بغیر کسی پس و پیش کے خود بھی رسّی پکڑ کے غار مین اُترنے لگی۔ مگر تھوڑی ہی دور نیچے گئی تھی کہ اُس کے پاؤن ایک چٹان پر ٹک گئے جو باہر نکلی ہوئی تھی۔ ساتھ ہی یہ معلوم ہوا کہ کسی نے بڑی زور سے اُسکا داہنا بازو پکڑ لیا۔

ساتھ ہی آیور کی غضبناک آواز اُس کے کانون مین آئی جو کہہ رہا تھا "چڑیل۔ اب تو مجھ سے بچ کے کہان جائے گی؟"

یہ کہتے ہی اُس نے عورت کو اُٹھا کے پتھریلی زمین پر دے مارا۔ اُس کے دونون ہاتھ اور بازو ایک رسّی سے کس کے باندھ دیے۔ اب عورت کے کان مین ذرا فاصلے سے اُس قیدی کی آہ وزاری کی آواز آئی۔ اور سمجھ گئی کہ میری طرح وہ بھی پکڑ لیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ اندھیرا گھُپ تھا اسلیے دکھائی کچھ نہ دیتا تھا۔

آیور نہایت ہی غیظ وغضب کے ساتھ کہہ رہا تھا "افسوس! مین کیسا بیوقوف تھا کہ دم بھر مین اُلّو بن کے تیری باتون مین آگیا۔ مگر بوڑھی چڑیل۔ اب مین تجھے اِس کی پوری پوری سزا دونگا۔ مین قسمت سے بچ گیا۔ ورنہ تو نے میری جان لینے مین کوئی کسر نہین اُٹھا رکھی تھی!"

یہ کہتے ہی وہ عورت کو اُسی چٹان پر اندر کی جانب تھوڑی دور تک گھسیٹ لے گیا۔ اور اُس کے پاؤن بھی کسی چیز مین خوب مضبوط باندھ دیے اور اس ٹھنڈی چٹان پر اُسی طرح اُسے پڑا ہوا چھوڑ کے چلا گیا۔ اُس کے پاؤن کی چاپ سے عورت کو معلوم ہوا کہ وہ تھوڑی دور تک تو اُسی چٹان کے غار مین گیا۔ اور پھر ایک زینے پر چڑھ گیا۔ یہ وہ پہلے ہی سن چکی

تھی کہ اِس کنوین کے اور بھی راستے ہین جو قلعے کے دوسرے مقامات سے آئے ہین- اور اب اُسے یقین تھا کہ یہ کنوین کا وہی نیچے کا راستہ ہے جہان مین بندھی پڑی ہون-

اب آیلور کے پاؤن کی چاپ نہین سُنائی دیتی تھی- اور جب اُسے گئے بہت دیر ہو گئی تو عورت نے کہا" دوست قیدی- کہان ہو؟"

قیدی "تمھارے قریب ہی ہون- لیکن میرے ہاتھ پاؤن بندھے ہوئے ہین اور جس رسی مین بندھے ہین وہ ایک لوہے کے کڑے مین بندھی ہوئی ہے جس پر میرا سر رکھا ہے- اب بھی کوئی ایسی تدبیر ہے کہ ہماری جان اِس عذاب سے چھوٹے؟ اور جو نہین ہے تو مین مجبور ہون کہ اِس بیکار و بے نتیجہ ہمدردی پر تمھین بُرا بھلا کہون اور گالیان دون"

عورت "تم بڑے ناشکرے آدمی ہو- اور اِس قابل نہین کہ تمھارے ساتھ کوئی ہمدردی کرے"

قیدی "مگر اِس وقت تو تمھاری ہمدردی نے میری مصیبتین بجائے کم کرنے کے اور بڑھا دین" اور یہ کہہ کے وہ پہلے سے زیادہ زور زور سے رونے اور چلانے لگا-

انھین چند باتون پہ اِن دونون اسیران بلا کی گفتگو کا خاتمہ ہو گیا- اور ایک گھنٹے سے زیادہ گزر گیا- جس مدت مین عورت تو بالکل خاموش پڑی تھی- مگر قیدی مسلسل روتا پیٹتا رہا تھا- اب پھر زینے پر سے کسی کے پاؤن کی چاپ آنے لگی- اور معلوم ہوا کہ کوئی شخص زینے سے اُتر کے آرہا ہے- اور جیسے ہی وہ پچھلے زینے سے اُترا غار مین روشنی ہو گئی- اِس لیے کہ اُس کے ہاتھ مین ایک چراغ تھا- اب عورت نے دیکھا کہ پہلے اُوپر والے گلیارے کی طرح یہ بھی ایک تنگ گلیارا ہے جس کے خاتمے پر وہ غار ہے- مگر اِس غار کا سرا اُتنا خطرناک نہین جس قدر کہ اُوپر والے غار کا سرا تھا- کیونکہ اِس گلیارے کے خاتمے پر غار کے دہانے سے تقریباً دو فٹ آگے نکلا ہوا ایک برآمدہ ہے جس

سے آیور نے اپنے قیدی اور عورت دونوں کو نیچے اُترتے وقت آسانی سے پکڑ لیا۔

اب چراغ کی روشنی میں دونوں اسیروں نے دیکھا کہ اوپر کے خلاف یہاں کے تہ خانے میں چار جُدا جُدا کوٹھریاں ہیں جن کے دروازے آہنی اور خوب مضبوط ہیں جن میں قفل لگے ہوئے ہیں اور دیواروں میں اِن دونوں قیدیوں کی رسیاں باندھ دی گئی تھیں۔ یہ بھی نظر آیا کہ جو شخص چراغ لایا وہ آیور ہی تھا۔ اور اُس کے ہاتھ میں کنجیوں کا ایک بہت ہی بڑا گچھا تھا۔

آیور ”(نہایت ہی طیش و غضب سے) ”تم نے اوپر کے تہ خانے اور اُس کے راستے کی کنجیاں باہر پھینک دی تھیں۔ مگر لو دیکھو میں اِس تہ خانے کی کنجیاں لے آیا۔ اور اب یہ ہولناک کوٹھریاں جو اُس سے بدرجہا زیادہ اذیت رسان ہیں تم دونوں کے لیے کھل سکتی ہیں۔ اُفوہ! حرام زادی چڑیل! تو تو اپنے دل میں سمجھ گئی ہوگی کہ میرا کام تمام کر دیا۔ لیکن گرتے وقت خوش قسمتی سے میرے ہاتھ میں رسی آگئی۔ جس کی مدد سے میں آہستہ آہستہ اُتر کے آسانی سے یہاں صحیح و سالم پہونچ گیا۔ اور اگر میں تیری آرزو کے مطابق گر کے مرگیا ہوتا تو واقعی تیری باتوں یقین آجانے کی مجھے کافی سزا مل گئی ہوتی۔ خیر اب جیسے ہی میرے میک آلپین سردار قلعے میں واپس آئیں گے میں اُن سے سارا واقعہ صاف صاف بیان کر دوں گا۔ اور اِس جرم کی سزا میں وہ کل ہی تم دونوں کو پھاٹک کے اوپر والے بُرج پر پھانسی دیدیں تو اس میں میرا کوئی قصور نہ ہوگا۔“

یہ کہہ کے اُس نے دو کوٹھریوں کے قفل کھولے اور مرد قیدی کو گھسیٹ کے ایک میں کر دیا۔ اور عورت کو اُس سے زیادہ بے رحمی کے ساتھ گھسیٹ کے دوسرے میں ڈال دیا۔ جس کے بعد آہنی دروازے بڑے زور و شور کی آواز کے ساتھ بند ہوئے۔ اور اُن کی کرخت آواز دیر تک پہاڑی تہ خانے میں گونجتی رہی۔ مرد قیدی تو اپنی وضع کے مطابق جوش و خروش سے گالیاں دیتا رہا۔ مگر عورت بالکل خاموش تھی۔ دروازے بند کرنے کے بعد آیور باہر کھڑا ہو کے کہنے لگا ”تم نے تدبیر بہت ہی اچھی سوچی تھی اور ویسی چالاکی سے کام لیا تھا کہ تمھارے کامیاب

ہونے دینے کو ئی کسر نہیں باقی رہی تھی - مگر جس وقت تم اور یہ لڑکی اپنی خیالی کامیابی پہ خوش ہو رہی تھیں اُس وقت تمہیں اس کی خبر نہ تھی کہ پھر میرے ہاتھ مین گرفتار ہونے والی ہو- مین غار کے اوپر برآمدے مین کھڑا سُن رہا تھا کہ تم نے کنجیان غار کے اندر پھینک دین اور ساتھ ہی مجھے یقین ہو گیا کہ اب سوا اس رسّی کے تمھارے نکلنے کا اور کوئی ذریعہ نہین- نتیجہ یہ ہوا کہ تمھارے وہ دل خوش کن منصوبے سب خاک مین مل گئے- اور اگر میرے اختیار مین ہوتا تو کل ہی صبح کو اوپر لیجا کے تم دونون کمبختون کو پھانسی دیدیتا- خدا کی پناہ! مجھے رہ رہ کے غصہ آتا ہے- اور جی چاہتا ہے کہ اپنا سر دیوار سے ٹکرا کے توڑ لون کہ ایسا بیوقوف کیون ہو گیا تھا کہ تیری فریب کی چکنی چپڑی باتون مین آگیا۔"

یہ کہہ کے آیور چلا گیا- اور قیدی پھر اندھیرے گھپ مین تھے-

اُنیسوان باب

کنیتھ کا کمرہ

قصر النڈیل پر میک آلپین کے قزاقانہ حملے کو دو دن ہو چکے ہین- اس اثنا مین پیش بندی کے طور پر اِس بات کی پوری تدبیرین کر لی گئی ہین کہ پھر ایسا حملہ نہ ہونے پائے-

مارکوس النڈیل اور آرل گلن گائل دونون نہایت ہی پریشان بلکہ ایک حد تک ناراض تھے کہ اُن کے نوکرون نے برادران میک آلپین کو گرفتار کیون نہ کر لیا- تاکہ اُنھین اِس گستاخی کی پوری پوری سزا دیجاتی خصوصاً مارکوس تو اس قدر برافروختہ تھے کہ اِس بات پہ آمادہ ہو گئے کہ اپنے علاقے کے تمام نوکر چاکرون اور کاشتکارون کو جمع کر کے فوراً قلعہ میک آلپین پہ دھاوا کرین - مگر مارکوس نے اُنھین سمجھا بجھا کے روکا- اور بتایا کہ قلعہ میک آلپین اِس قابل نہین کہ کوئی اُسے فتح کر سکے - از منۂ ماضیہ مین بارہا یون محصور رہا- اور اتنے زمانے تک محاصرے کو برداشت کرلے گیا کہ ہائی لینڈ کا کوئی اور

قلعہ ہرگز نہ برداشت کرسکتا۔ مارکوس کے بتانے سے اُنھیں یہ بھی معلوم ہوا کہ بارہا یہ واقعہ پیش آیا کہ محاصرہ کرنے والی فوجون کو یقین ہوگیا کہ قلعہ مین اب غلہ اور سامان رسد بالکل ختم ہوگیا ہے مگر محصورین نے قلعہ کی چوٹی پر غلہ اور دیگر اشیا کے بڑے بڑے انبار دکھا دیے اور محاصرہ کرنے والون کو یقین آگیا کہ قلعہ کے اندر اتنا سامان موجود ہے کہ کبھی ختم نہین ہوسکتا۔ آخر ان باتون کو سُن کے ارل گلن گائل کو مجبوراً اپنا ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔ لیکن پھر بھی وہ اپنے ارادے سے باز نہین آئے فقط چند روز کے لیے اُسے ملتوی کردیا۔ اور اِس کی وجہ یہ تھی کہ اُنھین انڈلف اور ایتھ میک آلپین کی گستاخیون پر تھوڑا غصہ نہ تھا۔

ہم کسی گذشتہ باب مین بیان کرآئے ہین کہ اُس چور دروازے کے پاس کے واقعات جب ارل گلن گائل کے سامنے بیان کیے گئے تو اُنھین سب سے زیادہ حیرت اس بات پر ہوئی کہ کنیتھ کیونکر چھوٹ کے وہان پہونچ گیا؟ لیکن اس کے بعد مارکوس انڈڈل کے علم سے جب تحقیقات ہوئی تو یہ ظاہر ہوا اور ارل کو بھی اس کا یقین آگیا کہ کنیتھ اُس رات کو دغابازی اور سکاری سے قید خانے سے نکل بھاگا تھا۔ اور عین اُس وقت جبکہ وہ چور دروازے سے نکل کے بھاگنے کو تھا میک آلپین بدمعاشون نے حملہ کردیا۔ ارل گلن گائل کو اپنے بیٹے کا بیحد صدمہ تھا۔ اور اس کا بھی بڑا رنج تھا کہ میک آلپین نے اوی لینا کو لے بھاگنے کی کوشش کی۔ اس کے ساتھ ہی یہ خیال کرکے بڑا قلق ہوتا تھا کہ وہی کنیتھ جس نے میری بیٹی کو بچایا ہے میرے بیٹے کا قاتل ہے۔ ان سب واقعات نے اُن کو اس قدر پریشان اور بدحواس کردیا تھا کہ وہ کنیتھ کے نکل بھاگنے کے معاملے پر کافی طرح سے غور نہ کرسکے۔ اور بے سمجھے مان لیا کہ واقعی کنیتھ نے نکل بھاگنے کا ارادہ کیا ہوگا۔ اور موجودہ واقعات کے لحاظ سے اُنھون نے اِس بات کو مناسب نہ جانا کہ خود جاکر کنیتھ سے ملین۔ خصوصاً اِس خیال سے کہ وہ خود اُس کو اپنے بیٹے کے قتل کا ملزم ٹھہرا کے سارا ماجرا اڈنبرا مین محکمۂ نیابت اور محکمۂ عدالت کے عہدہ داروں کے پاس لکھ کے بھیج چکے تھے۔ لیکن اگرچہ بذات خود وہ کنیتھ کے پاس اپنی بیٹی کے بچانے کا شکریہ ادا کرنے کو نہین آسکے مگر اپنی جانب سے

ارسولا کو حکم دیا کہ اچھی طرح کنفتھ کی تیمار داری کرے۔ اور دیکھتی رہے کہ اُسے کسی چیز کی ضرورت تو نہین ہے۔

ہم اِس باب کے شروع مین کہہ چکے ہین کہ اُس واقعے کو اب دو دن گزر گئے ہین۔ مارمور کے علاج اور ارسولا کی تیمارداری سے کنفتھ کو اُس چوٹ سے جو چور دروازے کے ہنگامے مین لگی تھی بہت زیادہ تکلیف نہین برداشت کرنی پڑی۔

ایک ایسے وقت جب کہ مارمور کمرے مین نہ تھا ارسولا نے ہمارے نوجوان بہادر کو اطلاع دی کہ مارکوس النڈیل ایک گھنٹے کے اندر تم سے ملنا چاہتے ہین۔ کنفتھ کو یہ سُن کے نہایت تعجب ہوا۔ اگرچہ ابھی وہ نہایت ہی ناتوان تھا مگر کوشش کر کے تکلیف کے ساتھ سر کو تکیے پر سے اُٹھایا اور غور سے ارسولا کی صورت دیکھ کے پوچھا: "ایں۔ اچھی! ارسولا اب لارڈ صاحب مجھ سے کیا چاہتے ہین؟ اور ہان تم جانتی ہو کہ وہ خط جس نے میری تمام امیدون کا خاتمہ کر دیا خود لیڈی اوی لینا نے لکھا تھا؟ اس خط کو مارکوس صاحب ہی نے لا کے مجھے دیا تھا۔ جس کی بنا پر مین یہان سے بھاگ جانے پر آمادہ ہو گیا۔ تم لیڈی اوی لینا کے تمام دلی رازون سے واقف ہو۔ مگر ابھی تک تم نے مجھے یہ نہین بتایا کہ ——"

ارسولا: "نہین۔ پیارے بچے۔ مین یہ بات تم سے نہین کہہ سکتی۔ مین تم پر کسی طرح نہین ظاہر کر سکتی کہ وہ خط میری پیاری مالکہ سے کیونکر لکھوایا گیا۔ مین تم سے کئی بار کہہ چکی ہون کہ اس بارے مین مجھ سے کوئی سوال نہ کرنا۔ اور اگر تم یہ پوچھتے ہو کہ مارکوس النڈیل کیون تم سے تھوڑی دیر تک تنہائی مین باتین کرنا چاہتے ہین تو اس کا بھی میرے پاس کچھ جواب نہین ہے۔ مگر میرا گمان ہے کہ وہ تم سے یہ دریافت کرین گے کہ پرسون رات کو یہان سے بھاگ جانے کے بعد پھر تم اِس قصر مین کیونکر واپس آ گئے تھے؟ اور عین اُس وقت چور دروازے پر پہونچے جب کہ میک السپین اپنا جرم کر کے نکل رہے تھے۔"

کنتھ "اگر اُنھون نے مجھ سے یہ پوچھا تو مین یہ جواب دونگا۔ کہ اُس رات کو میرے تمام افعال کی رہبری خدا کی طرف سے ہوئی۔ پس اس کے سوا مین کچھ نہین کہہ سکتا اور نہ مجھے کہنا چاہیے۔"

اُرسولا "غریب لڑکے!" یہ کہہ کے وہ کنتھ کے بستر کے پاس سے واپس گئی تو آہستہ آہستہ کہتی جاتی تھی "مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک اِس کے دماغ مین خلل باقی ہے۔ بعض اوقات یہ ایسی باتین کرنے لگتا ہے جو ایک عجیب راز ہوتی ہین۔ اور بالکل سمجھ مین نہین آتین۔"

عین اُس وقت آہستہ سے دروازہ کھلا اور نظر آیا کہ مارکوس النڈیل اندر جھانک رہے ہین۔ وہ اِس بات کا اطمینان کرکے کہ کنتھ کے پاس ارسولا کے سوا اور کوئی نہین ہے اندر داخل ہوے۔ اور خادمہ سے اشارہ کیا کہ باہر جاؤ۔ وہ جب دروازے سے جانے لگی تو آہستہ سے اُس کے کان مین کہا "دیکھتی رہنا کہ کوئی شخص اِس کمرے کے پاس نہ آئے۔"

ارسولا کو اگرچہ مارکوس النڈیل سے قطعی نفرت تھی مگر وہ قصر کے مالک تھے اِس لیے اُن کی نافرمانی کی جراءت کیسے کر سکتی؟ ادب سے جواب دیا "آپ کے حکم کے خلاف نہ ہوگا۔" اور کمرے سے نکل گئی۔

اب مارکوس کنتھ کے پاس آئے اور کہا "نوجوان شخص۔ تم نے جس جراءت و استقلال کے ساتھ آرل گلن گائل کی بیٹی کو بچایا ہے اُس کی بے شک تعریف نہین ہو سکتی۔ اور اُس کے لیے مین اور اُن کے باپ دونون تمھارے نہایت شکر گذار ہین۔ لیکن اب جبکہ تم مین اتنی قوت آگئی ہے کہ آسانی کے ساتھ باتین کر سکو اور اپنے خیالات کو مجتمع کرکے جواب دے سکو تو ضرورت ہے کہ چند نہایت اہم معاملون مین مین تم سے گفتگو کر لون۔ پہلے تو یہ بتاؤ کہ پرسون رات کو انگلستان جاتے جاتے تمھارے دل مین کیا انقلاب ہوا کہ تم نے اپنا خیال بدل دیا۔ اور اُس کی وجہ سے یہی نہین ہوا کہ تم نے لیڈی ادری لینا کے ہاتھ کی لکھی ہوئی درخواست کو کمال بے اعتنائی سے مسترد کر دیا بلکہ اُس سے زیادہ سنگین جرم مین مبتلا ہو گئے۔ کیونکہ اس مین شک نہین کہ اپنا خیال بدلنا

دینے سے تم نے ایسا کام کیا جس کی وجہ سے تم کو خود اپنے ہاتھ خون مین رنگنا پڑے۔"

کنتھ "این! کیا اپنی حفاظت مین کوئی فعل کرنا جرم مین داخل ہے؟"

کنتھ کے خیال مین آیا کہ شاید مارکوس اُس موقع کی طرف اشارہ کر رہے ہین۔ جب پہلی بار جنگل کی طرف اور سڑک کے موڑ پر اُس سے میک لین سے مقابلہ ہوا تھا۔

مارکوس "نوجوان شخص۔ کیا تمھارا یہ مطلب ہے کہ میرے اُن نوکرون نے تم پر پہلے حملہ کیا تھا؟ نہین۔ نہین۔ یہ نہین ہو سکتا۔ تم ہی نے اُن پر تلوار اُٹھائی ہوگی۔"

کنتھ۔ (نہایت تعجب سے) "لارڈ صاحب مین آپ کا مطلب نہین سمجھا"

مارکوس "خدا کی قسم کنتھ شیطان کو بھی تم سے زیادہ بننا نہ آتا ہوگا! کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میرے دونون خدمت گار تمھارے ہاتھ سے نہین مارے گئے؟ کیا تم مجھے یہ یقین دلانا چاہتے ہو کہ اُن کی لاشون کو بیچ سڑک پر سے جہان وہ مارے گئے تھے تم نے گھسیٹ کے جھاڑی کے اندر نہین ڈال دیا؟ آج ہی چند گھنٹے ہوئے کہ اُن کی لاشین جنگل کے چوکیدار کو ملین۔ اِس مین کوئی شک نہین کر سکتا کہ اُن کو تم ہی نے مار ڈالا ہوگا۔ لیکن فقط تمھاری خاطر سے مین اِس وقت تک اس معاملے مین اپنی زبان روکے رہا۔ اور لوگون کو اِس بھلاوے [illegible] ڈال دیا ہے۔ کہ اُنھین ڈاکوون نے قتل کیا۔ لیکن اگر تمھارا یہی طرز عمل رہا اور اِس معاملے مین انکار ہی کرتے رہے تو پھر مین بھی دامن جھاڑ کے الگ ہو جاؤن گا اور تمھارے بچانے کی کوشش نہ کرونگا۔ تمھارا یہ نیا جرم اُس پہلے جرم کی تائید کرے گا۔ اور اسی بات کے ثبوت مین پیش کیا جائے گا کہ لارڈ ملکم کو مار ڈالنے کے بعد جب اُس الزام سے بچنے کے لیے تم چھپ کے بھاگے تو اُن لوگون نے تمھارا تعاقب کیا اور تم نے اُنھین بھی مار ڈالا۔"

مارکوس کی اِس تقریر کو جسے وہ بڑی تیزی کے ساتھ اور جوش کے لہجے مین کر رہے تھے کنتھ تعجب آمیز خاموشی سے سنتا رہا۔ اور جب وہ کہہ چکے

تو نہایت متانت کے ساتھ بولا "لارڈ صاحب۔ آپ کہتے ہین کہ دونون آدمیون کی لاشین جو پرسون رات کو میرے ساتھ گئے تھے جنگل مین پائی گئی ہین۔ یہ تو مین خود جانتا ہون کہ وہ مارے گئے۔ لیکن وہ میری حمایت مین اور میری طرف لڑتے ہوے مارے گئے نہ میرے ہاتھ سے۔ جنگل کے قریب سڑک پر میک آلپین کی جماعت سے ہم سے مقابلہ ہو گیا۔ اور یقیناً اُس وقت آدھی رات کو وہ لوگ اِسی قصر پر حملہ کرنے کے لیے آ رہے ہون گے۔ اُسی لڑائی مین دونون آدمی جن کو آپ نے میرے ساتھ کر دیا تھا مار ڈالے گئے۔ اور بظن غالب میک آلپین لوگون ہی نے اُن کی لاشون کو کھینچ کے جھاڑی کے اندر ڈال دیا ہو گا۔ جہان وہ آج ملین۔ مجھے اُس لڑائی مین کسی قسم کی چوٹ آئی۔ اور نہ کوئی زخم لگا۔ پھر اُس کے بعد مین قصر السنڈیل کی طرف واپس آیا۔ اور مین اُس وقت پہونچا جب کہ سر انڈلف لیڈی اوی لینا کو چور دروازے مین سے نکال کے لیے جاتے تھے۔"

کنتھ یہ بیان کر رہا تھا اور مارکوس السنڈیل اُس کے چہرے کو نہایت ہی غور سے دیکھ رہے تھے۔ گویا اِس بات کا اندازہ کرتے تھے کہ اُس کے دل مین کس قسم کے خیالات گزر رہے ہین۔ مگر کنتھ کی نظرون سے ویسی ہی سچائی اور راستبازی ظاہر ہوتی تھی جیسی صفائی سے کہ وہ زبان سے بیان کر رہا تھا۔ اور گو کہ مارکوس ہاجی نہ چاہتا تھا مگر اُنھین مجبوراً ہمارے نوجوان کے بتائے ہوئے واقعے مان لینا پڑا۔ مارکوس کے دل مین پہلے یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ کنتھ ہی نے میرے نوکرون کو مار ڈالا ہو گا۔ مگر اب کنتھ کے بتانے سے معلوم ہوا اور اُنھین یقین بھی آ گیا کہ ایسا نہین ہے۔ لیکن کنتھ کو بے گناہ تسلیم کر لینا اُن کے اغراض و مقاصد کے خلاف تھا۔ اُنھون نے مصمم ارادہ کر لیا کہ جہان تک بنے بدقسمت نوجوان کے خلاف واقعات اور بدترین الزامات کو قائم کر دین۔ کیونکہ اُنھین اُمید تھی کہ فقط اِسی طریقے سے مین کنتھ کو بالکل اپنے بس مین کر کے اور اُس کی زندگی کو اپنے رحم پر منحصر ثابت کر کے اُسے انگلستان بھاگ جانے پر مجبور کر سکون گا۔ یہ سُن کے ہمارے ناظرین کی سمجھ مین آ گیا ہو گا کہ مارکوس نے جان بوجھ کے کنتھ کے بیان کو کیون غلط بتایا۔

مارکوس:۔ "نوجوان شخص! بے شک تمھارا فقرہ بہت ہی قابلِ تعریف ہے۔

مین تمھاری تعریف کرتا ہون کہ یہان سے اپنے جانے اور اُسی وقت میک آلپین کو بھی قلعے کے باہر دیکھ لینے سے فائدہ اُٹھا کے تم نے میرے ملازمون کے قتل کا الزام اُن کے سر خوب تھوپ دیا۔ مگر تم مجھے دھوکا نہین دے سکتے۔ کیونکہ یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ ایک ایسی لڑائی مین جس مین میرے ایسے بہادر اور وفادار سپاہی مار ڈالے گئے ہون تم بغیر چوٹ یا زخم کھائے بچ کے نکل جاتے"

کنتھ "مگر لارڈ صاحب۔ یہ واقعات جو مین نے بیان کیے بالکل سچ ہین"

مارکوس "اچھا تھوڑی دیر کے لیے مین سچ بھی مانے لیتا ہون۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ تم اِس قصر کی طرف واپس کیون آئے؟ تم تو انگلستان جا رہے تھے؟ تمھارے وہ سب پُرجوش ارادے کیا ہوئے جن کی بنا پر تم کہہ رہے تھے کہ مین لیڈی اوی لینا کی خوشی پر اپنے آپ کو قربان کر رہا ہون!"

کنتھ "ایک قوت نے جو مجھ پر غالب تھی اور ایک اثر نے جو میرے ارادون پر حاوی ہو گیا تھا مجھے اِس قصر کی طرف واپس آنے پر مجبور کر دیا"

مارکوس "خوب۔ تم نے یہ بات بھی ویسی ہی خوبی کے ساتھ بنائی جس طرح کہ میک آلپین کا قصہ تصنیف کر لیا تھا"

کنتھ (نہایت متانت کے ساتھ) "مگر لارڈ صاحب جو کچھ مشہور ہو رہا ہے اگر وہ سچ ہے تو اُس غیر معمولی قوت اور اثر کے کرشمے اسی قصر کے کھانے کے کمرے مین آپ بھی بہت کچھ دیکھ چکے ہین۔ ایک مرتبہ آج سے تیئیس سال پہلے اور پھر اگلی کرسمس کی دعوت کے موقع پر۔ مین پھر کہتا ہون کہ اُن خلاف قیاس واقعات کو جھوٹا نہ جانیئے"

مارکوس (متحیر ہو کے) "نوجوان شخص مین نہین سمجھا تمھارا کیا مطلب ہے؟" مگر ساتھ ہی ایک غیر معمولی خوفناک تیرگی مارکوس کے چہرے پر چھا گئی۔

کنتھ "بس اب اِس معاملہ مین زیادہ گفتگو نہ کیجیے۔ آپ اِس کمرے مین مجھ سے کچھ سوالات کرنے کو تشریف لائے تھے۔ لیکن آپ کے ہر سوال کا جو سچا جواب مین نے دیا آپ نے اُسے جھوٹا جانا۔ اور حقارت کے ساتھ رد کیا۔ تو زیادہ پوچھنے گچھنے کی کیا ضرورت ہے؟ آہ! لارڈ صاحب! اگر آپ اِن

تمام واقعات کو اُنھین کی حالت پر چھوڑ دین - اور جو واقعات جس عنوان سے پیش آتے جائین اُنھین اسی طرح پیش آنے دین تو گو کہ ابھی وہ باتین بالکل راز سربستہ معلوم ہوتی ہین - مگر مجھے کامل یقین ہے کہ آپ کا انتظار کرنا بیکار نہ جائے گا۔"

مارکوس:- "بوڑھا قوال مار سور کہتا تھا کہ تم سرسامی کیفیت مین عجیب باتین بکتے تھے - معلوم ہوتا ہے کہ اِس وقت تک اُس بخار کا اثر تمھارے دماغ مین باقی رہ گیا ہے۔"

کنتھ:- "نہین لارڈ صاحب - اِس وقت میرا دماغ ویسا ہی صحیح اور درست ہے جیسا کہ خود آپ کا۔"

مارکوس:- "ایسا ہے تو پھر جو بات تمھارے فائدے کی اور تم سے سمجھا کے کہی جائے گی اُسے شاید تم مان لو گے؟ اچھا بتاؤ اِس پر راضی ہو کہ اِسی وقت یہان سے بھاگ جاؤ اور انگلستان مین جا کے دم لو؟"

کنتھ:- "این - پھر وہی بات! نہین - جناب لارڈ صاحب مجھے اب معلوم ہو گیا ہے کہ یہ بات میری قسمت مین نہین ہے - مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ ایسا نہین ہو سکتا - مین اب یہین ٹھہر کے واقعات کا انتظار کرون گا۔ غالباً واقعات خود ہی مکمل ہو کے ایسا نتیجہ نمایان کر دین گے جو خُدا کی مرضی کے موافق ہو گا۔"

مارکوس- (غصے کی نگاہون سے دیکھ کے) "ضدی لڑکے! تو اب تیرا یہی فیصلہ ہے؟"

کنتھ:- (متانت سے) "بے شک مین نے یہی فیصلہ کر لیا ہے۔"

مارکوس:- "کیا تم لیڈی اوی لینا کی مرضی اور خواہش کی بھی قدر نہین کرتے؟ کیا تمھین اِس بات کا یقین نہین ہے کہ جو کچھ مین کہہ رہا ہون اور جس بات کے لیے تم سے التجا کرتا ہون وہ پرسون رات کی طرح آج بھی خاص اُنھین کی مرضی کے مطابق ہے؟"

کنتھ:- "لیکن ایسے اہم معاملے مین کوئی کارروائی کرنے سے پہلے مجھے نہایت ضرور معلوم ہوتا ہے کہ خود لیڈی اوی لینا کی زبان سے سُن لون کہ وہ مجھ سے ایسی خواہش کرتی ہین۔"

مارکوس "تمھارے الفاظ سے پایا جاتا ہے کہ ایک نہایت ہی ذلیل طریقہ سے تم بہانہ پیدا کرنا چاہتے ہو کہ اُس نازنین سے باتین کرو جسکی نسبت میرے ساتھ ٹھہر چکی ہے۔ مگر یہ نہایت درجہ ذلیل خواہش ہے اور مناسب نہین"

کنتھ "لارڈ صاحب! محض اس وجہ سے کہ مین کمزور ہون بستر مرض پر پڑا ہون۔ اور اُٹھ نہین سکتا مجبور ہون کہ آپ کی باتین سُن لون۔ لیکن مین بھی آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہون کہ اِس ذلیل اور بزدلانہ طریقے سے آپ خواہ مخواہ اِس کمرے مین کیون بیٹھے ہوئے ہین کیونکہ اب آپ کے الفاظ سے میری توہین اور مجھ سے نفرت ظاہر ہونے لگی ہے"

مارکوس "اخاہ! میرے ہی گھر مین اور مجھ ہی سے یہ سخت کلامی!"

کنتھ۔ (نہایت متانت سے) "مہمان نوازی اور یہ [illegible] معمولی انسانی تہذیب اِس بات کی مقتضی ہے اور مجھے یقین دلاتی ہے کہ جب تک مین بیماری کی حالت مین اِس کمرے مین پڑا ہون اُس وقت تک یہ کمرہ میرا ہے"

مارکوس "اچھا خیر ان! قون سے کچھ غرض نہین۔ اب تم میرا فیصلہ سُن لو۔ لیڈی ادی لینا کی خواہش کے مطابق مین تم سے درخواست کرتا ہون کہ فوراً انگلستان چلے جاؤ۔ اور یون اُس خوفناک الزام کے نتیجے سے جو لارڈ ملکم کے قتل کی نسبت تم پر عائد کیا گیا ہے بچو۔ اس لیے تم کو تیار ہو جانا چاہیے کہ جس طرح بنے آج ہی رات کو سرحد انگلستان کی طرف کوچ کر دو۔ لیکن اگر تم یہ طریقہ اختیار کرنے سے انکار کرتے ہو تو تمھین سمجھ لینا چاہیے کہ مین تمھارا نہایت ہی سخت اور بدترین دشمن ہون۔ اور تمھارے ساتھ مین اس قدر نفرت اور ایسی حقارت کے ساتھ پیش آؤنگا اور ایسی بے رحمی کا سلوک کرونگا کہ تمھاری باقی ماندہ زندگی کا ایک گھنٹہ طرح طرح کی تکلیفون۔ اذیتون اور نا امیدیون سے لبریز ہوگا۔ تم کو فقط ایک ہی قتل کا الزام لگانے پر ہی بس نہ کرونگا بلکہ اِس کمرے سے نکلتے ہی مشہور کر دونگا کہ تم نے مجھے لاڈنم پلا کے اپنے جرائم کا اقرار کر لیا ہے۔ ہان۔ اسی وقت یہان سے جا کے سب سے کہہ دونگا کہ تم نے خود اپنی زبان سے

اقرار کر لیا اور قبول کر لیا کہ میرے دونون وفادار نوکرون کو بھی تم ہی نے دغابازی کے ساتھ قتل کر ڈالا۔"

کنتھ۔ (ایک جوش کے ساتھ بستر پہ اُٹھ کے) "افوہ! لارڈ صاحب آپ اتنے بڑے شیطان ہین؟"

مارکوس۔ "گستاخ نوجوان! اپنی [illegible] اور بیہودہ گفتگو اپنے ہی تک رکھ۔ مگر مین صاف صاف کہے دیتا ہون کہ اگر تو نے میری مرضی کے خلاف کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تو بے شک مین تیرے حق مین ایک بدترین شیطان ہی بن جاؤن گا۔"

کنتھ۔ "لیکن مین اُن تمام خوفناک جھوٹے الزامون سے جو آپ مجھ پر قائم کر رہے ہین یا آئندہ کرین صاف انکار کرون گا۔"

مارکوس۔ (ہنس کے) "انکار کرو گے! لیکن تمھاری بات کا یقین کون کرےگا؟ کون ہی جو میرے مقابلے مین تم کو سچا جانے؟ اور تم خود ہی دیکھ لو کہ واقعات تمھارے کس قدر خلاف ہین؟ سارے ضلع مین یہ مشہور ہی ہو چکا ہی کہ پرسون رات بغیر کسی مدد کے تم خود ہی قلعے سے نکل بھاگے۔ پھر۔ کون ہے جو اس بات کا یقین نہ کرے کہ میرے اُن دو ملازمون نے تم کو بھاگتے دیکھ لیا۔ وہ تمھارے تعاقب مین روانہ ہوئے۔ اور تم نے اُنھین مار ڈالا۔ یہ بھی یاد رکھو کہ بڈھا داروغہ انگیس وڈمن اقرار کرے گا کہ خود اُس نے تم کو بھاگتے دیکھا تھا اور اُن دونون آدمیون کو تمھارے تعاقب مین روانہ کیا تھا۔ یہ سب شہادتین تمھارے خلاف جمع ہو جائین گی۔ اور تم ساری دنیا کی نظر مین لارڈ ملکم کے اور میرے دو وفادار خادمون کے قاتل قرار پاؤ گے!"

کنتھ۔ (متانت سے) "لارڈ صاحب۔ آپ کے خیالات اگر ایسے ہی ذلیل و بیہودہ ہین اور آپ اسی طرح ہاتھ دھو کے میرے پیچھے پڑے ہین تو پھر میرے لیے سوا اس کے اور کوئی تدبیر نہین ہے کہ خدا پہ بھروسہ کرکے بیٹھ رہون۔"

مارکوس۔ "یہ سب ہے مگر تم انگلستان نہ جاؤ گے! اور میری بتائی ہوئی تدبیر پر عمل کرنے سے تمھین انکار ہے؟"

کنتھ۔ "لارڈ صاحب بے شک مجھے انکار ہے۔"

مارکوس:- "اچھا تو بس اس وقت سے تم مجھے اپنا نہایت ہی سخت اور بدترین دشمن سمجھنا"

یہ کہتے ہی مارکوس کمرے سے نکلے اور دروازہ بھیڑتے ہی آورد کے جوش سے چلا کے کہا۔ خدا کی پناہ! ایسا نوجوان۔ اور اس قدر کم عمر اور پھر اتنے بڑے گناہ! توبہ توبہ! معاذ اللہ!"

خادمہ ارسولا جو برآمدے مین کھڑی انتظار کر رہی تھی اُن کے یہ الفاظ سنتے ہی گھبرا کے بولی:- "لارڈ صاحب مریم عذرا کا واسطہ جلد بتلایئے کہ کیا ہوا؟"

مارکوس نے کنتھ کے کمرے کی طرف اشارہ کر کے کہا "اس نوجوان شخص نے جیسے جیسے ہولناک واقعات اس وقت میرے سامنے بیان کیے ہین اُن کو زبان پر لاؤن تو سر سے پاؤن تک کانپ جاتا ہون۔ ابھی اس نے میرے سامنے اقرار کر لیا کہ لارڈ ملکم کو اسی نے قتل کیا اور یہ بھی اقرار کرتا ہے کہ میرے اُن دونون وفادار خادمون کی جانین بھی اسی نے اپنے ہاتھ سے لین جن کی لاشین آج تھوڑی دیر ہوئی برآمد ہوئی ہین"

ارسولا:- "جھوٹ۔ لارڈ صاحب۔ بالکل جھوٹ۔ آپ اپنا مطلب نکالنے کے لیے بہت ہی ذلیل جھوٹی باتین بنا بنا کے بیان کرتے ہین۔ اور چاہتے ہین کہ اُس بدنصیب نوجوان کی جان لین۔ اُس نے مجھ سے صاف بیان کیا تھا کہ لارڈ ملکم کے معاملے مین وہ بالکل بیگناہ ہے۔ اور آپ کے دونون خادم تو میک کلین کے مقابلے مین مارے گئے"

مارکوس:- (غصے کے لہجے مین) "اخاہ! معلوم ہوتا ہے تو بھی اُس نوجوان کی چکنی چپڑی باتون مین آگئی ہے۔ اور اُس کی باتون کا یقین کر لیا۔ مگر ابھی ابھی میرے سامنے اُس نے بڑی عاجزی کے ساتھ اپنے گناہون کا اقرار کر لیا"

ارسولا:- "اچھا آپ سچے ہین تو ابھی چل کے اُس سے میرے سامنے دوبارہ کہلا دیجیے۔ مین مان لون گی"

مارکوس نے ذلیل عورت! میرے سامنے اور میرے منہ پر میری توہین کرتی ہے! جا دور ہو میرے سامنے سے! اور ابھی چلی جا- اور آیندہ خیال رکھ کہ مجھ سے ذی عزت رئیس کے سامنے کن آداب سے گفتگو کی جاتی ہے- مشکل نہین ہے کہ ارل گلن گائل سے کہہ کے مین تجھے اِس گھر سے نکلوا دون- جا اپنے کمرے مین جا اور کنتھ کے لیے اگر ضرورت ہوئی تو دوسری خادمہ بلا دی جائے گی"

ارسولا کچھ جواب دینا چاہتی تھی مگر دل مین خیال کیا کہ اب ایک لفظ بھی میری زبان سے نکلا تو مارکوس کو اور جوش آجائے گا- اس کے ساتھ دل مین ڈری کہ ایسا نہ ہو مین ہمیشہ کے لیے اپنی پیاری بیوی کی خدمت سے جُدا کر دی جاؤن بہرحال اِس اندیشہ سے خاموش رہی- اور مارکوس کے سامنے سے ٹل گئی-

اب مارکوس برآمدے مین اکیلے کھڑے تھے- چند لمحون تک سوچتے رہے کہ اب کیا کارروائی کرون اپنے اور کنتھ کے متعلق جو فیصلہ کر لیا تھا اس پر غور کر رہے تھے کہ کیونکر اُسے ہوشیاری- اور احتیاط کے ساتھ آگے بڑھاؤن-

اسی فکر مین تھے کہ برآمدے کے اُس طرف دارو غہ انگس فنٹن نظر آیا- اس وفادار خادم کی صورت دیکھتے ہی ایک بات دل مین آگئی- فوراً اُسے اشارے سے اپنے قریب بُلایا اور کہا "انگس- فوراً دوڑ کے ایک سپاہی کو تو بُلا لاؤ تاکہ یہان کنتھ کے کمرے کے دروازے پر کھڑا ہو کے پہرا دے اور اُسے اور اور سب سپاہیون کو جو یہان پہرے پر آئین تاکید کر دینا کہ خبردار کوئی کنتھ کے پاس نہ آسکے- اگر ضرورت ہو تو فقط ماموراُس کے علاج کے لیے آسکتا ہے- بس اور کسی کی ضرورت نہین- اور ماموراُس کو بھی حکم دے دینا کہ سوا علاج معالجے کے اور کسی قسم کی باتین کنتھ سے نہ کرے- مطلب یہ کہ کنتھ کو نہایت ہی سخت قید مین رکھا جائے-

انگس- (معنے خیز نگاہون کے ساتھ) "جی حضور مین سمجھ گیا"

اس کو پانچ ہی منٹ ہوئے ہون گے کہ ایک سپاہی کنتھ کے کمرے

کے دروازے پر لا کے کھڑا کر دیا گیا۔ لیکن چونکہ کنیتھ نے مارکوس کے جانے کے بعد اُن
کی برآمدے کی گفتگو نہین سنی اس لیے اُسے ایک گھنٹہ بھر کے بعد معلوم ہوا کہ میں قیدی
ہون۔ اُسے اِس کا پتہ اُس وقت لگا۔ جب مارمور رات کو دوا پلانے کے لیے آیا۔ اِس لیے
کہ بوڑھے قوال کے ساتھ سپاہی بھی اندر آیا۔ اور کنیتھ سمجھ گیا کہ خادمہ ارسولا میری
تیمارداری سے علحدہ کر دی گئی۔ میرے دروازے پر پہرا ہے۔ اور مین اب سپاہی
کی عدم موجودگی مین کسی سے بات نہین کر سکتا۔ غرض اُس نوجوان ملزم پر اب
صاف آشکارا ہو گیا کہ مارکوس النڈیل میری دشمنی اور انتقام پر آمادہ
ہین۔

اِسی اثنا مین مارکوس ارل گلن گائل کے پاس گئے اور یہ باتین اپنی
طرف سے بنا کے اُن سے بیان کرنے لگے۔

ابھی نوجوان کنیتھ نے درخواست کی کہ اُس کے کمرے مین جا کے مین
اُس سے ملون۔ مجھے مناسب نہ معلوم ہوا کہ اُس کی یہ ایک ادنےٰ سی درخواست
رد کر دی جائے۔ چلا گیا۔ اُس نے نہایت خوشامد اور عاجزی کے ساتھ مجھ سے
اس بات کی خواہش کی کہ مین اپنے اثر سے کام لے کے اُسے قانونی سزا سے
بچاؤن۔ اور وہ صاف صاف الفاظ مین اپنے جرم کا اقرار کرے۔ مین نے کہا
پہلے تم صاف صاف بیان کر دو پھر مجھ سے جہان تک ہو سکے گا کوشش کرون گا۔
یہ سُنتے ہی اُس نے اقرار کر لیا کہ واقعی لارڈ ملکم کو مین ہی نے قتل کیا۔ اور آپ
کے دونون نوکرون کو بھی مین ہی نے مار ڈالا۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ پرسون
رات کو جب کنیتھ یہان سے نکل کے بھاگا تو اُن لوگون نے اُس کا تعاقب کیا۔
اور اُسے پا لیا۔ اور راضی کیا کہ سیدھی طرح قصر مین پھر واپس چلا آئے۔ وہ لوگ
اُسے لیکر واپس آ رہے تھے کہ کنیتھ نے دھوکا دے کے دفعتہً ایک شخص پر
ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ وہ گرا اور مر گیا۔ اُس کے بعد پھر دوسرے شخص کو مغلوب
کرکے اُس نے قتل کر ڈالا۔ اتنے بڑے دو جرم کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے وہ
پچھتایا۔ اور اِس دہشت مین کہ مین نے یہ کیا کیا۔ ایک بیخودی کے عالم مین خود ہی
قصر کی طرف واپس چلا آیا۔ تاکہ اپنے آپ کو آپ کے قدمون پر ڈال کے بچ نکل گیا ہون

کا اقرار کرلے اور رحم کا خواستگار ہو۔ چور دروازے کے قریب تک پہونچا تھا کہ اُس سے مسک آپیسن سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ اور اس واقعے سے اُس کی حالت مین پھر ایک تغیر واقع ہوا۔ لیکن اب پچھتایا۔ اور یہ خیال کرکے کہ آپ سے چار آنکھین نہ ہوسکین گی مجھے بُلا بھیجا اور میرے سامنے اقرار کرلیا۔ اب مجھے یہ مناسب نہین معلوم ہوتا کہ لیڈی اوہی لینا کی خادمہ اُس نوجوان خونی ملزم کے پاس رہے اس لیے مین نے اُس کو اُس کے کمرے مین جانے سے منع کرکے ایک سپاہی اس کے دروازے پر پہرے کے لیے کھڑا کردیا ہے کہ شاید اُس کے خیالات مین پھر کوئی تغیر واقع ہو اور نکل بھاگنے کی کوشش کرے۔

ارل گلن گائل "لارڈ صاحب! آپ نے جو کچھ کیا مناسب کیا۔ بس اب ہمین یہی کرنا چاہیئے کہ جب تک اڈنبرا سے کوئی اطلاع نہین آتی ہے اس نوجوان کو اچھی طرح قید رکھین۔ آہ! کنتھ! کنتھ! قسمت مین یہ لکھا تھا کہ تیرے ہاتھ سے مین اپنے عزیز اور پیارے بیٹے سے محروم کیا جاؤن؟ آہ! لارڈ صاحب۔ آج کل میری قسمت ایسی پلٹی ہے کہ جدھر دیکھتا ہون ادبار ہی ادبار نظر آتا ہے"۔

یہ کہہ کے ارل گلن گائل نے اپنا مُونہہ دوسری طرف پھیر لیا۔ تاکہ مارکوس آنسوؤن کو نہ دیکھ سکین جو اُن کی آنکھون سے جاری ہوگئے تھے۔

اب ہم قصے کے اس حصے کو زیادہ طول دینا نہین چاہتے۔ خلاصہ یہ کہ دس دن ہوگئے کنتھ اپنے کمرے کے اندر سخت قید اور حراست مین پڑا رہا۔ اُسے کسی سے بات کرنے کی اجازت نہ تھی۔ اور نہ کوئی شخص اُس کے پاس جا سکتا تھا۔ کیونکہ جیسے ہی علاج کی ضرورت رفع ہوگئی مارمورہ کو بھی اُس کے پاس جانے کی ممانعت کردی گئی۔ اس اثنا مین ہمارے نوجوان بہادر کو اگرچہ نہایت ہی سخت روحانی تکلیف برداشت کرنا پڑی۔ لیکن وہ نہایت استقلال کے ساتھ اِن سب مصیبتون کو برداشت کرتا رہا۔ اور وجہ یہ کہ اُسے پورا بھروسہ تھا کہ وہ عالم الغیب خدا جس نے غیر معمولی طریقون سے میری مدد کی ہے۔ مجھے بھول نہ جائیگا۔

دس روز کے بعد اڈنبرا سے خبر آئی کہ محکمۂ نیابت نے حکم دیا ہے کہ کنتھ کا مقدمہ قصر الزڈیل ہی مین اعلی حاکمان عدالت کے سامنے پیش ہو جو اسی مقصد

کے لیے دار السلطنت سے روانہ ہو چکے ہین۔

تیسوان باب

مقدمہ کی تیاریان

جیسے ہی یہ خبر اڈنبرا کے محکمۂ نیابت سے آئی مارکوس النڈیل نے مقدمہ کے متعلق تمام انتظامات اپنے ذمے لے لیے۔ اور اپنا ایک خاص قاصد بھیج کے سر ولیم وِس ہارٹ کو بلا بھیجا جو اس ضلع کے شریف تھے۔ یہ شریف صاحب ایسے بزرگ تھے جو نہایت ذلیل طریقون سے اپنے اعلیٰ عہدہ داروں کی خوشامدین کر کر کے بہت ہی ادنیٰ نوکری سے ترقی کر کے شریف ہو گئے تھے۔ اور ایک چھوٹے موٹے لارڈ کی حیثیت حاصل کر لی تھی۔ لیکن خاندان کو کیا کرتے؟ سب کچھ ہوا مگر اعلیٰ خاندانی حیثیت نہ نصیب ہوئی۔ جو اس زمانے مین بڑی چیز سمجھی جاتی تھی۔ اس لیے خاندانی امرا اُن کو اپنی صحبت مین اُٹھنے بیٹھنے نہ دیتے۔ جس کی وجہ سے وہ خوشامد درآمد سے کام لے کے اور امیرون کی دلجوئی کر کے اُن مین ملنے کی کوشش کرتے۔ اب مارکوس النڈیل کے ایسے ایک اعلیٰ طبقے کے خاندانی لارڈ نے بُلا بھیجا تو دفعتہً مارے خوشی کے اُن کا دماغ نوین آسمان پر پہونچ گیا۔ اور فوراً ہمراہیون کی ایک شاندار جماعت ساتھ لے کے قصر النڈیل کی جانب چل کھڑے ہوئے۔

جس دن اڈنبرا سے اطلاع آئی تھی اُس کے دوسرے ہی دن سر ولیم وِس ہارٹ قصر النڈیل مین آ پہونچے اُن کے سب ہمراہی ہائی لینڈ کی وضع کے کپڑے پہنے تھے۔ اور بڑی بڑی تلوارون اور تیرون کے علاوہ خنجرون سے بھی مسلح تھے۔ اینگس وڈمن اُنھین قصر کے نعمت خانے مین لے گیا جہان ان قوی ہیکل لوگون نے الوان نعمت پر اس آزادی سے ہاتھ مارے اور اس بیباکی سے بادہ گلگون کے جام لنڈھائے کہ سب کو حیرت ہو گئی۔ مگر اُن کے آقا سر ولیم وِس ہارٹ اُس کمرے مین پہونچا دیے گئے جہان مارکوس النڈیل

بیٹھے ان کا انتظار کر رہے تھے۔

کھانا کھانے کے بعد شریف صاحب نے نہایت ادب کے ساتھ مارکوس سے اِس مقدمے کے حالات دریافت کیے مارکوس النڈیل نے فوراً واقعات بیان کرنا شروع کر دیے۔ مگر اُنھون نے جو کچھ بیان کیا اُس مین کنتھ پر ایسی چالاکی سے الزام لگایا کہ شریف کی رائے بے کچھ کہے سنے خود ہی اُس نوجوان ملزم کے خلاف ہو گئی۔ مارکوس النڈیل چاہتے بھی یہی تھے کہ سر ولیم وس ہارٹ اُن کے ہم خیال ہو جائین۔ اور یہی ہوا۔ شریف صاحب کو قصر مین داخل ہوئے پورا گھنٹہ نہ ہوا ہوگا کہ اُنھین کامل یقین ہو گیا کہ کنتھ کے مقدمہ کی کارروائی فقط قانونی ضابطے کی تکمیل ہے ورنہ اُس کے مجرم ہونے مین تو کسی قسم کا شک و شبہ ہی نہین ہے۔

بہرحال اپنے خیال کے مطابق مقدمے کے سچے حالات معلوم کر لینے کے بعد سر ولیم نے مارکوس سے پوچھا "اور جناب لارڈ صاحب۔ جیوری مین کون کون لوگ ہون گے؟"

اب ناظرین کو قصہ چھوڑ کے ذرا یہ سُن لینا چاہیے۔ کہ اسکاٹ لینڈ مین اُن دنون فوجداری مقدمات کا فیصلہ اگرچہ برائے نام جیوری کے ذریعے سے ہوا کرتا تھا۔ مگر اُس جوری کا طریقہ موجودہ جیوری سے بالکل جداگانہ تھا جیوری مین اکثر وہی لوگ منتخب ہوتے جو اُس مقدمے کے گواہ ہوتے یا وہ جن کی نسبت سمجھا جاتا کہ اُسی مقام پر یا اُسی قرب و جوار کے باشندے ہونے کے باعث مقدمے سے آگاہ ہون گے اور ملزم سے واقفیت رکھتے ہون۔ شریف جو جیوری کا انتخاب کرتا وہ کسی عام فہرست مین سے اُن کے نام نہین چنتا اور نہ اِس بات کی کوشش کرتا کہ وہ لوگ غیر جانبدار ہون بلکہ اُس کا فرض سمجھا جاتا کہ جیوری مین ایسے لوگون کو منتخب کرے جو مقدمے کے حالات اچھی طرح جانتے ہون۔ جیوری والون کو صرف اس بات کا اقرار کرنا پڑتا کہ "ہم سچ بولین گے"۔ آج کل کی طرح یہ اقرار نہ کرنا پڑتا کہ "ہم شہادت کی بنیاد پر صحیح فیصلہ کرین گے"۔ اگر شریف کا منتخب کیا ہوا کوئی شخص جیوری مین مقرر

ہو کے عدالت کے سامنے پیش ہوتا اور بیان کر دیتا کہ مین اس مقدمے کے متعلق کچھ
نہین جانتا تو اُسے علیحدہ کر کے دوسرا شخص طلب کیا جاتا جو مقدمے کے زیادہ حالات
جانتا ہوتا۔ زہر خورانی کے سوا قتل کے تمام مقدمات اِسی قسم کے جیوری کے ذریعے سے
فیصل ہوا کرتے۔ زہر خورانی کے مقدمات اِس بنیاد پر علیحدہ کر دیے گئے تھے کہ اِس
جُرم کا ارتکاب عموماً اس طرح خفیہ طور پر ہوا کرتا ہے کہ اور لوگ اُس سے واقف
نہین ہو سکتے۔

یہ سُن کے ہمارے ناظرین سمجھ گئے ہون گے کہ سر ولیم وِیس ہارٹ نے
مارکوس سے جیوری کے انتخاب کے متعلق کیون سوال کیا۔

مارکوس النڈیل۔ (نہایت دوستی اور یکجہتی کے لہجے مین) "سر ولیم۔ مین نے ایک
فہرست مرتب کر لی ہے جس مین اُن اُمرا اور سردارون کے نام ہین جو اتفاق
سے اُس وقت قصر النڈیل مین موجود تھے جب لارڈ ملکم کا واقعہ پیش آیا تھا۔
کیا آپ اِس فہرست کو دیکھین گے۔

سر ولیم "نہین لارڈ صاحب۔ اِس کی کیا ضرورت ہے؟ اس معاملے مین مجھے
آپ پر پورا اعتماد ہے۔ اور اگر آپ مہربانی فرما کر اُنھین امرا و رؤسا مین سے چیدہ
سولہ حضرات کو بلوا دیتا تو یقین ہے کہ اعلیٰ حاکم عدالت کے پہونچنے تک بارہ
آدمیون کی اچھی خاصی جیوری ہو جائے گی۔"

مارکوس "بہت اچھا مین اپنے آدمیون کو ابھی بھیجے دیتا ہون۔ اور جناب سر ولیم
چونکہ آپ سے نیاز حاصل کر کے مجھے بے انتہا مسرت ہوئی ہے اور مین آپ کی
میزبانی کی عزت حاصل ہوئی ہے۔ اس لیے امید ہے کہ آپ جب تک قصر النڈیل
مین رہین گے اسے اپنا ہی گھر سمجھین گے۔ اور جناب۔ آپ اسے خوشامد یا چاپلوسی
نہ سمجھین کہ آپ کے ایسے شریف آدمی کے اِس چار دیواری مین رونق افروز
ہونے پر مجھے بڑا ناز ہے۔ اور میری طرح میرا دوست ارل گلن گائل بھی
آپ سے مل کے بہت خوش ہون گے۔ تھوڑی دیر مین مین آپ کو اُن سے ملاؤن گا۔"

ان الفاظ پر شریف صاحب کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ مارے خوشی
کے اس وقت اُن کو اس کی بھی حس نہ تھی کہ مین پاؤن کے بل کھڑا ہون یا سر کے بل۔

نتیجہ یہ کہ اُن سے جواب دیتے نہ بن پڑا اور گھبرا کے بولے ”لارڈ صاحب۔ آپ بہت ہی اچھے شریف اور خلیق آدمی ہین“

مارکوس النڈیل۔ (ناموں کی فہرست دیکھتے دیکھتے گویا دفعتہً کوئی بات یاد کر کے) ”اور ہان۔ یہ تو مین آپ سے کہنا بھول ہی گیا کہ اس مقدمے کے خاص خاص شاہد یا تو اسی قصر کے رہنے والے ہین یا وہ ادنیٰ لوگ ہین جو سیرمخ کی ملازمت مین داخل ہین۔ ایک پھاٹک کا دربان ہے۔ دو جنگل کے چوکیدار ہین۔ ایک میر اوفادار وغیرہ انگس ونٹن ہے۔ اور ایک خادمہ ہے جو ارل گلن گال کی ملازمت مین ہے“

سر ولیم جو بالکل تیار تھے کہ لارڈ النڈیل جیسا فیصلہ چاہین کر دین بولے ”تو حضور۔ اس مین کیا مضائقہ ہے؟ یہ لوگ جن کے آپ نے نام لیے ہین یہ بھی جوری مین شریک کر لیے جائین گے“

مارکوس ”تو پھر مین سمجھتا ہون کہ اگر گرد و نواح کے سات آٹھ سرداروں کو آپ کی طرف سے اور آپ کے نام سے بلا بھیجون تو کافی ہو گا“

سر ولیم ”بہت مناسب مجھے بھی آپ کی راے سے بالکل اتفاق ہے“

مارکوس ”مین آپ کی اس تجربہ کاری اور زود فہمی کا قائل ہو گیا۔ اس سے بڑھ کے کیا ہو گا کہ جو چھوٹی چھوٹی باتین مین کمال بے لوثی سے پیش کرتا ہون آپ اُنھین ایک ادنے اشارے مین سمجھ جاتے ہین“

سر ولیم۔ (ذرا سر اونچا کر کے) بے شک ان معاملات کا مجھے تھوڑا بہت تجربہ ضرور ہو گیا ہے۔ اور مجھے اس پر ناز ہے کہ جس طرح مین اپنے فرض منصبی کو انجام دیتا ہون اُس کی نسبت حضور ایسی اچھی راے رکھتے ہین“

مارکوس ”دوست سر ولیم مین سُن چکا ہون کہ آپ اِس ملک کے تمام شریفون سے اچھے اور سب سے زیادہ تجربہ کار ہین“

غرض اسی قسم کی چالاکی اور مکاری کی باتین کر کے لارڈ النڈیل نے جوری مین ایسے لوگون کو منتخب کرا لیا جو بالکل اُن کے ہم خیال تھے۔ یا اُن کے اثر مین تھے۔ اور شریف کی خوشامد اور تعریفین کر کر کے

بفطرت لارڈ صاحب نے مقدمہ گویا اپنے ہی قبضے مین کر لیا۔

دوسرے دن اعلی حاکم عدالت۔ اُن کے ایک مددگار اور وکیل سرکار عملے اور اہل کارون کی ایک مناسب جماعت کے ساتھ قصر النڈیل مین آئے۔ یہ اعلی حاکم اسکاٹ لینڈ کی کل عدالتون کے افسر اعلی تھے۔ اور مددگار اُن کی مدد کے لیے نہ تھے بلکہ بطور معتمد اور اسیسر کے ساتھ آئے تھے۔ اور وکیل سرکار کے متعلق تو بتانے کی ضرورت نہین کہ دعوے کی طرف سے وکیل تھے قصر مین اِن اعلی حاکم عدالت اور اُن کے ہمراہیون کے استقبال کے لیے بڑی بڑی تیاریان کی گئی تھین۔ لیکن چونکہ یہ نیابت کا زمانہ تھا۔ اور جو لوگ نائب تھے وہ سخت متعصب کیتھولک تھے اس لیے یہ حکام مارکوس النڈیل اور ارل گلن گائل سے زیادہ خلق اور کشادہ دلی سے نہین ملے۔ ہمین اپنے ناظرین کو اس بات کے یاد دلانے کی ضرورت نہین ہے کہ ارل گلن گائل اور محکمۂ نیابت مین اختلاف ہی نہ تھا بلکہ ارل پروٹسٹنٹ مذہب کے پابند تھے۔ اور اسی سبب سے وہ اڈنبرا سے جلاوطن کر دیے گئے تھے۔ لہذا اعلی حاکم عدالت کو اُن کے ساتھ زیادہ اخلاق برتنے کی کوئی خاص وجہ ہی نہ تھی۔ لیکن وہ لوگ مارکوس النڈیل سے بھی جو اچھی طرح نہ ملے اس کی یہ وجہ تھی کہ مارکوس نے آرل کی [illegible] کی تھی۔ اُن کے ہم مذہب تھے۔ اور آرل کی بیٹی کی نسبت بھی اُن کے ساتھ ٹھہر گئی تھی۔ لہذا اعلی حاکم عدالت قصر النڈیل مین پہونچ کے مارکوس اور آرل دونون سے رُکے رُکے مگر سر ولیم ولس ہارٹ سے بہت ہی خندہ جبینی سے ملے۔ کیونکہ انھین وہ بہت دنون سے جانتے تھے اور اڈنبرا کی ہائی کورٹ کی طرف سے وہ اِس ضلع کے ناظم عدالت تھے۔ غرض اعلی حاکم عدالت۔ اُن کے مددگار اور وکیل سرکار تینون نے بڑے کھانے کے کمرے مین کھانا کھانے مین عذر کیا۔ اور آتے ہی اپنے اپنے کمرون مین چلے گئے جو اُن کے لیے مقرر کر دیے گئے تھے۔ اس کے بعد تینون نے مِل کے کھانا کھایا اور سر شام ہی سے سو رہے۔

جو سپاہی کنتھ کے کمرے کے دروازے پر پہرہ دے رہا تھا اُس نے

فوراً اُسے اطلاع دی کہ اعلیٰ حاکم عدالت اڈنبرا سے آ گئے ہین۔ مگر گنتھ کے چہرے پر اِس خبر سے کوئی خوف یا پریشانی نہین پیدا ہوئی بلکہ برخلاف اِس کے اُس کی چتونون سے اطمینان کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ اُس نے دل مین کہا کہ اب میری بیگناہی بہت جلد ظاہر ہوجائے گی۔ دوسری خبر جو گنتھ کو پہرے کے سپاہی سے ملی یہ تھی کہ تمھارا مقدمہ کل ہی پیش ہو گا۔ اب وکیل سرکار کے حکم سے اُس کے پاس وہ فہرست پہونچائی گئی جس مین اُن گواہون کے نام لکھے تھے جو جوری مقرر ہونے والے تھے۔ اور اجازت دی گئی کہ اگر گواہون مین تم اور نام بڑھانا چاہتے ہو تو بڑھا سکتے ہو۔ مگر گنتھ نے اپنی سچائی کے جوش مین جواب دیا کہ "مین کوئی گواہ نہین پیش کرنا چاہتا ہون۔ فقط اپنا صاف اور سچا بیان دون گا کہ واقعات کس طرح پیش آئے۔" یہ جواب دے کے وہ اپنے کمرے مین بیٹھ گیا۔ اور اپنے حالات پر غور کرنے لگا۔ اسی استغراق مین تین گھنٹے گزر گئے۔ اور اب رات کے گیارہ بجے تھے کہ یکایک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آواز نے جس سے کان آشنا تھے دوستانہ لہجے مین آہستہ سے کہا "میان گنتھ! میان گنتھ!"

گنتھ۔ (پہچان کے) "این جافرے! تم ہو" اور یہ کہتے ہی دروازے کی طرف لپکا اور کہا "کئی دن سے تمھین نہین دیکھا۔ اِس گھڑی اپنے ایک پرانے دوست کی صورت دیکھ کے دل کو بڑی تسلی ہوئی۔" پھر آنسو پونچھ کے تعجب کے لہجے مین کہا۔ "مگر یہ کیا! تم تو فوجی کپڑے پہنے ہو۔"

جافرے "این! تم ابھی تک نہین سمجھے؟ مین اِس وقت یہان پہرہ دے رہا ہون۔ بات یہ ہے کہ جس شخص کا اِس وقت گیارہ بجے سے دو بجے تک پہرہ تھا وہ شراب کے نشہ مین بیہوش پڑا ہے۔ اسی وجہ سے اُس نے مجھ سے خوشامد کر کے التجا کی کہ اُس کے کپڑے پہن کے اُس کی جگہ کھڑا ہو جاؤن۔ یون مین یہان کھڑا ہو گیا۔ اگرچہ اُس کی ٹوپی بہت بڑی ہے اور اُس کی زرہ بھی میرے جسم مین اس قدر ڈھیلی ہے کہ بلائے جان ہو رہی ہے لیکن اِس مصیبت کو برداشت کرتا ہون کیونکہ مین ہی نے اُس سپاہی کو اتنی شراب پلا دی تاکہ وہ آپے سے باہر

ہو گیا۔ اور مجھے اُس کی جگہ پہرہ دینے کا موقع مِل گیا۔"
کنتھ "ہان مین سمجھا۔ شاید تمھارے دل مین کوئی خاص بات ہو گی میرے سچے دوست مین خوب جانتا ہون کہ تمھین مجھ سے بڑی محبت ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ میرے لیے تم ہر خطرے اور ہر مشکل کا مقابلہ کرنے کو تیار ہو۔ لیکن اگر کوئی ایسی بات تمھارے ذہن مین ہو کہ مین یہان سے بھاگ جاؤن اور اِس طرح کل والے مقدمے سے بچنے کی کوشش کرون تو **جافرے** تم غلطی پہ ہو۔ یقیناً یہ بڑی بھاری غلطی ——"
جافرے "نہین۔ نہین۔ میان **کنتھ** میرا یہ خیال ہرگز نہ تھا۔ کوئی ایسی تجویز پیش کر کے مین آپ کی توہین نہین کرنا چاہتا۔ لیکن مجھے اِس کا بھی پورا اطمینان ہے کہ آپ بالکل بیگناہ ہین اور امید ہے کہ کل کی کارروائی مین آپ ہر طرح بے جُرم ثابت ہون گے اور اِس الزام سے صاف بری ہو جائین گے۔ اصل یہ ہے کہ اُس نیک بخت خادمہ **ارسولا** نے آہستہ سے میرے کان مین کہا اور مجھے اطمینان دلادیا کہ آپ بیگناہ ہین۔ اور اُسی کے کہنے سے مین نے اِس وقت سپاہی کو شراب پلا کے مدہوش کر دیا۔"
کنتھ "مگر یہ تو بتاؤ کہ آخر تمھارا کیا مطلب ہے؟ اور **ارسولا** اپنی مہربانیون کا کون سا تازہ ثبوت دینا چاہتی ہین؟"
جافرے "میان **کنتھ**۔ ابھی آ کے کہتا ہون۔" یہ کہہ کے وہ کمرے کے باہر گیا۔ اور سارے برآمدے پہ ایک سرسری نظر ڈالی جو آہنی چراغون سے روشن تھا۔ اور جب اطمینان ہو گیا کہ آس پاس کوئی نہین ہے تو پھر کمرے مین واپس آیا اور کہا۔ "نیک بخت خادمہ **ارسولا** نے میرے کان مین کہا کہ اِس چار دیواری کے اندر ایک ایسا شخص ہے جو اِس بات کو کبھی نہین بھول سکتا کہ وہ بچپن مین آپ کے ساتھ رہا۔ آپ کے ساتھ کھیل کود کے بڑا ہوا۔ اِس وقت آپ دنیا مین بالکل بے یار و مددگار ہین اور ایک ایسے الزام مین گرفتار ہین کہ اگر شہادت پوری اُتر گئی تو نہایت ہی خطرناک ——"
کنتھ "اخاہ! مین سمجھ گیا۔ تمھاری مراد لیڈی **اوی لینا** سے ہے۔ **جافرے** مین

سمجھ گیا کہ تمھارے دل مین کیا ہے۔ شاید لیڈی اوی لینا! مجھے اجازت دیتی ہون گی کہ چندمنٹ کے لیے اُن سے ملنے کی عزت حاصل کرون۔"

جافرے:۔ (دفعتہً چونک کر) "چپ! چپ! دیکھو کوئی آتا ہے۔"

کنتھ نے نہایت ہی آہستگی سے فوراً دروازہ بند کرلیا۔ اور **جافرے** برآمدے مین ٹہلنے لگا۔ لیکن آخر مین کھُلا کہ یہ اُرسولا کے پیرون کی چاپ تھی۔ اُس کا اشارہ پاتے ہی **جافرے** نے **کنتھ** کو اُس کے کمرے سے نکالا۔ اور ہمارا نوجوان بہادر اُس نیک نفس عورت کا محبت بھرا چہرہ دیکھ کے خوش ہوگیا۔ بڑھ کے نہایت ہی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا مگر **ارسولا** نے اشارہ کیا کہ میرے پیچھے چلے آؤ۔ چنانچہ برآمدے سے گزر کے پتھر کے زینے پر سے گئی۔ اور پھر وہان سے اوپر والے گرجے مین۔

اکتیسوان باب

قصر کا گرجا

اس گاتھک وضع کے گرجے مین اِس وقت تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ فقط ایک دھندلا چراغ ایک کونے مین ٹمٹمارہا تھا۔ **ارسولا** نے گھبراہٹ کے لہجے مین **کنتھ** کے کان مین کہا تم اُس مقام پر جاؤ جہان چراغ روشن ہے۔ اور۔ مین یہان دروازے کے پاس کھڑی دیکھتی رہون گی کہ کوئی آتا تو نہین ہے۔"

کنتھ نے اِس کی تعمیل کی اور چراغ کے قریب پہونچ کے دیکھا کہ ایک عورت جس کے قدوقامت ہی سے وہ سمجھ گیا کہ کون ہے ایک ستون پر سہارا دیے کھڑی ہے۔

دیکھتے ہی قریب گیا اور جاتے ہی اس کے قدمون پر گرپڑا۔ پھر تھرتھرا کے کانپتے ہوئے ہاتھون سے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ مگر اتنی جرأت نہ ہوئی کہ اُسے اپنے مُنہ تک لاکے چومے۔ ایک جوش کے ساتھ زبان سے نکلا "**اوی لینا**" ساتھ ہی دل جو بھر آیا تو زبان نے یاری نہ دی کہ اور کوئی لفظ کہہ سکے۔ اب وہ

ایک گھٹنے کو ٹیکے ہوئے معشوقہ دلنواز کی موہنی صورت کو ایسی شوق و معذرت کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا کہ اس سے بڑھ کے کوئی گفتگو اُس کی بیگناہی کو نہ ثابت کر سکتی۔

اگرچہ روشنی بہت دھندلی تھی مگر گنتھ نے دیکھ لیا کہ **اوی لینا** کا چہرہ سنگ مرمر کا سا سفید ہے۔ خون کی چھینٹ نہین۔ اور چشم و ابرو سے ظاہر ہوتا ہے کہ جبین ناز پہ نا امیدی کی نہایت ہی سخت تیرگی چھائی ہوئی ہے۔ اُس کا نازک ہاتھ جو اُس کے ہاتھ مین تھا نہایت ہی سرد تھا۔ سر سے پاؤن تک کانپ رہی تھی۔ اور دل کی یہ حالت تھی کہ گویا رنج اس حد کو پہونچ گیا ہے کہ اب اُس مین کسی تازہ جوش کے برداشت کرنے کی تاب نہین۔ اُس کا پتلا اُس کی نظر مین۔ اور اُس کے خط و خال سے یہی نمایان تھا۔ گویا سنگ مرمر کی ایک مورت ہے۔ جس مین کسی کامل فن سنگتراش نے دلی رنج و الم کے جذبات دکھانے مین اپنا پورا کمال صرف کر دیا ہے۔

بڑی دیر کے بعد گنتھ کی زبان سے نکلا "**اوی لینا** تمھین میرے اُن بیانات مین شک تو نہین ہے جو مین نے تمھاری رحم دل خادمہ اُرسولا کی زبانی کہلا بھیجے تھے؟"

اوی لینا (نہایت غمگین آواز مین) "بالکل نہین۔ مجھے تو تمھارے کہنے سے پہلے ہی تمھاری بیگناہی کا پورا یقین تھا آہ! خدا کرتا کہ تمھاری بیگناہی کامل طور پر ثابت ہو جاتی۔"

اب اس نازک اندام نازنین کے دلی جذبات اُس کے جسم سے بھی ظاہر ہونے لگے۔ جس طرح ہوا کے تند جھونکے ایک تالاب کے ٹھہرے ہوئے پانی کی چکنی اور شفاف سطح کو جو سنگ مرمر کی سل کے مانند خاموش اور مسطح ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر مین زیر و زبر اور درہم برہم کر دیتے ہین بعینہ وہی حالت اس وقت **اوی لینا** کی ہوئی۔ اُس کے چہرے سے خوفناک درد ناک تکلیف کے آثار نمایان ہوئے۔ زور زور سے ٹھنڈی سانسین بھرنے لگی اور جو گورا نازک ہاتھ گنتھ کے ہاتھ مین تھا کانپنے لگا۔

کنتھ - (گھبرا کے) "یا اللہ! یہ کیا ہوا! پیاری اوی لینا تم اس قدر پریشان اور مضطر کیون ہو؟ پروردگارا ایسی حسین و نازک اندام گل پیرہن کو تو نے ایسی سخت تکلیف مین کیون مبتلا کر دیا؟" اور یہ کہتے ہی **اوی لینا** کا ہاتھ چھوڑ دیا اور دونون ہاتھون سے اپنے آنسو پونچھنے لگا۔

اب **اوی لینا** کے ہونٹون سے سسکیون کی آواز نکلنے لگی۔ اُس نازنین کے دل مین یک بیک ایک جوش پیدا ہوا۔ اور نہ تھمنے والے آنسوؤن کا دریا بہ نکلا۔ اور ستون پر پورا سہارا دے کے کھڑی ہو گئی۔ آہ! یہ کیسا دردناک وقت تھا۔ دونون مشتاق دل کیسی سخت تکلیف مین مبتلا تھے، اور دونون شکستہ دلون مین سخت تکلیف کے ساتھ مختلف عنوانون سے ایک ہی خیال پیدا ہو گیا۔ کنتھ کو یاد آیا کہ "**اوی لینا** نے ایک دوسرے شخص کے ساتھ شادی کرنے کا اقرار کر لیا ہے۔ اور **اوی لینا** کے دل مین بھی یہی خیال گزرا کہ "ہان مین نے ایسا ہی کیا ہے۔

دفعۃً کنتھ سرو قد کھڑا ہو گیا اور **اوی لینا** کے ہاتھ کو پھر اپنے ہاتھ مین لے کے کہا "پیاری **اوی لینا** اپنے جوش و اضطراب کو روکو۔ اور مین التجا کر کے کہتا ہون کہ اپنی حالت سنبھالو"

اوی لینا "آہ کنتھ۔ تم تو مجھ سے کہتے ہو کہ اپنی حالت سنبھالون۔ مگر مین بیان نہین کر سکتی کہ انتہائی رنج سے اس وقت میری کیا حالت ہو رہی ہے" یہ کہہ کے وہ عجیب بیدردی سے کنتھ کی صورت دیکھنے لگی۔ اب کنتھ کی کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا کہ کیا کہے اور کس طرح اُسے تسلی دے۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد **اوی لینا** نے اپنی نغمہ خیز اور دلکش آواز مین کہا "آہ! اب کیا رہ گیا ہے جس کے لیے مجھے جینے کی تمنا ہو؟ کنتھ مجھے تم سے محبت تھی۔ اور خدا ہی خوب جانتا ہے کہ مجھے تم سے کیسی دلی محبت تھی۔ اور اب بھی مین تمھین کو چاہتی ہون۔ لیکن جب یہ یاد آتا ہے کہ خدا کو ہماری محبت نہین پسند تو بڑا ہی رنج ہوتا ہے۔ لو مین صاف صاف بیان کیے دیتی ہون کہ مین نے لارڈ النڈیل سے کیونکر اقرار کیا۔ سمجھ تو غالباً تم خود ہی گئے ہو گے مگر پورا واقعہ تمھین نہ معلوم

ہوا ہوگا۔ ارسولا کو سب باتین معلوم تھین لیکن اُس نے بڑی عقلمندی کی کہ بیماری کی حالت مین وہ واقعات تمھارے کانون تک نہین پہونچائے۔ آہ! میری زندگی مین یہ ایک نہایت ہی دردناک قصہ ہے! اُسے یاد کرکے مجھے ویسی ہی اذیت ہوتی ہے جیسے کوئی لوہے سے جو خوب گرم اور لال انگارا ہوگیا ہو میرے جسم کو داغے یا پگھلا ہوا گرم رانگا میرے اوپر اُنڈیل دے۔ اور جب تم اِس واقعے کو سنوگے تو تمھاری حالت بھی ویسی ہی ہوجائیگی جیسی کہ میری ہے۔ اسی وجہ سے مین ہی نے ارسولا کو منع کردیا تھا کہ تم سے اس کا تذکرہ نہ کرے۔ مگر گفنتھ۔ اب تم اِس خوفناک مقدمے مین پھنسے ہو تو مجھ سے وہ واقعہ بیان کیے بغیر نہین رہا جاتا۔ بھائی جان کے غائب ہوجانے اور تمھارے قید ہونے کے دوسرے دن کا ذکر ہے کہ ابا جان یکایک میرے کمرے مین آئے۔ اور مجھ سے کہا اب سخت ضرورت ہے کہ مارکوس النڈیل کو کوئی قطعی جواب دیدیا جائے۔ اور اِس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ اِس معاملے مین تم پر کوئی جبر نہ کیا جائے گا مگر ہان اُس کے بعد جب مارکوس النڈیل تنہائی مین تجھ سے دریافت کرینگے تو مجھے ہان یا نہین کہہ دینے پورا اختیار حاصل ہو۔ مجھے یاد ہے کہ ابا جان سے مین نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اِس بارے مین میرا فیصلہ کیا ہوگا۔ لیکن اُنھون نے مجھے روکا اور کہا کہ پہلے ہی سے اپنے خیالات کے ظاہر کردینے کی ضرورت نہین ہے۔ یہ کہتے ہی وہ مجھے ایک کمرے مین لے گئے جہان لارڈ النڈیل میری ہی زبان سے اُس امر کا فیصلہ سننے کے منتظر تھے۔ ابا جان مجھے وہان چھوڑ کے چلے گئے اور میرے وہم وگمان مین بھی نہ تھا کہ اُن سے کیا باتین ہون گی۔ مارکوس النڈیل نے سب کے پہلے تمھارا ذکر چھیڑا ——"

گفنتھ۔ (تعجب سے) میرا ذکر! خیر اب مین سمجھا۔ مگر تم ہی بیان کرو"

اوجینیا "ہان۔ مارکوس نے تمھارے ہی ذکر سے گفتگو شروع کی۔ اور مجھے بتایا کہ تمھارے اوپر کیسا سنگین جرم عاید کیا گیا ہے۔ مین نے کہا وہ بالکل بیگناہ ہین۔ وہ بولے اِس سے بحث نہین کہ وہ مجرم ہین یا نہین۔ قابل غور اور سب سے اہم یہ معاملہ ہے کہ واقعات اِس طرح پیش آگئے ہین کہ حاکم عدالت چاہے کوئی ہو اُنھین سزا

دینے کے سوا میری [illegible]

واقعات کی ایسی خوفناک تصویر میری آنکھوں کے سامنے کھینچی کہ میں بہت ہی ڈری میرے ہوش اُڑ گئے پناہ! اس وقت بھی میں اُن باتوں کو یاد کر کے جو مارکوس نے بیان کی تھیں کانپ جاتی ہوں! اُنھوں نے بتایا کہ تمھاری کیسی نازک حالت ہے۔ اور تمھاری قسمت میں کیا پیش آنے والا ہے کیا تم سمجھ سکتے ہو کہ اُس گھڑی میری کیا حالت ہوئی ہوگی۔ اور پھر اس کے بعد جب مارکوس نے تمھارے بچا دینے کا وعدہ کیا تو میں سوا اس کے کہ وہ جو کہیں منظور کر لوں اور کیا کر سکتی تھی؟ اور یہ بھی سمجھے کہ اُن کی شرطیں کیا تھیں؟ اُن کے اخلاق نے اس کو بھی روا رکھا کہ اُنھوں نے اُسی وقت مجھ سے وہ شرطیں قبول کرا لیں یعنی یہ کہ میں اُن سے کسی آیندہ زمانے میں شادی کرنے کا اقرار کر لوں۔ بس یہی ایک شرط تھی۔ یا پاک پروردگار! تمھاری جان کا معاملہ تھا۔ ممکن تھا کہ اپنی خودغرضی کی محبت کو میں تمھاری زندگی پر ترجیح دوں؟ ہرگز نہیں۔ یہ میرے امکان سے باہر تھا۔ اُس نا امیدی اور مایوسی کے صدمے سے اگر میرا دم بھی نکل جاتا تو اپنی اس قربانی کو بھی میں نہایت ہی خوشی بلکہ بے انتہا مسرت کے ساتھ قبول کر لیتی۔ بس یہ وجہ تھی کہ میں نے اُن کی شرط منظور کر لی۔ میں نے اُن سے وعدہ کر لیا کہ اُن کے ساتھ شادی کر لوں گی بشرطیکہ وہ تمھیں اس بات کا موقع دیدیں کہ تم یہاں سے چھپ کے نکل جاؤ اور انگلستان میں ہو رہو۔ خلاصہ یہ کہ اُنھوں نے تمھاری جان بچانے کا وعدہ کیا اور میں نے اقرار کر لیا کہ اُس کے بدلے میں میں اُن کے نکاح میں آنا قبول کر لوں گی۔ اس کے بعد اس خیال سے کہ وہ تمھیں جان بچانے کا وہ طریقہ اختیار کرنے پر راغب کر سکیں کیونکہ اُس وقت میرے نزدیک تمھاری جان بچنے کی اور کوئی تدبیر تھی ہی نہیں میں بیٹھ گئی اور وہ خط لکھا جو مارکوس نے تمھیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔"

کلنتھ "آہ! وہ قسمت پلٹنے والا خط! افسوس اُسی نے میری ساری امیدوں اور آرزوؤں کا خون کر دیا۔"

اودی لینا: لیکن کنتھم ابھی اور صبر کرو میں اپنا پورا قصہ نہیں بیان کر چکی ہوں۔ جب مارکوس میں اور مجھ میں یہ گفتگو ختم ہوئی ابا جان پھر اُس کمرے میں آ گئے۔ مجھے نہیں خبر کہ دلی صدمے اور سخت پریشانی کی وجہ سے میں اُس گھڑی اپنے جذبات کو کیونکر دبا سکی۔ ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے میرے مُنہ سے بے ساختہ چیخ کی آواز نکل جائیگی۔ اور اُسی کے ساتھ میری اس پر الم زندگی کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ لیکن کنتھم جب یہ خیال آیا کہ یہ تمھاری زندگی اور موت کا معاملہ ہے اور مجھ سے جہاں تک بنے تمھاری جان بچانے میں کسی بات سے دریغ نہ کرنا چاہیئے تو میں نے اُس چیخ کی آواز کو دل ہی دل میں روکا۔ اپنا دل مسوس کے رہ گئی اور ایک آہ بھی میرے مُنہ سے نہ نکل سکی۔ غرض اس عالم یاس میں جیسے ہی میں نے بیان کیا کہ میں نے فیصلہ کر لیا اور اقرار کر لیا ہے کہ مارکوس الندبل کی بیوی بن جاؤں گی تو ابا جان نہایت پریشان ہوئے اور تردد کی نگاہوں سے دیکھ کے رہ گئے۔ بس اس کے بعد کے واقعات تو تم جانتے ہی ہو۔ اس وقت میں نے جو یہ واقعات تم سے صاف بیان کر دیے تو اس لیے کہ کل کے مقدمے کا جو نتیجہ ہو لیکن تم یہ نہ سمجھ لینا کہ مجھے تمھارے ساتھ جو محبت ہے اُس میں میں نے کسی قسم کی کمی کی۔ یا اُس میں بے وجہ جھوٹی ثابت ہوئی۔"

کنتھم: اودی لینا۔ میں تمھارا بہت شکر گزار ہوں۔ آہ! خدا ہی خوب جانتا ہے کہ تمھارا کس قدر احسان مند ہوں! آج رات کو دل کے تم نے یہ واقعات مجھ سے بیان کر دیے۔ مگر جس طرح تمھیں اس وقت تک میری بیگناہی میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے اُسی طرح مجھے بھی تمھاری محبت میں کوئی شک نہیں۔ اور اودی لینا تم مجھے چاہے گستاخ ہی خیال کرو لیکن میں تم سے اتنا ضرور پوچھوں گا کہ اگر کل مقدمہ میرے موافق فیصل ہوا تو آیندہ کے لیے میرے تعلقات تمھارے ساتھ کیسے رہیں گے؟ کل اگر شہادتوں کی قوت یا جانب داری میرے سچے اور سیدھے سادے بیان سے زیادہ قوی ثابت

ہوئی تو مین نہایت ہی بدنامی ورسوائی کے ساتھ اپنی جان دے دون گا۔ اور اُس حالت مین میری ساری امیدین بھی میرے ساتھ قبر مین دفن ہو جائین گی۔ لیکن برخلاف اس کے اگر میری بیگناہی ثابت ہوگئی اور مین پھر آزاد ہوگیا اور میرے چال چلن پر سے یہ بدنما دھبہ مٹ گیا۔ تو اوڈی لینا کیا مجھے تم سے کوئی امید رکھنی چاہیے یا نہین؟"

اوڈی لینا۔ (مایوسی کے لہجے مین) "کنتھ۔ اب مین کس امید پر سہارا دے سکتی ہون؟ مین نے سچے دل سے اقرار کیا کہ اگر مارکوس النڈیل تمھاری جان بچانے کے خیال سے تمھین یہان سے بھاگ جانے کا موقع دیدین گے تو مین اُن کے ساتھ شادی کرلون گی۔ اور اُنھون نے جیسا کہا تھا ویسا ہی کیا۔ گوکہ کسی خاص وجہ سے جس کی مجھے خبر نہین تم پھر اِس قصر مین واپس آ گئے۔ لیکن اب یہ بدعہدی اور وعدہ خلافی ہوگی اگر مین اپنے قول سے پھر جاؤن گی۔ اور مجھے تو اب کنتھ یہ نظر آتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کو بھی ہماری محبت نہین پسند ہے اور مجھے غالبًا یہ سب سزائین اسی کی مل رہی ہین کہ مین نے اپنے والد کی مرضی کے خلاف کیا تھا۔ کیونکہ جس دن ہم نے اپنی بچپن کی بے غرض اور پاک دوستی کو چھوڑ کے اس نئی محبت کے علاقے مین قدم رکھا عین اُسی دن سے یہ ساری تباہیان اور پریشانیان پیدا ہوگئی ہین۔ اور ایک مصیبت نہین دور ہوتی ہے کہ دوسری آ کے ہمین ایک خوفناک سبق دیتی اور چونکاتی جاتی ہے"۔

کنتھ۔ "اوڈی لینا۔ ایسی باتین نہ کرو۔ مین بھی تو تم سے کئی بار کہہ چکا ہون کہ میرے سامنے بھی بہت سے خلاف عقل اور پُر اسرار واقعات پیش آ چکے ہین۔ اور وہ سب اِس بات کا یقین دلاتے ہین کہ اُن پریشانیون اور مصیبتون کے بعد ہمین ایک پُرلطف امید کی توقع رکھنی چاہیے۔ اور اِس وقت بھی مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے یہی بات کوئی میرے کان مین کہہ رہا ہے۔ کرسمس کی رات کو مرحوم مارکوس النڈیل اور اُن کی بیوی کی روحون نے قصر کے کھانے کے کمرے مین آ کے ہمین برکت دی تھی ——"

اوڈی لینا۔ "اس کا سبب تو ظاہر ہے اُن روحون کو آیندہ قسمت کا یہ فیصلہ معلوم

[illegible]

کنتھ "نہین اوی لینا۔ ایسا نہین ہے۔ مین تو اُس کا یہ مطلب ہرگز نہین سمجھ سکتا۔ اچھا ایک اور بات سنو۔ ابھی تم کہتی تھین کہ تمھین نہین معلوم اُس رات کو جب مارکس الندڈل نے تمھین وہان سے بھگا دیا تھا مین پھر قصر مین کیون واپس آیا۔ اوی لینا اُسی سچے سپاہی اور اُسی نقاب دار عورت کی وجہ سے جنھون نے تمھین اُس کھانے کے کمرے مین برکت دی تھی مجھے جنگل مین نظر آئین اور وہی مجھے قصر کی طرف واپس لائین"

اوی لینا "کنتھ یہ تو مین نہ مانون گی۔ تمھین دھوکا ہوا ہوگا" مگر یہ کہتے ہی اُس کے دل مین ایک بےچینی سی پیدا ہوگئی اور وہ خود بھی نہ سمجھ سکی کہ کیون ہے۔

کنتھ "نہین اوی لینا۔ مجھے دھوکا نہین ہوا۔ بلکہ مین جو کہہ رہا ہون یہ اصل واقعہ ہے۔ اور ایک بات اور بھی ہے جو سب سے زیادہ تعجب خیز ہے اور میرے حق مین نہایت ہی نیک شگون اور خوش قسمتی سمجھی جا سکتی ہے"

اوی لینا۔ (ایک اضطراب کے ساتھ جب کہ اُس کی وہ نامعلوم تکلیف بڑھتی جاتی تھی) "کہو کہو۔ جلدی کہو۔ وہ کیا بات ہے؟"

کنتھ "وہی دونون مجھے قصر کے چور دروازے تک واپس لائین اور وہان پہونچ کے جب مین اُن کے قدمون کے آگے گھٹنون پہ جھکا ہوا کھڑا تھا اُنھون نے مجھے بالکل اُسی طرح اپنے ہاتھ پھیلا کے اور معنی خیز نظرین ڈال کے برکت دی جس طرح کہ کھانے کے کمرے مین تمھین دی تھی"

اوی لینا "آہ اِس گھڑی کیسا عجیب و غریب خوف میرے دل پر چھایا ہوا ہے جو سمجھ مین نہین آتا" اور یہ کہتے ہی وہ کنتھ کے بازو مین لپٹ گئی۔

اب کنتھ کے دل مین بھی ایک مافوق العادت غیر معمولی اثر پیدا ہوا۔ اُس نے کہا "اوی لینا۔ اِس وقت کوئی عجیب اور خلاف عقل واقعہ پیش آنے والا ہے"

دونون یہ باتین کر ہی رہے تھے کہ معلوم ہوا چراغ مین یکایک روشنی پیدا ہو گئی۔ اور اُسی روشنی مین وہی دونون روحانی شکلین نمودار ہو گئین جن کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ مگر اس وقت اُنھین دیکھ کے کنتھ اور اوی لینا کے دلون پر کوئی غیر معمولی خوف نہین طاری ہوا۔ بلکہ ایک غیر معمولی خوشی اور ایک قسم کی دلی تسکین و مسرت محسوس ہوئی۔ اور دونون بے اختیار اُن روحانی پیکرون کے آگے گھٹنون پر جھک کے کھڑے ہو گئے۔ اب اُس سپاہی نے اپنے خود کا اگلا حصہ اُٹھایا اور عورت نے اپنی نقاب اُلٹ دی۔ اُن کے چہرے اگرچہ سنگ مرمر کے مانند سفید تھے مگر خط و خال سے اِس وقت اطمینان اور خاطر جمعی ظاہر ہوتی تھی۔ دونون کے سرون کے اوپر اُن دونون روحون نے اپنے ہاتھ اُٹھا کے اس طرح اشارہ کیا کہ گویا وہ دونون روحین اِن دونون پر ایک ساتھ خدا سے اپنی برکت نازل کرنے کی دعا کر رہی ہین۔ اِس طرح دونون کو دہری برکت دینے کے بعد اُن روحون نے گرجے کے دروازے کی طرف اشارہ کیا جس سے صاف سمجھ مین آتا تھا کہ وہ کنتھ اور اوی لینا سے کہہ رہی ہین کہ اب فوراً یہان سے چلے جاؤ۔ یہ اشارہ پاتے ہی دونون عاشق و معشوق اُٹھ کھڑے ہوئے اور وہ دونون شکلین نظر سے غائب تھین۔

اب کنتھ اور اوی لینا ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے گرجے کے دروازے کی طرف چلے جہان ارسولا نظر آئی جو اس وقت کی باتون مین بالکل بھولے ہوئے تھے۔ وہ ایک تپائی پر بیٹھے بیٹھے سو گئی تھی۔ اوی لینا کا ہاتھ لگتے ہی جاگی اور آنکھین مل کے غور کرنے لگی کہ مین کہان ہون۔ لیکن کنتھ اور اوی لینا اُن روحون سے فوری اور ضروری اطلاع پا چکے تھے اس لیے اپنی خادمہ کو لے کے اُسی وقت گرجے سے نکل گئے۔ اور جیسے ہی اُس برآمدے مین آئے جس مین گرجے کا دروازہ لگا ہوا تھا کسی کے اُن کی چاپ سنائی دی۔ مگر اندھیر اگھپ تھا اور ہاتھ کو ہاتھ نہین سجھائی دیتا تھا۔ اس وجہ سے کنتھ۔ اوی لینا اور ارسولا

تینون کو موقع مل گیا کہ دوستونون کے بیچ مین کھڑے ہو جائین اور اُس شخص کا سامنا ہونے پائے جو اِن سب کے لیے نہایت خطرناک تھا۔

ایک لمحہ بھر مین پاؤن کی چاپ قریب آتے آتے عین اُس مقام پر پہونچ گئی۔ جہان یہ لوگ ہٹ کے کھڑے ہو گئے تھے۔ لیکن وہ شخص چاہے کوئی ہو مگر بظاہر اُس کے پاؤن کی چاپ سے معلوم ہوتا تھا کہ عورت نہین مرد ہے۔ اور بجائے اِس کے کہ یہ آمدے مین آگے بڑھتا چلا جاتا دفعتہً مڑا اور گرجے کے اندر چلا گیا۔ ایسی سخت تاریکی مین کنتھ۔ اودی لینا اور ارسولا کے لیے یہ بالکل غیر ممکن تھا کہ اُس شخص کی شکل یا قدوقامت کا اندازہ کر سکین۔ لہذا اُنھین یہ بالکل نہ معلوم ہو سکا اور نہ عقل ہی کچھ کام دے سکی کہ کون تھا۔ مگر کنتھ کے دل مین دفعتہً ایک شبہہ پیدا ہو گیا کہ یہ شخص جو اس وقت گرجے مین گیا وہی اپنے اُوپر ملامت کرنے والا مجرم ہے جس کو مین اس سے پہلے دیکھ چکا ہون۔ اور اُس مرتبہ بھی نہ پہچان سکا تھا۔ اب کنتھ اور اودی لینا دونون کی سمجھ مین آگیا کہ اُن روحون نے اِن دونون سے گرجے سے چلے جانے کا کیون اشارہ کیا تھا۔ اِس شخص نے گرجے مین داخل ہوتے ہی دروازہ بند کر لیا۔ اب کنتھ۔ اودی لینا اور ارسولا اُس مقام سے آگے بڑھنے ہی کو تھے کہ کانون مین کسی کے کپڑون کی سرسراہٹ کی آواز آئی۔ اور دفعتہً گرجے کے دروازے کے پاس ایک زرد روشنی کی چمک نمودار ہوئی۔ اب تینون پر نہایت ہی خوف طاری تھا۔ اتنی بھی جرأت نہ ہوتی تھی کہ ایک دوسرے کے کان مین کوئی لفظ کہین۔ اتنے مین اُسی زرد روشنی کے اندر ایک سایے کی سی شکل نمودار ہوئی۔ اور کیا دیکھتے ہین کہ کوئی شخص سیاہ لبادہ یا پادریون کا سا چوغہ پہنے اور سر پر ایک رومال ڈالے کھڑا ہے۔ ابھی یہ لوگ اُس کی شکل شباہت کا اچھی طرح دل مین اندازہ بھی نہین کرنے پائے تھے کہ اُس شکل نے اپنے سر کے اوپر کا رومال الٹ دیا اور اب کیا دیکھتے ہین کہ بے گوشت پوست کی ہڈیون کا ایک ڈھانچا اور بے بالون کی کھوپڑی ہے!

ادرسولا کے منہ سے ایسا چیخ نکل گئی۔ اوی لینا کنتھ کے چمٹ گئی۔ ساتھ ہی وہ روشنی غائب ہو گئی۔ کپڑون کی سرسراہٹ موقوف ہوئی۔ اور پھر پہلے کی طرح خاموشی تھی اور اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

اب کنتھ لیڈی اوی لینا اور ادرسولا دھڑکتے ہوئے دلون کے ساتھ جلدی جلدی قدم اُٹھاتے ہوئے آگے بڑھے۔ اور نیچے کے برآمدے مین آئے۔ یہان ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہین کہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر اُن سپاہیون کے لیے جو کنتھ کی حراست پر مامور تھے چراغ روشن تھے۔ اُن کی روشنی مین جب اُن تینون نے ایک دوسری کی صورت دیکھی تو نظر آیا کہ سب کے چہرے مارے خوف کے بالکل زرد پڑ گئے ہین۔ کنتھ اور اوی لینا کے دلون مین اُن پہلی روحانی شکلون کے دیکھنے سے جو اچھا اور مسرت کا اثر پیدا ہوا تھا اس دوسری ناگوار اور مافوق العادت صورت کے دیکھنے سے بالکل زائل ہو گیا تھا۔ ادرسولا کا چہرہ دھوے ہوے کپڑے کی طرح سفید تھا۔ لیکن تینون کی یہ حالت تھی کہ جہانتک بنتا اِس خوفناک اثر کے چھپانے کی کوشش کر رہے تھے۔

اب کنتھ نے نہایت شوق کے ساتھ اوی لینا سے ہاتھ ملایا اور کہا "اوی لینا۔ پیاری اوی لینا۔ رخصت"

اوی لینا۔ (کانپتی ہوئی آواز مین) "خدا حافظ۔ کل کے مقدمے مین خدا تمھاری مدد کرے"

اتنا کہتے ہی اوی لینا ادرسولا کے ساتھ چلی گئی اور کنتھ آہستہ سے اپنے کمرے مین ہو رہا جس کے دروازے پر وفادار جافرے کھڑا پہرہ دے رہا تھا۔

بتیسوان باب

مقدمے کا آغاز

دوسرے دن صبح کو تڑکے ہی سے قصر کے پیشاہد ملازم بڑے ... لگا نے

کے کمرے کو اجلاس کے لیے آراستہ کرنے لگے۔ بڑی اور بھدی ٹھاٹھے کی میز وہان سے نکال لی گئی۔ اور کمرہ خالی کر دیا گیا تاکہ اُس کی شکل ایک عدالت کے کمرے کی سی ہو جائے۔ دروازدن کے مقابل دوسری جانب ایک چبوترہ قائم کیا گیا۔ اور اُس کے اوپر ایک بڑی آرام کرسی اعلیٰ حاکم عدالت کے لیے بچھا دی گئی۔ اور ایک نیچی کرسی اُس کے مددگار و معتمد کے لیے رکھ دی گئی۔ اُن کے سرون پر ارغوانی رنگ کے مخمل کا ایک شامیانہ تان دیا گیا۔ جس پر سلطنت آسکاٹ لینڈ کا شاہی مارکہ نہایت آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ اِس چبوترے کے داہنے جانب چھ چھ کی دو قطارون مین بارہ کرسیان رکھ دی گئین جو ممبران جیوری کے بیٹھنے کے لیے تھین۔ بائین جانب ایک میز تھی اور ایک بڑی آرام کرسی جو وکیل عدالت کے لیے تھی۔ چبوترے کے آگے ایک اور میز تھی جس پر قلم دوات اور کاغذ وغیرہ رکھے تھے۔ یہ عدالت کے محررون اور اُن لوگون کے لیے تھے جو مقدمے کے بیانات وغیرہ قلم بند کرنے کے لیے مقرر تھے۔

کمرے کے عین وسط مین ایک قسم کا کٹہرا قائم کر دیا گیا جو فرش سے تقریبًا دو فٹ اُونچا تھا۔ اور معمولی بھدی لکڑیون سے بنا لیا گیا تھا۔ وکیل عدالت کی بڑی کرسی کے پیچھے تین اور کرسیان رکھ دی گئین جو مارکوس الشاڈل ارل گلن کائن اور سر ولیم وس ہارس ہارٹ کے بیٹھنے کے لیے تھین۔

صبح کو نو بجے کے قریب گرد و نواح کے سردار جو بحیثیت جیوری کے گواہون کے طلب کیے گئے تھے قصر مین آ پہونچے۔ انھین مین سر ڈونلڈ کیتھ سر جیمس لنڈسے۔ سر رابرٹ باربور۔ اور بیرن کیلاڈرو ڈ تھے۔

اس کے بعد فورًا اعلیٰ حاکم عدلت اور اُن کے مددگار جو سُرخ رنگ کا عدالتی لباس پہنے تھے اور جس کی جھالر مین سفید نرم پر لگے ہوئے تھے آکے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ سررشتہ دار اور محرر سامنے کے میز پر بیٹھے اور اپنے لکھنے کی چیزین درست کرنے لگے۔ وکیل عدالت سیاہ لباس مین اور بالون کی ٹوپی پہنے ہوئے آئے اور اپنی مقررہ جگہ پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد ہی

مارکوئس الفنڈیل اور ارل گلن گائل کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے [illegible] آگے بڑھے
اور آہستہ سے اپنی مقررہ جگہوں پر چلے گئے۔ لارڈ الفنڈیل کے چہرے سے اُسوقت نہایت سخت مہری
ظاہر ہو رہی تھی اور اس بات کا بالکل پتہ نہیں چلتا تھا کہ اُن کے دل میں کیا خیالات جوش مار رہے
ہیں۔ لیکن ارل گلن گائل کا چہرہ بالکل زرد تھا اور اُن کی حرکت اور ہر نظر سے صاف ظاہر
ہو رہا تھا اُن کے دل میں کیا خیالات ہیں۔ مارکوئس نے قطعی ارادہ کر لیا تھا کہ اپنے
رقیب و دشمن کو پامال کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اُٹھا رکھیں گے مگر ارل کے دل میں اپنے
عزیز بیٹے کے غائب ہو جانے کا دردناک خیال پھر پیدا ہوا اور یہ خیال کر کے اُنھیں
اور بھی سخت تکلیف ہوئی کہ وہی نوجوان جس کو میں نے اس قدر مہربانی کے ساتھ
پرورش کیا تھا میرے اُس گمشدہ وارث کا قاتل ہے!

سر ولیم وس ہارٹ جو کہ اس ضلع کے شریف تھے اب اُن بارہ لوگوں
کو اپنے ساتھ لیے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے جو اس مقدمے میں جیوری
تھے۔ کمرے کے دروازے بند کر دیے گئے۔ اور مقدمے کی سیر کرنے والوں
یا تماشائیوں کو وہاں آنے کی اجازت نہ تھی اس بات کی بھی احتیاط کر لی گئی
تھی کہ کوئی شخص اُس برآمدے میں نہ رہنے پائے جہاں سے اس کمرے میں جو
کچھ ہو نظر آتا تھا۔ کیونکہ اُس زمانے میں فوجداری عدالتوں کی کارروائیاں
نہایت پوشیدہ طور پر عمل میں آتی تھیں۔

جیوری کے لوگوں سے اقرار لینے سے پہلے اعلیٰ حاکم عدالت نے
ایک مہر شدہ لفافہ کھولا اور محکمۂ نیابت کا حکم پڑھا۔ یہ حکم اُنھیں کے نام
تھا اور اُس میں اُنھیں اس بات کا اقتدار دیا گیا تھا کہ قصر الفنڈیل میں
جا کے اُس مقدمے کی سماعت کریں جو کہ ایک نوجوان شخص پر قائم کیا گیا ہے
اُسی حکم میں یہ بھی لکھا تھا کہ چونکہ وہ امیر جو اس مقدمے کے مستغیث ہیں
اور جن کا نام رائٹ آنریبل ارل گلن گائل ہے چند خاص وجوہ سے
اڈنبرا نہیں آسکتے ہیں اور اس وجہ سے بھی کہ اُس مقام پر بہت
سے گواہ مقدمے کے حالات سے واقف مل سکیں گے لہذا محکمۂ نیابت
کے نزدیک یہ مناسب اور موزون نظر آتا ہے کہ فوراً رائٹ آنریبل

لارڈ مان ٹیتھ اسکاٹ لینڈ کے اعلیٰ حاکم عدالت کو حکم دیا جائے کہ وہ قصر النڈیل میں جائیں اور اِس مقدمے کی سماعت کریں اور مناسب فیصلہ صادر کریں۔

اس حکم کے پڑھے جانے کے بعد سر ولیم وس ہارٹ جیوری کے لوگوں کو اُن کی جگہ پر لے گئے۔ اور اُن کے ناموں کی فہرست سررشتہ دار کو دیدی جس نے ایک ایک کرکے اُن کے نام پکارنا شروع کیے۔ جیوری میں یہ لوگ تھے۔ سر ڈونلڈ کین مور۔ سر جیمس لنڈسے۔ بیرن کیلڈرووڈ۔ سر رابرٹ۔ بار بور۔ اینگس ونٹن۔ قلعے کے پھاٹک کا دربان دو جنگل کے چوکیدار ایک ارل گلن گائل کا خادم اور تین اور ہائی لینڈ کے سردار بھی تھے جن کے نام بتانے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ جیوری کے اِن لوگوں سے اقرار لیا گیا کہ "سچ بولیں گے۔ اور سچائی کی بنا پر فیصلہ کریں گے" اس رسم کے ادا ہو جانے کے بعد شریف کمرے سے چلے گئے۔ اور تقریباً دس منٹ کے بعد کنتھ کو لے کے واپس آئے۔ اب پھر کمرے کے بڑے بڑے بھدے دروازے خوب مضبوطی سے بند کر دیے گئے۔ ملزم کو کٹہرے میں پہونچانے کے بعد سر ولیم وس ہارٹ مارکوس النڈیل اور ارل گلن گائل کے پاس جا کے اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

کنتھ کا چہرہ زرد تھا مگر اُس سے مایوسی نہیں ظاہر ہوتی تھی اُس کے رخساروں پر خون کی تو کوئی چھینٹ نہ تھی مگر آنکھوں سے اطمینان کی روشنی جھلک رہی تھی۔ اُس کا لمبا خوبصورت قد اور چھریرا بدن آنکھوں کے سامنے استقلال و استواری سے قائم نظر آتا تھا سر اُوپر کو اُٹھا ہوا تھا۔ لیکن اِس کے ساتھ ہی اُس کی وضع قطع اور اُس کی نگاہ سے نہ کوئی گستاخانہ بے پروائی ظاہر ہوتی تھی نہ قبل از وقت اطمینان نمایاں تھا۔ وہ خاموشی و مستقل مزاجی سے کٹہرے تک آیا۔ عدالت کی طرف مخاطب ہو کے تعظیماً جھکا۔ پھر اور سب لوگوں کی طرف توجہ کی۔ اُس کی صورت دیکھتے ہی ارل گلن گائل کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اور اُنھون نے اپنے دل مین کہا۔ ”پاک پروردگار! کیا یہ شخص مجرم ہو سکتا ہے؟ ممکن ہے کہ باوجود اِن تمام ثبوتون کے یہ بےگناہ ہو! مگر نہین۔ یہ غیر ممکن ہے۔ بالکل غیر ممکن!“

مارکوئس النڈیل ارل گلن گائل کے چشم وابرو کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ اور سمجھ گئے کہ اُن کے دل مین کیا ہے۔ اِس لیے چپکے سے اُن کے کان مین کہا ”افوہ! آپ دیکھتے ہیں؟ چہرے سے کس قیامت کا مکر و فریب ظاہر ہوتا ہے؟“

مگر ارل گلن گائل نے اِس کا کچھ جواب نہ دیا۔ جیسے سُنا ہی نہین۔

سر ولیم وِس ہارٹ۔ (آہستہ سے مارکوس النڈیل کے کان مین) ”لارڈ صاحب اگر آپ نے مجھے بتا نہ دیا ہوتا کہ یہی شخص نوجوان لارڈ ملکم اور آپ کے دو وفادار خادمون کے قتل کا ملزم ہے تو خدا کی قسم مجھے اِس کی صورت دیکھ کے ہرگز یقین نہ آتا۔“

ارل گلن گائل۔ (مارکوئس کے کان مین) ”لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کمبخت اِس گھڑی عدالت کے سامنے اپنے جرم کا اقرار نہ کرے گا جیساکہ وہ پھنستے ہوئے آپ کے سامنے کر چکا ہے۔“

مارکوس النڈیل۔ ”لارڈ صاحب آپ دیکھ ہی رہے ہین کہ اِس وقت یہ شخص کیسا مضبوط اور تنا کھڑا ہے۔ مگر جس وقت اِس نے اقرار کیا تھا اُس گھڑی بیماری کی وجہ سے اِس کا دل کمزور تھا۔ اُس وقت اِس کے دل مین ایک ندامت پیدا ہوئی۔ توبہ کا جوش ہوا۔ اور یہ خیال کر کے کہ اِس جرم کے پاداش مین مین یقیناً مار ڈالا جاؤن گا اِس نے کوشش کی کہ اِسی طریقے سے ہم دونون کے سامنے رحم کی التجا کر کے اس سزا سے بچ جائے۔“

ارل گلن گائل نے اِس کا کچھ جواب نہین دیا۔ اُن کی سمجھ ہی مین نہ آیا تھا کہ کس بات پر غور کرین۔ اور کس بات کو باور کرین۔ ایک طرف تو شہادت اِس نوجوان کے بالکل خلاف نظر آتی تھی۔ مگر

دوسری طرف اُنھین کسی طرح یقین نہ آتا تھا کہ ایک ایسا شخص جس نے عمداً اتنا بڑا جرم کیا ہو ایسی شریفانہ وضع سے خاموش و مطمئن کھڑا رہے۔ ارل کی اس وقت یہ حالت تھی کہ گویا ایک خواب پریشان دیکھ رہے تھے۔ اور کنیتھ کے اقرار جرم کے متعلق آرکولس النڈیل کے بیان پر جس قدر غور کرتے تھے اُسی قدر اُن کی پریشانی اور بڑھتی جاتی تھی۔ اور یہ بات کسی طرح سمجھ مین نہ آتی تھی کہ ایک شخص جو اس طرح اقرار کر چکا ہو وہ ایسی مستقل مزاجی سے سراونچا کیے ہوئے عدالت کے سامنے کیسے کھڑا ہو سکتا ہے؟

جو معزز لوگ ساجیوری مین تھے اُن مین سے بھی کئی پر کنیتھ کی شریفانہ وضع اور اُس کے ظاہری اطمینان کا بڑا اثر پڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُس کے قد زیبا اور غیر معمولی درجے کے حُسن مردانہ نے اثر کیا لیکن عہدہ داران عدالت سررشتہ دار محرر۔ اور وکیل سرکار خاموش تھے اور ایسا متین چہرہ بنائے ہوئے تھے کہ بالکل سمجھ مین نہ آسکتا تھا کہ کنیتھ کی ظاہری شکل صورت اور وضع قطع دیکھ کے اُس کے مجرم یا بے گناہ ہونے کے بارے مین اُنھون نے بھی کوئی راے قائم کی ہے یا نہین۔

سررشتہ دار۔ اس نوجوان شخص پر ایک نہایت ہی سخت جرم عائد کیا گیا ہے۔ لیکن عدالت کے سامنے یہ اُس وضع مین نہین آیا ہے جس طرح کہ ایسے مجرمون کو عموماً لایا جاتا چاہیے۔"

شریف۔ (اپنی جگہ سے اُٹھ کے اور عدالت کی طرف مخاطب ہو کے) "جناب کے اس اعتراض کو مین سمجھا بے شک یہ مجرم ہتھکڑیون اور بیڑیون مین نہین لایا گیا۔ مگر یہ غیر معمولی رعایت محض ارل گلن گائل کی درخواست کی بنا پر مجھ کو کرنی پڑی ہے۔"

اعلیٰ حاکم عدالت۔ "جناب اس امر مین زیادہ بحث کی ضرورت نہین مقدمے کی کارروائی شروع کی جائے۔"

کنیتھ نے آنکھون ہی آنکھون مین ارل گلن گائل کا شکریہ ادا کیا اور وکیل صدر عدالت نے کرسی سے اُٹھ کے اور عدالت کی طرف مخاطب

ہو کے یہ تقریر شروع کی :-

"بدین غرض کہ جنابِ والا کو اِس مقدمے کی حالت سے پوری آگاہی ہو جائے یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ یہ نوجوان شخص جس کا نام کنفتھ ہے اور اِس وقت عدالت کے سامنے کھڑا ہے۔ اُس نے نہایت ہی صغیر سنی سے ارل گلن گائل کے گھر مین پرورش پائی ہے گو کہ اسے ارل کے خاندان سے کوئی قرابت نہین ہے۔ اور جہان تک مجھے معلوم ہے اِس شخص کے والدین کا بھی نام کوئی نہین جانتا۔ لیکن اتفاق سے جبکہ یہ بالکل بچہ تھا۔ ارل گلن گائل کے سر پڑ گیا۔ اور ہوا یہ کہ کسی نامعلوم شخص نے یہ سمجھ کے کہ ارل کی ہمدردی و فیاضی سے یہ شیر خوار بچہ پل جائے گا۔ اور نہایت حفاظت و آرام سے رہے گا۔ لا کے اُن کے یہان چھوڑ دیا۔ چنانچہ اِس لاوارث (اور حقیقت مین یہ قیدی اسی نام سے یاد کیے جانے کا مستوجب ہے) لڑکے کو ارل گلن گائل نے نہایت محبت اور بڑے لاڈ پیار سے پالا۔ اگرچہ اُنھون نے اِسے اپنا متبنّیٰ بیٹا نہین تسلیم کیا لیکن بالکل اپنے بچون کی طرح رکھا۔ اس کو بہت برس گذر گئے اور آج سے تین چار مہینے پیشتر کسی خاص وجہ سے (جسے مین بیان نہین کرنا چاہتا) ارل گلن گائل کو مجبوراً اڈنبرا چھوڑ دینے کی ضرورت ہوئی۔ مارکوس النڈیل نے اپنے شریف دوست کے رہنے کے لیے اپنا یہ قصر دیدیا۔ اور ارل اور اُن کا خاندان جس مین لارڈ ملکم گلن گائل جو ایک ہونہار نوجوان تھا اور جس کی اکیس برس کی عمر تھی اور لیڈی **اوی لینا** گلن گائل جس کا ابھی اُنیس برس کا سِن ہے یہان آ گئے۔ کنفتھ بھی ان کے ساتھ تھا۔ اور ارل کا خاندان اپنی حیثیت اور اپنے رتبے کے موافق نوکر چاکرون کے ساتھ قصر النڈیل مین رہنے لگا۔ یہان آنے کے دو ہفتے بعد ارل گلن گائل کو یہ معلوم ہوا کہ کنفتھ لیڈی **اوی لینا** پر اپنا عشق ظاہر کرتا ہے۔ یہ خیال کر کے کہ اِس نوجوان شخص کا اپنے محسن اور سرپرست آقا کی بیٹی پر عاشق ہونا نہایت ہی ناشکری کور نمکی اور گستاخی ہے اور نیز اِس اندیشے سے کہ

اُن کی عالی خاندان و شریف النسب بیٹی کہین اِس مجہول النسب نوجوان کے پھندے
مین پھنس کے شادی کرنے پر نہ راضی ہو جائے آرل گلن گائل نے اظہار
ناراضی ہی نہین کیا بلکہ چاہا کہ اِس نوجوان کا لیڈی اوی لینا
سے ملنا روک دین - چنانچہ اُنھون نے حکم دیا کہ کنتھ بجائے اُن کے
ساتھ کھانا کھانے کے اپنے کمرے ہی مین کھا لیا کرے - اپنے ساتھ بیٹھنے
اُٹھنے سے بھی روک دیا - اس کو چند ہفتے گذر گئے اور اِس درمیان مین
مارکوس النڈیل بھی آ پہونچے - اس لیے کہ آرل گلن گائل کی بیٹی کے ساتھ
اُن کی نسبت ٹھہر چکی تھی - اور وہ لیڈی اوی لینا کے شوہر ہونے والے
تھے اُن کے آنے کے بعد یہ واقعہ پیش آیا کہ اِسی نواح کے سردارون
نے جو میک لیائن کہلاتے ہین ایک قسم کی سخت شورش کر دی یعنی وہ
لیڈی اوی لینا کو زبردستی لے بھاگے - اس کی تفصیل کی ضرورت
نہین - لیکن مین یہ بتا دینا چاہتا ہون کہ کنتھ اُس جوان نازنین کو میک
آلپین لوگون کے ہاتھ سے بچا لایا - اس سے لازمی طور پہ یہ خیال قائم ہو سکتا ہے
کہ اِس نے لیڈی اوی لینا پر اپنا حق سمجھ رکھا تھا - اس کو بھی چند ہفتے
ہو گئے اور اب بادی النظر مین کنتھ کو گلن گائل کی بیٹی پر اظہار عشق
کا کوئی موقع نہین ملا"

اتنا کہنے کے بعد وکیل سرکار خاموش ہو گیا اور چند کاغذ دن
کو جو میز پر اُس کے آگے رکھے ہوئے تھے دیکھنے لگا - اور اُن کی مدد
سے اپنے حافظے کو درست کرکے پھر کہنا شروع کیا :-

"حضرات! اب مین ایک اور قابل یادگار واقعہ بیان کرتا ہون
جو اس بدنصیب شخص کی زندگی مین پیش آیا جو آپ کے سامنے بحیثیت قیدی
اور مجرم کے کھڑا ہے - ہمارے نجات دہندہ (مسیح) کی پیدائش کے دوسرے
دن دوپہر کا وقت تھا کہ لیڈی اوی لینا اپنی وفادار خادمہ ارسولا
کے ساتھ قریب کے جنگل مین جا کے ٹہلنے لگین - وہان یہ نوجوان شخص کنتھ
بھی جا پہونچا - اور جیسا کہ ارسولا کے بعد کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ

ملاقات محض اتفاقیہ تھی۔ اتفاقاً اُسی وقت لارڈ ملکم بھی وہان پہونچ گئے۔ اور
اُنھون نے اپنی بہن کو کنیتھ سے باتین کرتے دیکھ لیا۔ آرسولا کا یہ بھی بیان ہے کہ
لارڈ ملکم نے کنیتھ کو سخت سُست کہا۔ گالیان دین۔ اِس کی نسبت سخت الفاظ استعمال
کیے۔ اور بہت ہی بد تہذیبی سے اِسے چھیڑا۔ مگر کنیتھ نے نہایت ہی بُردباری و
تحمل سے کام لیا۔ بس اتنا تو ضرور ہوا کہ بے اختیاری مین اُس کا ہاتھ تلوار کے
قبضے پر جا پڑا۔ اور مین ملزم کی جانبداری مین یہ بھی بتائے دیتا ہون کہ اُس نے
بال برابر بھی تلوار میان سے باہر نہین نکالی۔ بلکہ یہ کہا کہ لارڈ ملکم مین کسی حال مین تم
سے نہین لڑنا چاہتا۔ لیڈی **اوی لینا** نے بہت کوشش کی کہ اپنے بھائی کے
غصے کو روکین اور اُنھین اپنے ساتھ قصر مین واپس لے آئین۔ مگر اُنھون نے
بگڑ کے حکم دیا کہ تو اپنی خادمہ کے ساتھ چلی جا۔ اور خود اپنے دلی جذبات کو صاف
الفاظ مین کنیتھ پر ظاہر کر دینے کے لیے ٹھہر گئے۔ لیڈی **اوی لینا** یہ سمجھ کے کہ کنیتھ
اپنی عقلمندی اور متانت کی بدولت اُن کے بھائی سے ہرگز نہ لڑے گا دونون کو جنگل
مین تنہا چھوڑ کے **ارسولا** کے ساتھ قصر مین واپس چلی آئین۔ اِس واقعے کو دو
گھنٹے گذرے ہون گے کہ کنیتھ قصر مین اکیلا واپس آیا۔ اور آتے ہی قصر کے دربان
سے جو گواہان جیوری مین موجود ہے پوچھا۔ "لارڈ ملکم واپس آ گئے یا نہین؟" دربان
نے اِس کا نفی مین جواب دیا۔ مگر ساتھ ہی اُس نے دیکھا کہ **کنیتھ** کی صورت پر عجب
بدحواسی برس رہی ہے۔ مگر اس نوجوان نے اِس کی کوئی وجہ نہین بیان کی
فقط یہ کہہ کے ٹال دیا کہ "کچھ نہین جنگل مین ایک واقعہ پیش آ گیا تھا۔" دربان نے
جو اب زیادہ غور کیا تو دیکھا کہ اِس کے کپڑون مین مٹی بھری ہے اور جا بجا
خون کے دھبے بھی ہین۔ اِس کی تلوار بھی غائب ہے۔ خالی میان کمر مین لٹک رہا
ہے۔ اُس نے پھر پوچھا آخر واقعہ کیا ہے۔ مگر یہ نوجوان عجیب قسم کے جوش کے ساتھ
فوراً پلٹا اور جھٹ پٹ اپنے کمرے مین چلا گیا۔ اتنے مین جنگل کے ایک چوکیدار نے
(وہ بھی جیوری مین شامل ہے) آ کے بیان کیا کہ اُس نے ایک تلوار کا قبضہ اُس
تیز رو ندی کے کنارے پڑا پایا جو اِس جنگل مین سے ہو کے بہی ہے۔ اور بتایا کہ
جس مقام پر وہ قبضہ تھا اُس کے قریب ہی تھوڑا سا خون بھی پڑا تھا۔

وہین پر زمین مین انسان کے قدمون کے نشان بھی بنے ہوئے تھے ... معلوم ہوتا تھا کہ اُس جگہ کسی سے سخت لڑائی ہوئی ہے۔ یہ برف باری کا موسم تھا اور زمین ہر جگہ سخت ہو رہی تھی۔ لیکن ندی کے کنارے چونکہ ندی کا پانی چڑھ کے اُتر گیا تھا۔ اس لیے وہان کی مٹی نرم تھی اور اسی وجہ سے اُس مین پاؤن کے نشان بن گئے تھے جو جابجا ہر طرف بنے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک ہی شخص کے پاؤن کے نشان نہین ہین۔ تلوار کا جو قبضہ وہان ملا وہ **کنیتھ** کی تلوار کا تھا۔ لیکن ٹوٹی ہوئی تلوار کا کہین پتہ نہ تھا۔ اب مین یہ بتلا دینا چاہتا ہون کہ اس مقدمے کے مشتبہ حالات معلوم ہوتے ہی آرل گلن گائل۔ مارکوئس النڈیل۔ اور دیگر سردارون نے جو اِس وقت جیوری مین بھی موجود ہین فوراً تحقیقات شروع کر دی۔ **کنیتھ** موجود تھا۔ اُس نے بیان کیا کہ مجھے بالکل خبر نہین **لارڈ ملکم** کہان گئے۔ عین اس تحقیقات کے وقت ایک دوسرا چوکیدار آیا۔ (وہ بھی جیوری مین شریک ہے) اور **لارڈ ملکم** کی کلغی دار ٹوپی اور اُن کی چادر پیش کی۔ اور بیان کیا۔ مین نے ان چیزون کو ندی مین اُس مقام سے کچھ دور آگے جہان خون پڑا تھا اور لڑائی کے نشان نمودار تھے۔ پایا۔ چادر پھٹی تھی اور ٹوپی کی کلغی کے پر ٹوٹے ہوئے تھے۔ لیکن دونون چیزین بخوبی پہچانی جا سکتی تھین کہ آرل گلن گائل کے بیٹے کی ہین۔ مگر چونکہ وہ پانی کے اندر ملی تھین اس لیے اُن سے اصل واقعے کا کچھ پتہ نہ چلتا تھا۔ جب یہ چیزین **کنیتھ** کے سامنے پیش ہوئین تو پشیمانی اور ندامت کے ساتھ اُس پر سخت ہیبت طاری ہوئی۔ چہرے پر مُردنی چھا گئی۔ پھر ایک آہ فلک دوز کھینچی اور غش کھا کے زمین پر گر پڑا۔

کنیتھ "بے شک یہ خیال کر کے کہ لارڈ ملکم ڈوب گئے ہین مجھ پر ایسا سخت خوف طاری ہوا تھا کہ غش آگیا۔ اور عدالت سے مین یہ بھی درخواست کرتا ہون کہ اِس بات کا خیال رکھے کہ اُس تفتیش کے وقت مین نے جنگل کا پورا واقعہ نہین بیان کیا تھا۔ اور نہ مجھے اِس کا موقع دیا گیا۔ کیونکہ اُس غشی کے بعد جب مجھے ہوش آیا تو مین نے اپنے آپ کو قید خانے کی ایک کوٹھری مین بند پایا۔"

[illegible] تمھین ہر بات کی صفائی پیش کرنے کا پورا پورا موقع دیا جائیگا۔ لیکن ابھی ہمکین وکیل سرکار کی باقی تقریر سُن لینے دو"

وکیل سرکار "جس دن یہ نوجوان قید ہوا ہے اُس کی دوسری شب کو مارکوس الننڈیل کے داروغہ آنگس ونٹن نے دیکھا کہ کنتھ قیدخانے سے بھاگ گیا ہے اس لیے اُس نے دو سوارون کو اُس کے تعاقب مین روانہ کیا۔ اُس وقت اِس کا اور تعاقب کرنے والون کا کچھ حال معلوم نہوا۔ لیکن بعد کو پورا حال کھل گیا۔ اور تمام شکوک وشبہات رفع ہوگئے۔ سب سے پہلے مین یہ بیان کرنا چاہتا ہون کہ اُسی رات کو دو ایک گھنٹون کے بعد کنتھ قصر مین واپس آگیا۔ اور عین اُسی وقت پہونچا جبکہ تیک آلبین سردار جن کی نسبت ایک بار لیڈی اومی لینا کے پکڑے جانے کا مین تذکرہ کرچکا ہون دوبارہ لارڈ گلن گائل کی بیٹی کو اُسی پہلے طریقے سے زبردستی پکڑے لیے جاتے تھے۔ مین قیدی کی تائید مین یہ بتانا چاہتا ہون کہ اِس نے تیک آلبین سردارون پر ناقابل بیان بہادری سے حملہ کیا اور لیڈی اومی لینا کو اُن کے ہاتھ سے چھڑا لیا۔ خود اُس کے سر مین بھی نہایت سخت چوٹ آئی جس کی وجہ سے وہ بیہوش ہوگیا۔ اب بجائے اُس کے کہ وہ پھر قیدخانے کی کوٹھری مین ڈال دیا جاتا وہ قصر مین اور خاص اپنے کمرے مین پہونچا دیا گیا۔ اُس تکلیف اور بخار کی حالت مین دوسرے دن اِس نے سُنا کہ وہ دونون نوکر جو اُس کے تعاقب مین بھیجے گئے تھے اُن کی لاشین جنگل مین پڑی ملین۔ اس وقت گناہون کے بارے وہ اِس درجہ متاثر تھا کہ اپنے کیے پر پچتایا اور مارکوس الننڈیل کو تنہا اپنے کمرے مین بلا کے خود اپنی زبان سے اُن کے سامنے اپنے تمام گناہون کا اقرار کرلیا۔"

کنتھ خاموشی اور بیتابی سے سنتا رہا تھا کہ اُس پر قیدخانے سے بھاگ جانے کا الزام لگایا گیا۔ جوش واضطراب سے بار بار کچھ کہنا چاہتا مگر رُک جاتا تھا کیونکہ اُسے نظر آتا تھا کہ بغیر لیڈی اومی لینا کا نام لیے مین اِس معاملے کو صاف نہین کرسکتا۔ اور یہ اُسے کسی طرح گوارا نہ تھا۔ وہ یہ بھی نہین بیان کرنا چاہتا تھا کہ مارکوس الننڈیل نے لیڈی اومی لینا کے کہنے سے مجھے بھاگ جانے مین

مدد دی تھی - خلاصہ یہ کہ اُسے مرجانا گوارا تھا مگر یہ نہیں گوارا تھا کہ نیدی اوی لینا بدنام ہون - اور اُن کا نام کسی ناگوار طریقے سے عدالت مین لیا جائے - یہی وجہ تھی کہ وکیل سرکار کے اس بیان کو وہ خاموشی سے سنتا رہا - لیکن جب اُس پر یہ الزام لگایا گیا کہ مارکوس النڈیل کو اپنے گناہون کا اقرار کرنے کے لیے اپنے کمرے مین بلا بھیجا تو ضبط نہ ہو سکا - چہرے پر خون دوڑنے لگا - آنکھین جھپک اُٹھین - اور اُس کے یونانی شمائل ہونٹھ بے اختیار کانپنے لگے اور چلا کے کہا "جھوٹھ - جھوٹھ بالکل جھوٹھ"

سر ولیم وس ہارٹ "نوجوان شخص - خاموش کھڑے رہو - اگر پھر تم نے وکیل سرکار کی تقریر مین مداخلت کی تو مین عدالت سے اجازت لیکر تمھین اس کمرے سے ہٹا دون گا - اور یہ نہیں تو تمھارے ہاتھون مین ہتھکڑیان ڈال دی جائین گی تاکہ تمھین اپنی موجودہ حالت یاد رہے - اور سمجھ جاؤ کہ تم قیدی ہو"

حاکم عدالت "بے شک تمھین خاموش کھڑا رہنا چاہیے - جب تمھارے بولنے کا وقت آئے گا اُس وقت سب واقعات کو صاف کر لینا"

اس پر گفتھ عدالت کے سامنے تعظیماً جھکا اور اپنے ہونٹھ دانتون مین دبا لیے - جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اِس وقت اپنے جذبات کے دبانے مین اُسے نہایت سخت تکلیف برداشت کرنا پڑی ہے -

مارکوس النڈیل - (شریف کے کان مین) "میرے لائق دوست مین تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ یہ لڑکا نہایت گستاخ ہے - مگر آپ کے ایسے باعزت اور باثر شخص کی زبان سے ایک ہی لفظ سُن کے وہ اپنی حالت پر قائم رہے گا - براہ کرم آپ اُس کو غور سے دیکھتے رہیے تاکہ وہ آپے سے باہر نہ ہو جائے - آپ دیکھین گے کہ اپنا جواب پیش کرتے وقت کیسی چرب زبانی اور گستاخی سے بولتا ہے - اور مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اس [illegible] مین وہ نہایت بیباک ہے"

شریف - (نہایت آہستہ سے) "لارڈ صاحب آپ اِن معاملے کو [illegible]

اور چھوڑ دین مین اُسے اُس کی حد سے نہ بڑھنے دون گا یہ تو میرا فرض ہے کہ عدالت مین انتظام قائم رکھون؟ اور اپنے اِس فرض کو پوری طرح بجا لاؤن گا۔

وکیل سرکار نے پھر اپنے کاغذات دیکھ کے اور واقعات کو یاد کر کے کہنا شروع کیا۔ جناب والا مین یہ کہہ رہا تھا کہ اِس قیدی کنفتھ نے بھاگ جانے کے بعد واقعہ دوسرے دن شام کے وقت مارکوس الندڈیل کو اپنے کمرے مین بُلا بھیجا جس شخص کو کنفتھ نے مارکوس کے بلانے کے لیے بھیجا تھا وہ اینگس وڈٹن انھین کا داروغہ تھا۔ اور مارکوس اُس کی درخواست کے مطابق اِس نوجوان کے کمرے مین چلے گئے۔ اُنھون نے قیدی کو نہایت دماغی کمزوری کی حالت مین پایا اور اُس کا دل بیماری کی وجہ سے ایسا کمزور ہو گیا تھا کہ اپنے تمام گزشتہ گناہون پر ایک ارقت کا جوش پیدا ہو گیا تھا اس شخص نے نہایت عاجزی اور منت کے لہجے مین قبول کر لیا کہ مین نے نہایت ذلیل ناشکری کی کہ اپنے محسن اور سرپرست کی بیٹی لیڈی اوی لینا کے ساتھ شادی کرنی چاہی پھر جوش رقت سے اُس کے آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور سسکیان بھرتے اور آہ وزاری کرتے ہوے اپنے عام گناہون کا مارکوس الندڈیل کے سامنے اقرار کر لیا۔ اُس اقرار سے معلوم ہوا کہ کنفتھ نے فقط لارڈ ملکم ہی کو ندی کنارے نہین قتل کیا ہے بلکہ اُن دونون آدمیون کو بھی دغابازی سے مار ڈالا جنھین اینگس وڈٹن نے اُس کے تعاقب مین روانہ کیا تھا۔ لیکن اب مین نہین کہہ سکتا کیا وجہ ہے کہ کنفتھ اِس وقت اپنا سر اُٹھائے ہوئے اور اطمینان اور بے گناہی کی وضع سے عدالت کے سامنے کھڑا ہے یا تو یہ وجہ ہے کہ اِس کی صحت ترقی کر گئی اور اِس کا دل مضبوط بلکہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گیا ہے۔ اور اب اپنی اُس دلی کمزوری پر افسوس کر رہا ہے کہ مین نے کیون اقرار کر لیا یہ بات نہایت قابل غور ہے۔ اگر مارکوس الندڈیل کے کہنے کا یقین کیا جائے اور کون شخص ہے

کہ اُن کے بیان میں شک کرے۔ تو یہ قیدی جو کٹہرے میں کھڑا ہے تین قتلوں
کا مجرم ہے۔ اگرچہ مارکوس النڈیل کے نوکروں کے متعلق یہ بحث کیجا سکتی
ہے کہ اُنھیں ملزم نے اپنی حفاظت خود اختیاری میں مار ڈالا۔ لیکن پھر بھی
وہ جُرم قتل کی حد تک پہونچتا ہے۔ کیونکہ اُس وقت اِس کی یہ حالت تھی
کہ جیسے ایک شخص قتل کا مجرم ہو اور وہ جیل خانے سے بھاگ گیا ہو اور
اُن لوگوں کی یہ حالت تھی کہ گویا ایک فرار شدہ قیدی کے تعاقب میں
روانہ ہوئے تھے۔ لہذا اُن کو مار ڈالنا قتل ہے۔ لیکن مارکوس النڈیل
ظاہر کریں گے کہ اُسی اقرار میں کنتھ نے اُن سے بیان کیا کہ جب دونوں
شخصوں نے اُسے پا لیا ہے تو وہ خاموشی کے ساتھ قصر میں واپس آنے پر رضی
ہو گیا۔ اور اِس حالت میں جبکہ وہ اُن دونوں کے بیچ میں گھوڑے پر سوار
چلا آتا تھا تو اُس نے موقع ڈھونڈھ کے ایک شخص کو دغابازی کے ساتھ
مار کے گرا دیا۔ اور اُس کے ساتھی دوسرے شخص پر حملہ کر دیا۔ کنتھ کی زبان
سے یہ اقرار سننے کے بعد مارکوئس النڈیل اِس قدر پریشان اور خوف
زدہ ہوئے کہ اُس کے کمرے سے نکلتے ہی اُنھوں نے ایک جوش میں
اپنے خیالات کا اظہار کر دیا۔ اور خادمہ ارسولا نے جو کہ اُس وقت
برآمدے میں کھڑی ہوئی تھی مارکوئس کے وہ الفاظ سُنے اور اُن کی
وہ پریشان حالت دیکھی۔ اس غیر معمولی مگر تکلیف دہ مقدمے کے یہ واقعات
ہیں۔ قیدی پر پہلے تو لارڈ ملکم گلن گائل کے قتل کا الزام لگایا جاتا ہے
اور اِس کے بعد مارکوئس النڈیل کے دو خادموں کے مار ڈالنے کا۔ لیکن
عدالت کی آسانی کی غرض سے صرف پہلے الزام کے متعلق بیانات سُن لینا
کافی ہوگا اور اُس کے بعد اُسی کے متعلق قیدی کے جواب کی سماعت کی جاوے"

اس کے بعد وکیل سرکار نے عدالت کے سامنے تعظیماً جھک کے کہا:

"اگر حضور والا یہ فیصلہ کریں کہ یہ مقدمہ جیوری کے سامنے پیش کرنے کے لیے
کافی ہوگا تو دوسرے الزام یعنی اُن دو خادموں کے قتل کے متعلق
کارروائی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں خود تو یہ کہتا ہوں کہ اگر

یہ نوجوان شخص جو عدالت کے سامنے کھڑا ہے اپنی بے گناہی ثابت کر دے تو مجھے بہ نسبت اس کے بہت زیادہ خوشی ہو گی کہ اس کے اوپر ایک خوفناک فیصلہ صادر کیا جائے۔ لیکن پھر میں کہوں گا کہ اگر یہ سمجھتا ہو کہ اس کے لیے بچنے کا کوئی موقع نہیں ہے کہ برابر سختی کے ساتھ انکار ہی کیے جائے اور دل میں اپنے گناہ پر پچھتاتا ہے تو اس کے لیے سب سے اچھا یہ ہے کہ اپنے آپ کو عدالت کے رحم پر چھوڑ دے۔ بجاے اس کے کہ ایک بیکار اور بے بنیاد جواب کے لیے تیار ہو۔

اس طرح اپنی تقریر ختم کر کے وکیل سرکار بیٹھ گیا۔ اور ایک منٹ سے زیادہ دیر تک کمرے میں کامل خاموشی رہی۔

اعلیٰ حاکم عدالت:۔ اب گواہوں کے بیان سلسلہ وار پیش ہوں۔

سب سے پہلے قصر کا دربان کھڑا کیا گیا اور وکیل سرکار کے سوال پر اس نے سب واقعات بیان کیے جو اس کے نام سے وابستہ تھے اس کے بعد دونوں جنگل کے چوکیداروں نے اپنے بیان دیے۔ وہ تلوار کا ٹوٹا ہوا قبضہ پیش کیا گیا اور پہچانا گیا کہ کنتھ کا ہے اس کے بعد کلغی دار ٹوپی اور پیٹی ہوئی چادر پیش ہوئی اور فیصلہ کیا گیا کہ لارڈ ملکم کی ہیں۔ پھر سر دملاکین مور، سر جیمس لنڈسے سر رابرٹ۔ بار بور۔ اور سر ن کیلڈر روڈ۔ اور تین دوسرے سرداروں نے گواہی دی کہ ارل گلن گائل نے اپنے بیٹے کے غائب ہو جانے کے بعد تحقیقات کی تھی اور بتایا کہ ارسولا نے لارڈ ملکم کو جنگل میں کنتھ اور ادی لینا سے ملتے دیکھا تھا۔ اور لارڈ گلن گائل کے ایک نوکر نے بھی جو اس تحقیقات کے وقت موجود تھا ان سب بیانات کی تصدیق کی لہذا وکیل عدالت نے خادمہ ارسولا کو اس وقت عدالت میں بلانا ضروری نہ سمجھا۔

اس کے بعد انگس ڈنٹن کا بیان ہوا اور اس کے اٹھتے ہی جنگل کے دونوں چوکیداروں نے ایک دوسرے کی طرف ایک معنی خیز نگاہ سے دیکھا۔ اور دونوں نے بیان کیا کہ ایک رات کو چودہ یا پندرہ دن گذرے میں نے فصیل کا ایک اندرونی دروازہ کھلا پایا اور مزید تحقیقات سے

یہ معلوم ہوا کہ اُس کے آتے ہی قیدخانہ کا دروازہ بھی کھلا پڑا ہے۔ مجھے فوراً شک ہوا اور
جلدی سے کنتھ کے قیدخانے کی کوٹھری میں آیا اور معلوم ہوا کہ وہ بھاگ گیا
ہے۔ لہٰذا میں نے قصر کے دو نوکروں کو اُس کے تعاقب میں روانہ کیا۔ اس کے
بعد اُن لوگوں کو میں نے زندہ نہیں پایا بلکہ اُن کی لاشیں جنگل کی جھاڑی میں
اِس واقعے کے تیسرے دن پڑی ملیں۔ داروغہ نے یہ بھی بیان کیا کہ اُن کی لاشیں
ملنے کے بعد میں کنتھ کے کمرے میں گیا تاکہ اُس سے ان دونوں آدمیوں کے
قتل کا حال دریافت کروں۔ کنتھ اِس وقت اپنے کمرے میں اکیلا تھا۔ اور
اُس نے درخواست کی کہ میں فوراً مارکوئس الندیل کو اُس کے پاس بلادوں کیونکہ
وہ اُن کے سامنے اپنے گناہوں کا پورا اقرار کرلینا چاہتا تھا۔

یہ شہادت تھی اینگس وٹن کی اور اُس کے ختم ہونے کے بعد پھر
اُن دونوں جنگل کے چوکیداروں نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نگاہوں
سے دیکھا۔ داروغہ کے اِس بیان کے وقت کنتھ کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنے
جوش کو اُسی طرح سے دبائے ہوئے تھا جیسے کہ ایک آتش فشاں پہاڑ ہوتا ہے۔
ارل تکلن گائل جو اس مقدمے کی کارروائی کو نہایت غور اور توجہ سے سُن رہے
تھے اُنھیں بھی اینگس وٹن کے طرزِ بیان سے ایک قسم کا شبہ پیدا ہوگیا۔
اور اِس وقت اُن کے دل میں مارمور کی وہ باتیں یاد آگئیں جو مارمور
نے اُس طوفان کی رات کو اُنھیں کے کمرے میں بیان کی تھیں اور جن سے
اُنھیں معلوم ہوا تھا کہ اینگس وٹن نے تیس برس قبل کی کرسمس کی صحبت
کے متعلق بہت سی باتیں عمداً غلط بیان کی تھیں۔

اس موقع پر جبکہ مارمور نے اِس طرح سے بُڈھے داروغہ کی غلط
بیانیوں کو تفصیل سے بیان کردیا تھا ہم دیکھ چکے ہیں کہ ارل کے دل میں
عجیب و غریب خیالات پیدا ہوئے تھے۔ اور اُس وقت جبکہ لارڈ تکلن گائل
بیٹھے ہوئے داروغہ کی شہادت کو سُن رہے تھے، اور اُنھیں اِس شخص
کے چہرے سے اس کی طرف سے ایک نہایت بُرا خیال پیدا ہوگیا تھا اُس وقت
بھی اُسی قسم کے خیالات ارل کے دماغ میں چکر لگانے لگے مگر اُنھوں نے

دربان سے کچھ نہین کہا۔ کیونکہ اگر وہ گواہ کی شہادت کے متعلق کسی خاص بات پہ عدالت کو توجہ دلاتے تو ناموزون نہ ہوتا۔ مگر اُنھون نے ایسا نہین کیا۔ وہ بیٹھے رہے اور اُن کی حالت ایک عجیب و غریب اور ناقابل بیان تھی۔

اب مارکوس النڈیل سے اِس بیان کی تصدیق کرائی گئی جو وکیل عدالت نے اپنی تقریر مین کنتھ کے اقرار جرم کی بابت بیان کی تھی اُنھون نے بھی شائستگی اور سنجیدگی کے ساتھ اپنی کنتھ کے ساتھ وہی گفتگو ہونا بیان کر دیا۔ بالکل اُسی طرح جیسے کہ اُنھون نے آرل گگن گائل کے سامنے کہا تھا اور جو اُنتیسوین باب کے خاتمے پہ لکھی جا چکی ہے اُنھون نے اِس طرح بیان کیا گویا کہ وہ ایک اصلی واقعہ نہایت سچائی کے ساتھ بیان کر رہے ہین۔ اور اُنھین اِس کا وہم و گمان بھی نہین ہے کہ مجھ پر اِس کے متعلق جرح کی جا سکے گی کنتھ خاموش کھڑا ہوا اُن کے اِن بیان کو سخت تعجب اور اشتعال کے ساتھ سُن رہا تھا جس کے آثار اس کے چہرے سے ظاہر ہوتے تھے۔ اُس کی آنکھون سے شُعلے نکل رہے تھے۔ اُس کے نتھنے پھولے ہوئے تھے اُس کے گال تمتما اُٹھے تھے اور اُس کے ہونٹھ تھرتھرا رہے تھے۔ اِن سب باتون سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ کیسی دلی تکلیف اور دقت کے ساتھ اُس نے مارکوس کے بیان کو ضبط کر کے سُنا ہے۔ آرل گگن گائل کی نگاہین مارکوس النڈیل کے چہرے پر سے دفعتًہ کنتھ پر پڑین اور پھر وہ پریشانی کے ساتھ مارکوس کو دیکھنے لگے۔ اور اگرچہ اُنھین اس بات مین ایک شمہ برابر بھی شک نہ تھا کہ مارکوس اتنے بڑے جعلسازی کے مرتکب ہون گے مگر اِس کے ساتھ ہی اُسی حد تک اُنھین یہ دیکھ کے بھی تعجب تھا کہ کنتھ کے چہرے سے کیسی بیگناہی ظاہر ہوتی ہے۔ لہذا نہایت جوش و اضطراب کے ساتھ آرل اب اُس نوجوان کے بیان کے منتظر تھے۔ کیونکہ مقدمے کی کارروائی اِس حد تک پہونچ چکی تھی۔

تینتیسوان باب

صفائی

کنتھ نے کسی قدر کانپتی اور دل پر اثر کرنے والی آواز مین کہنا شروع کیا "حضور والا - اِن واقعات کی صفائی مین جو میرے متعلق ہین میرے پاس کوئی الفاظ نہین ہین اور نہ کوئی شہادت ہے کہ مین اپنی تائید مین پیش کر سکون - اُس موقع پر جبکہ انسانی فیصلہ ناممکن ہو یا جہان کہ واقعات کچھ ایسے عجیب و غریب طریقے پر پیش آ گئے ہون کہ کوئی خاص فیصلہ صادر کیا جا سکے تو بہت ممکن ہے کہ ایک فرشتہ بھی شیطان بنا دیا جائے - موجودہ حالت مین سلسلہ وار گواہ پیش ہو چکے ہین اور واقعی اُن کے بیانات سے خاص اثر پڑتا ہے - اگر ایک طریقے سے اُن کا مطلب ٹھیک طور پر لیا جائے تو دوسری حالت مین یہ بھی ٹھیک ہے کہ اُنھون نے سچ بیان کیا ہے - میں عرض کرتا ہون کہ ابتدائی گواہ بالکل سچے تھے لیکن اُن کا مطلب بالکل غلط سمجھا گیا - لیکن جو بیان اینگس ڈمن نے اور مارکوس انڈیل نے دیا ہے وہ جھوٹا ہے بالکل جھوٹا - اُس کا ہر لفظ جھوٹا ——"

اعلیٰ حاکم عدالت :- نوجوان شخص مین تمھین اِس طرز گفتگو کی اجازت نہین دے سکتا جو شہادت پیش ہوئی ہے اُس کے خلاف کوئی وجہ بیان کر سکتے ہو - یا اگر تم چاہو تو کوئی دوسرا واقعہ بیان کر کے اُس کو ادا کر سکتے ہو لیکن اس بات کی مین کسی طرح اجازت نہین دے سکتا کہ تم کسی شخص کو بدنام کرو یا اُس کے اوپر الزام لگاؤ اور اس کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ وہ لوگ تم سے خواہ مخواہ حسد رکھتے ہون"

کنتھ :- لارڈ صاحب - مجھے نہایت افسوس ہے کہ میرا بیان حضور کی ناراضگی کا باعث ہوا - اور مجھے نہایت افسوس ہے کہ عدالت کے قواعد کے خلاف چند الفاظ میری زبان سے نکل گئے - لیکن اگر کوئی خلاف واقعہ الزام میرے اوپر لگایا گیا تو میرے لیے وہ زندگی اور موت کا سوال ہے بہر حال مین کوشش کرون گا کہ اپنے جذبات کو دبا دون - اور اپنے بیان کو خاموشی کے ساتھ اُسی طرح عرض کرون جو میری حالت کے مطابق ہے - وکیل عدالت نے حضور سے بیان کر دیا ہے

کہ مین ارل گلن گائل کا پروردہ ہون اور اُن کی فیاضی سے پلا۔ یہ بالکل سچ ہے۔ اور میرے دل مین ارل صاحب کی اتنی وقعت اور اتنی محبت ہے جو بیان نہین ہوسکتی۔ اُن کا شکریہ میرے امکان سے باہر ہے۔ مجھے اقرار ہے کہ ارل صاحب نے میرے ساتھ وہی کیا جو حقیقی باپ کرتا۔ بلکہ شاید اُنھون نے اِس سے کسی قدر زیادہ کیا کیونکہ اپنے محدود ذرائع آمدنی مین میرا حقیقی باپ بھی اتنا نہ کرسکتا۔ ارل گلن گائل نے مجھے اُس وقت سے کھلایا پلایا ہے جبکہ مین ایک شیر خوار بچہ تھا۔ اُنھین کے کپڑے مین نے پہنے ہین۔ اُنھین کے بچھونے پر مین سویا ہون۔ اور اُنھین نے مجھے تعلیم دلائی ہے اُنھون نے فقط اتنا ہی نہین کیا کہ میری ضروریات کو فراہم کرتے رہے۔ بلکہ اپنی عیش و عشرت اور تکلفات مین بھی مجھے شریک کیا۔ بہرحال قابل وکیل عدالت نے جیسا بیان کیا ہے مجھے ارل نے ہمیشہ خاص اپنی اولاد کی طرح رکھا۔ لاٹ صاحب چاہے اس مقدمے کا فیصلہ میرے خلاف ہو اور چاہے آپ کو یقین بھی آجائے کہ مین نے لارڈ ملکم کے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اُٹھایا ہوگا۔ لیکن اتنا تو آپ ضرور سمجھتے ہون گے کہ یہ بات انسانی فطرت کے بالکل خلاف ہے کہ میرے دل مین ارل گلن گائل کی شکر گذاری کا احساس نہو۔ آپ یقین جانین کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کی اتنی قدر و منزلت نہ کرتا ہوگا جتنی مین اپنے محسن کی کرتا ہون جو میرے لیے میرے والدین سے زیادہ ہین۔ کاش مجھے معلوم ہوجاتا کہ مین اس دنیا مین اپنی جان دینے سے ارل گلن گائل کی ذرا سی بھی تکلیف کم کرسکتا ہون تو مین بڑی مسرت اور نہایت ہی خوشی کے ساتھ اپنا سر مقتل مین جھکا دیتا۔ اپنا سینہ خنجر کی نوک پر رکھ دیتا۔ اور اس حالت مین بھی کہ یہ مقدمہ ہی نہ پیش ہوتا۔ نہ یہان کوئی حاکم عدالت ہوتا۔ اور نہ میرے اوپر اِس قسم کا شبہہ کیا گیا ہوتا تو بھی اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میری جان جانے سے ارل کا بڑا بیٹا واپس مِل جائے گا تو خدا جانتا ہے کہ مین نہایت جوش دل اور مسرت و رضامندی کے ساتھ اپنی جان دینے کو تیار ہوجاتا۔"

گفتھ اتنا کہنے کے بعد چند لمحون تک خاموش رہا۔ اگرچہ اس وقت

اس نے اپنا سر دوسری جانب پھیر لیا تھا لیکن کھڑکی [illegible]
روشنی جو پڑی تو اُس کے خد و خال سے صاف نظر آیا کہ [illegible]
کیسی دلی تکلیف میں مبتلا ہے۔

پھر کنتھ نے کہنا شروع کیا: "لارڈ ملکم کو میں بڑے بھائی کی طرح چاہتا تھا۔ اگرچہ وہ بہت سے لوگوں کے ساتھ جو اُن کے ساتھ رہتے تھے غرور اور تمکنت سے پیش آتے لیکن میرے ساتھ وہ ہمیشہ برادرانہ شفقت سے سلوک کیا کرتے اور میری عمر اس وقت تک اُن کے ساتھ گذری۔ جب میں اپنے ابتدائی ایام زندگی پر غور کرتا ہون تو نظر آتا ہے کہ ہم دونون ساتھ ہی ساتھ اڈنبرا کے محل گلن گائل کے وسیع باغ مین کھیلا کرتے تھے۔ اس کے بعد کے زمانے مین لارڈ ملکم مین اور مجھ مین کھیل کرتب اور نوجوانی کی بہادرانہ مشقون مین مقابلہ ہوا کرتا۔ مگر یہ مقابلہ ویسا ہی تھا جیسا نہایت عزیز دوستون یا محبت کرنے والے بھائیون مین ہوا کرتا ہے۔ اسی حالت مین ہم بڑھ کے جوان ہوئے ہم دونون مین کبھی کسی کی زبان سے کوئی غصہ کا لفظ دوسرے کی نسبت نہین نکلا۔ اور نہ کبھی ایک دوسرے کو غصے کے چشم و ابرو سے دیکھا۔ یہان تک کہ میری زندگی کا وہ افسوسناک واقعہ پیش آیا جس کی بدولت آپ یہ سب واقعات دیکھ رہے ہین۔ اگر مین باپ پر اپنی جان قربان کر دینے کے لیے تیار تھا تو آپ سمجھ سکتے ہین کہ اُن کے بیٹے کے لیے بھی ہرگز دریغ نہ کرتا۔ جس دن سے وہ غائب ہو گئے ہین مین زار و قطار رویا کرتا ہون میری آنکھون سے جلتے ہوئے گرم آنسو ٹپکتے ہین اور یہ سب اس وجہ سے ہے کہ مجھے گمان ہے وہ اب اِس دنیا مین نہین ہین۔ نہ اِس وجہ سے کہ مجھ پر اُن کے قتل کا شبہہ کیا جا رہا ہے۔ حضور والا اب آپ سمجھ گئے ہون گے کہ مین ارل گلن گائل کو باپ کی طرح اور لارڈ ملکم کو بھائی کی طرح چاہتا تھا۔ لیکن وہی محبت جو بچپن اور نوعمری کے زمانے مین مجھے لیڈی اڈی لینا کے ساتھ تھی اِن آخری ایام مین اُس نے کوئی دوسری صورت اختیار کر لی ہے تو کیا اس پر مجھے کوئی الزام دیا جا سکتا ہے؟

مجھے لیڈی اوڈی لیتھا کے ساتھ اگر محبت ہے تو اُس مین میرا کوئی قصور نہین ہے کیونکہ یہ تو اُس دل کے پودے کا ایک قدرتی پھول ہے جس کو انسان کبھی جان بوجھ کے نہین لگاتا۔ اور اُس پھول کا پھلنا پھولنا اُس کا نشو نما اُس کے اختیار سے باہر ہوتا ہے۔ ہان یہ میرا قصور ضرور ہے کہ اس محبت کو مین نے لیڈی اوڈی لیتھا پر ظاہر کر دیا۔ اصول معاشرت کے لحاظ سے بے شک یہ میری بہت بڑی غلطی تھی۔ اور جیسے ہی وہ غلطی مجھ سے سرزد ہوئی مجھے اپنے دل مین اُس کا درد بھی محسوس ہونے لگا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ بہت بڑے اور نہایت نیک لوگون کی زندگی مین بھی چند لمحے ایسے ضرور ہوتے ہین جب وہ اپنے جذبات کو نہین دبا سکتے عشق کا اثر انسان پر کس قدر سخت ہوا کرتا ہے؟ پھر اُس سے میرا کمزور اور ناتوان دل کیسے نہ متاثر ہوتا؟ مگر اب مین اپنی اس غلطی کے متعلق زیادہ نہ کہون گا“

اتنا کہنے کے بعد کنتھ پھر خاموش ہو گیا۔ اُس بڑے کھانے کے کمرے مین جس مین عدالت کا اجلاس قائم کیا گیا بالکل خاموشی تھی۔ ارل گلن گائل جو اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے آگے کی طرف جھکے اور گھٹنون پر کہنیان ٹیک کے اپنا سر دونون ہاتھون مین چھپا لیا۔ یہ بیان کرنا بالکل امکان سے باہر ہے کہ اس نوجوان کے الفاظ نے اُن کے دل پر کیا اثر کیا۔

کنتھ نے پھر کہنا شروع کیا ”اب مین بعض واقعات کو نظر انداز کر کے یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ جب مین خاندان سے علیحدہ کر دیا گیا۔ مجھے کھانا علیحدہ ملنے لگا۔ اور مین علیحدہ کمرے مین رکھا گیا تو مین نے ارل گلن گائل کے حکم کی تعمیل مین مطلق عذر نہین کیا۔ میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ مجھے اس قصر سے چلا جانا چاہیے۔ اور وسیع عالم مین پھر کے اپنے لیے کوئی ذریعہ معاش پیدا کرنا چاہیے تاکہ محنت کر کے عزت کی روٹی کھاؤن اور اُس تابعداری سے نجات ملے۔ لیکن پھر میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ اس حالت مین جب کہ ارل مجھ سے ناراض ہین میرے اس طرز عمل سے صاف ظاہر ہوگا کہ مین نے اُن کی نافرمانی کی اور ایک ایسے گھر سے بھاگ گیا جو خود

میری ہی غلطی سے میرے رہنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ پس اِس خیال سے میں ٹھہر گیا۔ لیکن کاش میں نے اُس کے خلاف ہی کیا ہوتا۔ ہفتے گزر گئے اور اِس اثنا میں مجھے اِس بات کا موقع ملا کہ لیڈی اووی لینا کو میک آلپین کے دو ملازموں کے ہاتھ سے چھڑا لاؤں۔ افسوس اُس وقت جو مجھے لیڈی اووی لینا سے گفتگو کا موقع ملا تو اُن کی محبت میرے دل میں اور زیادہ ہوگئی۔ اب میں اُس یادگار دن کا حال بیان کرتا ہوں جس نے یہ سب واقعات پیدا کیے ہیں۔ میرا مطلب اُس دن سے ہے جس روز سے لارڈ ملکم غائب ہیں۔ حضور والا کے سامنے یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ لیڈی اووی لینا اور اُن کی خادمہ ارسولا اُس دن دوپہر کے وقت جنگل میں ٹہل رہی تھیں۔ حضور والا اِس سے بھی واقف ہیں کہ لارڈ ملکم دفعتہً وہاں آ گئے اور اُن کی آنکھوں سے جوش نمایاں تھا۔ لہجے سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا۔ اور زبان پر گالیاں تھیں۔ یہ سب واقعات بالکل ٹھیک ہیں اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ اُن کی طعن وتشنیع نے میرے دل پر ایک لمحے کے لیے بُرا اثر کیا۔ اور میں اپنا ہاتھ تلوار کے قبضے تک لے گیا۔ لیکن میرا یہ غصہ بجلی کے کوند جانے سے زیادہ دیر تک نہ رہا ہوگا۔ کیونکہ میری انگلیوں نے تلوار کا قبضہ چھوا اور چھوتے ہی اُس سے الگ ہوگئیں اور ساتھ ہی مجھے ہوش آ گیا۔ اور میں نے انھیں یقین دلایا کہ چاہے کچھ ہو میں آپ سے لڑنے پر آمادہ نہ ہوں گا۔ پھر لیڈی اووی لینا۔ ارسولا کے ساتھ قصر کی طرف واپس روانہ ہوئیں۔ اور میں لارڈ ملکم کے ساتھ جنگل میں تنہا رہ گیا۔ جیسے ہی اووی لینا اور اُرسولا نظر سے غائب ہوئیں ملکم نے نہایت بُرے لہجے میں مجھے گالیاں دینا شروع کیں۔ لیکن میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اُن سے ہرگز نہ لڑوں گا۔ اس لیے میں نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور بغیر یہ جانے ہوئے کہ کدھر جا رہا ہوں جھٹ پٹ چل کھڑا ہوا۔ لارڈ ملکم بھی میرے ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور مسلسل گالیاں دیتے جاتے تھے۔ آخر میں نے اُن سے نہایت عاجزی کے ساتھ کہا "مجھے معاف کیجیے۔"

میں نے اپنا قصور تسلیم کر لیا۔ اور اپنے گذشتہ طرز عمل سے معافی مانگی۔ بلکہ اُس
گھڑی میں نے ایسے طریقے سے عاجزی کی کہ گو کہ میں اُنھیں کی روٹیوں پر
جی رہا تھا لیکن اِس پر بھی یہ بات مجھے اپنی عزت کے خلاف نظر آتی تھی۔ میرا
جی چاہتا تھا کہ لارڈ ملکم کسی طرح یہ بے حمیتی کی زبان روکیں۔ جو مجھے
اس وجہ سے تکلیف دہ نہ تھی کہ ایسا لہجہ فطرۃً ہر شخص کو ناگوار ہوتا ہے بلکہ
اِس وجہ سے بھی کہ میں وہ کلمات ایک شخص کی زبان سے سُن رہا تھا
جس کے ساتھ مجھے بالکل سگے بھائی کی سی محبت تھی۔ بہر حال میری تمام کوششیں
بیکار ہوئیں۔ اور ہم دونوں اُسی شان سے قدم بڑھاتے چلے جا رہے تھے
کہ ندی کے کنارے پہونچے جو اُس وقت طغیانی کے وجہ سے پُر تھی جیسے
ہی ہم اُس ندی کے کنارے پہونچے ایک جنگلی سور جھاڑی سے نکلا اور اپنے
سفید سفید دانت نکال کے ہم پر جھپٹا ملکم نے اور میں نے دونوں نے اپنی تلواریں
کھینچ لیں اور اس پر حملہ کیا بلکہ شاید یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ اُس کے حملے
کو روکنے لگے۔ اُس جانور نے پہلے لارڈ ملکم پر حملہ کیا اور وہ اُس کے حملے کو
اپنی تلوار سے روک کے آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنے لگے۔ اور میں اُسکی پشت کی طرف
سے جا کے حملہ کر رہا تھا۔ یونہیں لڑتے لڑتے ہم عین ندی کے کنارے پہونچ
گئے۔ اور اِسی وجہ سے وہاں کی نرم زمین پر ہمارے پاؤں کے نشان بن گئے۔
اب میں نہیں جانتا کہ خوف سے یا کسی زخم کے اندیشے سے جس کو میں نہیں دیکھ
سکا لارڈ ملکم دفعتہً نہایت تیزی سے بھاگے اور گھنے جنگل میں غائب ہو گئے۔ اب
وہ شور میری جانب متوجہ ہوا۔ اور اِس نے مجھے بالکل زیر کر لیا۔ اس لیے کہ اتفاقاً
میرا پاؤں پھسل گیا اور میں ایک طرف گر پڑا۔ اسی گرنے کے باعث میرے کپڑوں
میں مٹی بھر گئی۔ لیکن پھر میں سنبھل کے اُٹھا اور اپنی تلوار اُس کی گردن میں بھونک
دی۔ لیکن اب اِس کے بعد اُسے کھینچا تو قبضہ ٹوٹ کے میرے ہاتھ میں رہ گیا۔
یوں دشمن کو زیر کرنے کے بعد میں لارڈ ملکم کی تلاش میں چلا۔ اور تقریباً
ایک گھنٹے تک جنگل میں چاروں طرف اُنھیں ڈھونڈھتا پھرا۔ مگر وہ کہیں مجھے نہ ملے
اور میں مایوس ہو کے پھر اُسی مقام پر واپس آیا جہاں سے اُن کا ساتھ چھوٹا تھا

وہان پہونچ کے مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ [illegible]
تلوار کا ٹوٹا ہوا قبضہ - اور زمین پر پاؤن کے نشان اِس بات کو ظاہر کر رہے
تھے کہ یہان لڑائی ہوئی ہے لیکن یہ یقینی بات ہے کہ کوئی اجنبی شخص میری عدم
موجودگی مین وہان پہونچا اور میرے اُس شکار کو اٹھا لے گیا - اُس کے بعد
مین قصر مین واپس آیا - اور اُس وقت میری صورت سے اگر کوئی جوش
اور پریشانی ظاہر ہوتی تھی تو وہ کوئی تعجب کی بات نہ تھی - کیونکہ جنگل مین واقعات
ہی ایسے پیش آئے تھے کہ مین نہایت پریشان تھا - میرا یہ [illegible] کرنا کہ
لارڈ ملکم واپس آئے یا نہین بالکل قدرتی بات تھی - اور اس کی وجہ بھی [illegible]
ہے کہ مین اپنے کمرے مین کیون [illegible] اپنے کمرے مین جا کے اطمینان سے بیٹھ [illegible]
اس لیے بھی تھی کہ اُس پر غور کرون کہ لارڈ ملکم نے مجھ کو اپنی بہن کے ساتھ دیکھا [illegible]
کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے اِس کے بعد جب مین ارل گلن گائل اور دیگر سردارون کے سامنے
بلایا گیا تو قدرتی طور پر میرے دل مین یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ لارڈ ملکم کے قتل کا [illegible]
اور اِس اندیشے سے جو جوش پیدا ہوا اُس کو مین نہ دبا سکا - مین نے جو واقعات جنگلی سور
سے مقابلہ ہونے کے [illegible] بیان کیے ہین اُن کو بیان کرنے ہی کو تھا کہ جنگل کا دوسرا
چوکیدار اُس کمرے مین داخل ہوا اور وہ اپنے ہاتھ مین رومال اور کلغی دار ٹوپی لیے ہوئے
تھا - اُسے دیکھ کے میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ غالباً لارڈ ملکم ندی مین گر پڑے اور طغیانی کے
وجہ سے بہ گئے - یہ پُرخراش خیال پیدا ہوتے ہی [illegible] ایسا شخص جس کو مین اپنے سگے بھائی سے زیادہ
چاہتا تھا یون ضائع ہو گیا میرے دماغ مین چکر آ گیا اور مین بیہوش ہو کے گر پڑا - اُس کے بعد مجھے ہوش
آیا تو مین تنگ کوٹھری مین تھا اور انگس ونڈم میرا نگہبان وہ جب میرے لیے کھانا لایا تو مین نے
اُس سے درخواست کی کہ میرا بیان سنو اور اُسے ارل گلن گائل کی
خدمت مین عرض کر دو - مگر اُس نے انکار کیا - پھر اِس کے بعد جب چور دروازے
کا واقعہ پیش آیا اور بعد ازان مین اپنے کمرے مین بیمار پڑا تھا تو مین نے خادمہ
اُرسولا سے یہ تمام واقعات بیان کیے تاکہ وہ لیڈی ادی لینا کے گوش
گذار کر دے - اور وہ اِس بیان کو اپنے والد تک پہونچا دین - لیکن دوسرے
دن مجھے معلوم ہوا کہ لیڈی ادی لینا نے جب یہ واقعات اپنے والد سے

[illegible] علم ہوا کہ ارل [illegible]

بھی نہ تھیں- لہذا اُنھیں کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوئی- اُسی دن شام کو میرے کمرے کے دروازے پر پہرہ بٹھا دیا گیا- اور اس وقت سے اِس گھڑی تک نہایت سختی کے ساتھ نگہبانی کی جاتی ہے- پہرے کے سپاہیوں نے میرا لکھا ہوا بیان بھی ارل گلن گائل کی خدمت میں پیش کرنے سے انکار کر دیا- لہذا یہ واقعات اگر اسوقت تک نہ ظاہر ہو سکے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟ اب میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ بعض گواہوں کی شہادت لفظاً لفظاً صحیح تھی- مگر اُس سے نتیجہ غلط نکالا گیا- پھاٹک کے دربان نے بے شک مجھے پریشان اور مضطر دیکھا اور میرے کپڑوں میں مٹی اور خون بھی اُس نے دیکھا [illegible]- جنگل کا ایک چوکیدار میری تلوار کا [illegible]- اور دوسرا لارڈ ملکم کی ٹوپی اور رومال لایا جن چیزوں کو اُس نے ندی میں سے نکالا تھا- بہت سے سرداروں اور لارڈ گلن گائل کے نوکروں نے جب میں اُن کے سامنے [illegible] آ گیا تو مجھے پریشان و مضطرب الحال دیکھا- میں زمین پر بیہوش ہو کے گر بھی پڑا تھا- یہ سب واقعات بالکل سچ ہیں- لیکن اِن میں سے کسی سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ میں نے کسی کو قتل کیا یا مجھ سے اُس سے لڑائی ہوئی- یہ سب اُسی سلسلۂ واقعات کے اجزا ہیں جن کو میں نے اِس وقت ظاہر کیا۔"

اتنا کہنے کے بعد کنتھ چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گیا- اور پھر اپنے بیان کو اِن لفظوں پر ختم کیا "جو الزام بھاگ جانے کا مجھ پر لگایا جاتا ہے اُس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا- لیکن اِس واقعے کے بعد البتہ چند ایسے معاملات پیش آئے جن کی بابت مجھے کچھ عرض کرنا ہے- ارکوس الفڈیل کے دو ملازم جن کے قتل کا مجھ پر الزام لگایا جاتا ہے وہ میرے ہاتھ سے ہرگز نہیں مارے گئے- وہ قصر سے میرے تعاقب میں نہیں بھیجے گئے تھے بلکہ خود اپنی خوشی سے میرے ساتھ ہو گئے تھے- ہم گھوڑوں پر سوار چلے جا رہے تھے کہ سیک آلپین سے مقابلہ ہو گیا- بڑی سخت لڑائی ہوئی- اور وہ دونوں آدمی بہادری کے ساتھ میری طرف سے لڑتے ہوئے مارے گئے

مین بچ گیا۔ اور قصر النڈیل کو واپس آیا۔ اور اُس وقت پہونچا جب کہ انڈلف اور ایتھ لیڈی اوی لینا کو پکڑے لیے جاتے تھے۔ اِس کے بعد مین چند روز تک مین بیمار پڑا رہا۔ اور اُسی زمانے مین کہا جاتا ہو کہ انگس ونٹن میرے پاس آیا اور مین نے اُس کی معرفت مارکوس النڈیل کو بلا بھیجا۔ اور وہ آئے تو مین نے اُن کے سامنے اقرارِ جرم کیا۔ یہ واقعات غلط بیان کیے جاتے ہین اور مجھے اِن سے قطعی انکار ہے۔ انگس ونٹن اُس زمانے مین ایک بار بھی میرے گھر مین نہین آیا۔ اور خود مارکوس النڈیل بخوبی جانتے ہین کہ وہ میرے پاس اپنی ہی خوشی سے آئے تھے۔ نہ میرے بلائے ہوئے۔ اِس کے سوا مجھے کچھ نہین کہنا ہے۔ میری زندگی ارکان جیوری کے ہاتھ مین ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ خوب سوچ سمجھ کے کثرت رائے سے میری قسمت کا فیصلہ کرین گے۔"

نوجوان کنتھ خاموش ہو گیا۔ جس وقت کنتھ نے مارکوس النڈیل کی شہادت کو جھوٹ بتایا اُس وقت وہ دفعتًہ اپنی کرسی پر سے اُچھل پڑے اور جوش کے ساتھ کھڑے ہونے کو تھے مگر ارل گلن گائل نے اُن کا بازو پکڑ لیا۔ اور کھینچ کے اُنھین پھر کرسی پر بٹھا لیا۔ اور آہستہ سے اُن کے کان مین کہا "لارڈ صاحب۔ اِس مقدمے کو ختم ہونے دیجیے جیقدر جلد ختم ہو اُتنا ہی اچھا ہے۔ میرے لیے یہ ایک دردناک منظر ہے۔ بیشک نہایت ہی دردناک۔"

مارکوس النڈیل۔ (ارل کی طرف گھور کے) "لارڈ صاحب آپ کو اِس شخص کے کہنے کا اعتبار ہے یا میرے کہنے کا؟"

ارل "مین آپ کے قول کو کیسے غلط کہہ سکتا ہون۔ مگر میرا دماغ چکر کھا رہا ہے۔ اور میرے خیالات نہایت پریشان ہین۔"

اب اعلیٰ حاکم عدالت اُٹھے۔ جیوری کی جانب متوجہ ہوئے اور ایسی متانت کے ساتھ کہ ہر ہر لفظ کو آہستہ آہستہ اور تول تول کے

ادا کرتے تھے یہ تقریر کی: امرا۔ نائٹ۔ شرفا۔ اور معمولی لوگ جو حضرات
اس موقع پر جیوری مین شامل ہین آپ سے کہنا چاہتا ہون کہ اس نوجوان
شخص کا فیصلہ آپ ہی کے ہاتھ مین ہے۔ آپ اس مقدمے مین گواہ ہین۔
اور آپ نے قسم کھائی ہے کہ اپنے علم و یقین کے مطابق سچ بولین گے۔
میرا یہ بھی فرض ہے کہ آپ کو آگاہ کر دون کہ اگر آپ عمدًا جھوٹا فیصلہ
کرین گے یا اپنی لاعلمی کے وجہ سے غلط فیصلہ ہو جانے دین گے تو آپ
جرمانے یا قید کی سزا کے مستوجب ہون گے۔ اس معاملے مین آپ لوگون کو
جو فیصلہ کرنا چاہیے اُسے مین جانتا ہون۔ ملزم نے جنگل مین سور سے
مقابلہ ہونے کے جو واقعات بیان کیے ہین وہ یا تو محض واقعات ہین
یا وہ نہایت ہی عمدگی اور ہوشیاری کے ساتھ تصنیف کر لیے گئے
ہین اور اس چالاکی سے کہ کل تفصیلی واقعات اس کے مطابق ہو جائین
اب اس نوجوان شخص کا یہ قصہ اگر صحیح مان لیا جائے تو اس مین ذرا
شک نہین کہ مارکوس النڈیل کا یہ بیان کہ اس نے لارڈ ملکم کے قتل
کرنے کا اقرار کر لیا تھا بالکل غلط ہے۔ لیکن اگر یہ خیال کیا جائے کہ یہ
واقعات ملزم نے چالاکی کے ساتھ تصنیف کر لیے ہین تو مارکوس النڈیل
کی شہادت بالکل کافی ہے۔ اب آپ کو ملزم اور مارکوس النڈیل کی
حیثیتون پر غور کرنا چاہیے۔ یہ بھی مین بتا دینا چاہتا ہون کہ اگر آپ کی
راے مین قیدی بے قصور سمجھا جائے تو یہ لازمی ہے کہ آپ کا فیصلہ
مارکوس النڈیل کو ملزم ٹھہرائے گا فقط مارکوس کو نہین بلکہ اُن
کی جماعت مین سے ایک اور شخص کو بھی یعنی اینگس وٹن کو جس نے
بیان کیا ہے کہ مین ہی کنتھ کا پیغام مارکوس کے پاس لے گیا تھا
تاکہ وہ آکے کنتھ کا اقرار جرم سن لین۔ مین پھر آپ سے کہنا چاہتا ہون
کہ میری جو راے ہے اُس پر مین مستقل ہون۔ اور یہ بھی جانتا ہون
کہ آپ کا کیا فیصلہ ہوگا۔ اور اس بات کو معمولی طور پر ظاہر کیے دیتا ہون
کہ آپ بھی اُسی طرح سوچ سمجھ کے اور اس مقدمے مین جو بیانات دیے

ہین اُن پر کامل غور کرکے فیصلہ کرین گے"۔
یہ کہہ کے حاکم عدالت نے ایک کاغذ پر ایک لفظ لکھا اور وہ کاغذ سررشتہ دار کو دیدیا۔ اب سٹر ولیم ورس ہارٹ اپنی جگہ سے اُٹھے اور بلند آواز مین ارکان جیوری سے دریافت کیا کہ "آپ حضرات تنہائی مین جاکے کچھ دیر غور کرنا چاہتے ہین یا یہ نہین اپنا فیصلہ تبا دین گے؟"
اس پر مسٹر ڈونلڈ کین مور نے آہستہ سے ارکان جیوری کی راے دریافت کی اور کھڑے ہوکے کہا "بارہ ارکان جیوری مین سے دس متفق الراے ہین"۔
محرر عدالت" تو فرمائیے آپ کیا کہتے ہین؟ ہان یا نہین۔ یعنے یہ قیدی لارڈ ملکم کے قتل کا مجرم ہے یا نہین؟"
مسٹر ڈونلڈ کین مور" بے شک۔ مجرم ہے"۔
یہ الفاظ سنتے ہی کنتھ نے افسوس کے ساتھ ہاتھ پر ہاتھ مارا اور کہا "خداوندا تیری مرضی سب پر مقدم ہے!" مگر اب بھی اُس کے چہرے سے پژمردگی یا خوف کے آثار نہین ظاہر ہوتے تھے۔
سررشتہ دار نے کہا "جیوری کا فیصلہ حاکم عدالت کے فیصلے کے مطابق ہے"۔
وکیل عدالت" اب میری راے مین دوسرے الزام یعنی لارڈ النڈیل کے دو ملازمون کے قتل ہونے کے متعلق راے لینے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ لہذا مین عدالت سے درخواست کرتا ہون کہ اِس فیصلے کے مطابق فوری احکام صادر فرما دیے جائین"۔
یہ کہہ کے وکیل سرکار اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور کمرے مین ایک خوفناک خاموشی ہوگئی۔ سب کی آنکھین اِس وقت کنتھ کی طرف لگی تھین جو سنگ مرمر کی مورت کی طرح سفید تھا مگر اس کے سوا اور کسی قسم کا خوف و اضطراب اُس کے چہرے سے نہین ظاہر ہوتا تھا۔ مگر ہان اُس کے سفید چہرے پر اِس بات کی ایک خفیف سی جھلک ضرور نمایان

تھی کہ" مین بیگنا شہید ہو رہا ہون "

استنے مین اعلی حاکم عدالت نے نہایت متانت کے ساتھ دردناک آواز اور غم کے لہجے مین کہنا شروع کیا" اب یہ میرا ایک پُر الم فریضہ ہے کہ قانون کے مطابق حکم صادر کر دون - اور وہ یہ ہے کہ آج کے تیسرے دن آدھی رات کے وقت یہ قیدی جو کٹہرے مین کھڑا ہے پھانسی پر لٹکا دیا جائے - اور پھانسی مین اُس مقام پر دیجائے جہان لارڈ ملکم گلن گائل کا خون بڑا ملا تھا - اور سر ولیم وس ہارٹ جو اس ضلع کے شریف ہین ان کو حکم دیا جاتا ہے کہ دوسری تمام باتون کو چھوڑ کے اس حکم پر عمل کرین اور اس کارروائی کو نہایت متانت کے ساتھ پورا کرین تاکہ اُن لوگون کے لیے ایک عبرت کی مثال ہو جو بدنفس ہین اور خون کے پیاسے رہا کرتے ہین - اِس نوجوان شخص سے بھی مین اِس قدر ضرور کہنا چاہتا ہون کہ اِس دنیا سے اگر یہ آرام کے ساتھ جانا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ نہایت صفائی کے ساتھ اپنا دلی راز ایسے مذہبی مقتدا کے سامنے ظاہر کر دے - جس کو ہم اِس کی زندگی کے آخری گھنٹون مین اِس کے پاس بھیجدین گے - اور خاتمے پر مین نہایت رقت قلب کے ساتھ دعا کرتا ہون کہ خداوند تعالی اس کے حال پر رحم کرے "

مقدمہ ختم ہو گیا - حاکم عدالت اور اُن کے ہمراہی اپنے اپنے کمرون مین چلے گئے - شریف کے آدمی کنتھ کو پھر اُسی کمرے مین لے گئے جس مین سے وہ لایا گیا تھا - اور مارکوس النڈیل نے اُن پڑوسی سردارون کو جو جیوری مین شریک تھے دعوت کی میز پر بلایا لیکن ارل گلن گائل کا دماغ چکر کھا رہا تھا اور اُن کے دل پر ایک بہت بڑا بوجھ پیدا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی بیٹی کے کمرے مین گئے - تاکہ جہان تک نرمی کے ساتھ ممکن ہو اِس مقدمے کے فیصلے کا حال اُس سے بیان کرین -

چونتیسوان باب

دونون زخمی بھائی

کنتھ کے مقدمے کے دوسرے دن کا واقعہ ہے کہ سہ پہر کے چار بجے ہین۔ سرانڈلف۔ اور سراتھیم بیک آلیین اپنے قلعے کے ایک کمرے مین بیٹھے اپنے اور اپنے پڑوسیون کے معاملات پر بحث کر رہے ہین۔ تقریباً دو ہفتے ہوئے یہ دونون کنتھ کے ہاتھ سے نہایت سخت زخمی ہوئے تھے۔ سرانڈلف کے شانے مین بہت گہرا زخم آیا تھا اور سراتھیم کا داہنا ہاتھ چند روز کے لیے بیکار ہوگیا تھا۔ چنانچہ ابھی تک وہ اِس چوٹ اور زخم کی تکلیف برداشت کر رہے ہین۔ بڑے بھائی کے پورے شانے مین پٹّی بندھی ہے اور چھوٹے بھائی اپنا ہاتھ ایک رومال مین لٹکائے ہوئے ہین۔ جو اُن کی گردن مین بندھا ہوا۔ اس طویل بیماری کی وجہ سے دونون کے چہرے کسی قدر زرد ہوگئے ہین۔ لیکن اس بیماری کی حالت مین بھی چونکہ اُنھون نے شراب کا دور کبھی ناغہ نہین کیا تھا اس لیے اُن کی آنکھون سے غیر معمولی شعلے نکل رہے ہین۔

آج کل وہ باہر نہین جا سکتے تھے۔ اور زخمون کی وجہ سے قلعے کی دیوارون کے اندر ہی رہنا پڑتا تھا۔ یہ امر دونون خونخوار بھائیون کو نہایت گران گزر رہا تھا۔ اور اِس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ گزشتہ واقعات نے اُن کے مزاج مین کسی قسم کی اصلاح نہین کی ہے۔ قصر النڈیل کی مہم مین جو اُنھین ناکامی ہوئی تھی اُس کے بعد چند روز تک بجز طبیب اور دو تین خاص خاص لوگون کے کوئی اُن کے پاس جانے کی جراٴت نہ کرتا تھا جب وہ بولتے تو معلوم ہوتا کہ یہ انسانی آواز نہین بلکہ ریچھ غرا رہے ہین۔ اور اُن کی ہر حرکت سے ظاہر ہوتا کہ وہ انسان نہین وحشی درندے ہین۔

بچھونون سے اُٹھنے کے قابل ہوسے اور برآمدے میں ان کے ٹہلنے لگے تو اُن کے نظروں سے بھی ویسی ہی متیر کی ظاہر ہوتی تھی جیسے کہ وہ تیرا چتا رہا لان اور برآمدے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ اس وقت تک آلوبر کو جراُت نہ ہوئی تھی کہ جو واقعہ اُس پراسرار عورت کے ساتھ اُنھیں پیش آیا تھا اُس کو اُن سے بیان کرے۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ آلیور نے اس عورت اور دوسرے قیدی کو دھمکی دی تھی کہ تمھیں کل ہی صبح کو پھانسی دیجائے گی۔ لیکن اُسے اس کی کیا خبر تھی کہ میرے دونوں سردار بیہوش اور خون میں لتھڑے ہوے قلعے میں واپس آئیں گے اور جس گروہ نے قصر الندڈل پر حملہ کیا ہے اُس کو ایسی تباہ کن شکست نصیب ہوگی۔ غرض پہلے چند روز تک آلیور کو بیان کرنے کا موقع ہی نہ تھا پھر جب وہ اچھے ہونے لگے اور اُن کے زخم بھرنا شروع ہوئے تو اُن پر ایسا وحشیانہ جوش سوار تھا کہ اب اُس کو کچھ کہنے کی جراُت نہ ہوسکتی تھی۔ ان آخری ایام میں کئی بار اُنھوں نے پوچھا کہ وہ قیدی محفوظ ہے یا نہیں۔ اور اپنی قید کو وہ کس طرح جھیل رہا ہے؟ مگر آلیور نے ہر بار نہایت مختصر الفاظ میں معمولی جواب دیدیا۔

گنتھم کے مقدمے کے مفصل واقعات اور اُس کے متعلق جو جو باتین پیش آئی تھیں وہ سب سیک آلیین نے نہایت دلچسپی کے ساتھ سُنی تھیں۔ اور ایک نہایت خوفناک خوشی کے ساتھ اُنھوں نے خیال کیا تھا کہ وہی نوجوان شخص جس نے ان کو شکست دی تھی۔ زخمی کیا تھا۔ اور دو بار لیڈی اوڈی لیٹا کو اُن کے ہاتھ سے چھین لیا تھا عنقریب نہایت ذلت کے ساتھ جان دینے والا ہے۔ گو کہ مقدمے کی کارروائی دروازے بند کرکے کی گئی تھی لیکن اُس کے مفصل واقعات سیک آلیین کو بخوبی پہونچ گئے تھے۔ اور اُنھیں معلوم ہوگیا تھا کہ فیصلہ کس بنیاد پر کیا گیا ہے۔ اُن کو یہ بھی خبر تھی کہ گنتھم نے اپنا کیا بیان دیا ہے۔ دونوں بھائی ان واقعات کو معلوم کرکے نئی تدبیرین سوچنے لگے اور سازشوں

مین مشغول ہو گئے - چنانچہ اس وقت اِس مقدمے کا فیصلہ ہونے کو دوسرے
دن شام کو ہم انھین حالات پر اُن کو گفتگو کرتے دیکھتے ہین -

چھوٹے بھائی نے کہا - ہان انڈلف - اور اُس مین تمھاری کیا

رائے ہے ؟ "

انڈلف " خدا کی قسم مجھے یہ تجویز نہایت پسند ہے - مین نے تم سے بیسیون
دفعہ کہا ہے کہ اُس عفریت مجھولکان اینڈرلڑکی کو مین حقیقت مین بہت بہتا ہتا
دو بار ہاتھ آ کے نکل گئی - پہلی بار اُس دن جب دن دہاڑے مین اُس کو قصر
النڈیل کے میدان سے اُڑا لایا تھا - اور دوبارہ اس وقت جب مین اُسے
اُس کے چھوٹے بیڑے سے اُٹھا لایا تھا اور چاندنی مین لا کے اُس کی بیجان سی
سوہنی مورت دیکھی تھی - پھر مین نے اُس وقت بھی اُس نازنین کے خوبصورت
چہرے کو دیکھا جب ہوش آتے ہی اُس کے منھ سے ایک خوفناک چیخ نکل گئی
تھی اور اُسوقت بھی اُس کے سوتے جادو کو دیکھا جب اُس کی آنکھین بند تھین اور
بیہوشی کی وجہ سے چہرہ سنگ مرمر کی طرح چمک رہا تھا - آہ مین نے اُسے
اُس لباس مین بھی دیکھا جو اُس کے رتبے کے مطابق نہایت نفیس اور خوبصورت
تھا - پھر مین نے آدھی رات کو اُسے شب خوابی کے دلفریب لباس مین
سوتے دیکھا - ایتھ تم بھی اُسے اِن سب حالتون مین دیکھ چکے ہو - اور تم
ہی فیصلہ کر سکتے ہو کہ ایک نائٹ کو ایسی ہاتھ کیونکر بدست مہم یہ داشت
کرنی چاہیے "

ایتھ " غالبًا میرا دل بہ نسبت تمھارے دل کے کسی قدر سخت ہی -
یہ مین نہین کہہ سکتا کہ مین بھی اِس لڑکی پر ویسا ہی عاشق ہون جیسے تم
نظر آتے ہو - لیکن اِس تمام بحث کا ماحصل مین یہ کہون گا کہ مجھے بہت
خوشی ہو گی اگر لیڈی اوی لینا تمھاری دولھن بنجائے - اس سے فقط
اتنا ہی نہین ہو گا کہ میک آلپین کا نام زندہ رہنے کی امید ہو گی
بلکہ اِس کی وجہ سے ہمین ایک قسم کی عزت بھی حاصل ہو جائے گی - جو سچ
تو یہ ہے کہ ہماری بعض سخت کارروائیون کے وجہ سے کم ہو گئی ہے -

مثلاً ہمین اس کی زیادہ فکر نہین ہوتی کہ ہمارے کھانے کی میز پر ہمارے ہی مویشیون کا گوشت ہے یا ہمارے پڑوسیون کے مویشیون کا گوشت بھی ملا ہوا ہے۔ علاوہ اس کے یہ بات بھی ہے کہ اگر تمھین ایک ایسی عالی خاندان دولھن مِل جائے گی تو پھر مین بھی کسی شریف لڑکی کو اپنے ضلع مین سے منتخب کرسکون گا اور اِس کے بعد پھر کسی شخص کو مجھے اپنی لڑکی دینے سے انکار کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔"

انڈلف:- بیشک بھائی آپ ٹھیک کہتے ہین بہرحال سب پہلوؤن پر نظر ڈال کے آپ نے مجھے یہی مشورہ دیتے ہین کہ لیڈی اوی لینا کے حاصل کرنے کے لیے اب ہمین حکمت عملی سے کام لینا چاہیے۔"

ایتھ:- بے شک۔ بے شک۔ اور اِس وقت ایک موقع حاصل ہے تو اُس سے ضرور کام لینا چاہیے۔"

انڈلف:- یہ تجویز نہایت مناسب ہے۔ اور اس پر عمل کرنے مین ہرگز تاخیر نہ کرنی چاہیے۔ دیکھیے کل رات کو بارہ بجے کے بعد کنتھ زندہ نہ ہوگا۔"

اِسی حال مین ایک شخص کمرے مین داخل ہوا۔ دونون بھائیون کی نگاہین نہایت اشتیاق کے ساتھ اُس کی طرف اُٹھ گئین۔ اور ایتھ نے اُس سے پوچھا میان ڈیوڈ کیا تازہ خبرین لائے ہو؟"

ڈیوڈ:- معزز سردار چند ایسے واقعات ہین جو نہایت دلچسپ اور تعجب خیز ہین۔ آج قصر النڈل کے گرد تھوڑی دیر چکر لگانے کے بعد مجھے ایک جنگل کا چوکیدار مِل گیا جسے مین کئی سال سے جانتا ہون۔ اُس سے معلوم ہوا کہ کل کے مقدمے مین وہ بھی جیوری کا ایک رکن تھا۔ اُس سے مین نے باتون باتون مین بہت سی باتین دریافت کرلین۔ اور جو حالات اُس سے معلوم ہوئے وہ بالکل اُنھی کے مطابق تھے جو مین نے کل آپ کی خدمت مین عرض کردیے تھے۔"

انڈلف:- تو کیا یہ بالکل صحیح ہے کہ مارکوس النڈل نے قسم کھا کے

بیان کیا کہ کنتھ نے اُن کے سامنے اُن کے دو ملازمون اور داروغہ کے قتل کا اقرار کیا ہے"

ڈیوڈ "بے شک۔ مارکوس الندڈیل نے یہی بیان کیا۔ اسی قدر نہین حاکم عدالت نے بھی نہایت زور دے کے ارکان جیوری سے کہا کہ اگر آپ کے نزدیک کنتھ مجرم نہین ہے تو اُس کا اثر یہ ہو گا کہ آپ مارکوس اور اُن کے داروغہ کو جھوٹا الزام لگانے کا مجرم قرار دین"

انڈلف "ٹھیک! یہ بات بہت غور کے قابل ہے"

یہ کہہ کے اُس نے اپنے بھائی کی طرف ایک نہایت معنی خیز نگاہ سے دیکھا۔

ڈیوڈ "یہ جنگل کا چوکیدار جس نے مجھ سے یہ واقعات بیان کیے وہی ہے جس نے ندی مین سے کنتھ کا رومال اور ٹوپی نکالی تھی"

ایتھم۔ (مسکرا کے) "تو کیا اُس کے نزدیک بھی کنتھ مجرم ہے؟"

ڈیوڈ "نہین۔ یہ ان دو شخصون مین تھا جو ارکان جیوری مین سے اس فیصلے کے خلاف تھے۔ اور سب سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ جنگل کا دوسرا چوکیدار بھی کنتھ کے بے قصور ہونے کا قائل ہے"

انڈلف "تمھین اس کا کچھ سبب بھی معلوم ہوا؟"

ڈیوڈ "معلوم ہوتا ہے دونون اینگس ڈنٹن کے متعلق اچھی راے نہین رکھتے چنانچہ جب اُنھون نے دیکھا کہ اُس نے بالکل ایسی شہادت دی جس سے مارکوس الندڈیل کے بیان کی تائید ہوتی ہے تو اُن کے دل مین شک پیدا ہوا۔ داروغہ نے بیان کیا کہ مین نے کنتھ کو ایک رات قصر سے نکلتے دیکھا اور دو آدمی اُس کے تعاقب مین روانہ کیے۔ اور مارکوس نے بیان کیا کہ کنتھ نے اُن کے سامنے اُنھین دونون آدمیون کے قتل کا اقرار کیا ہے۔ اینگس نے یہ بھی ظاہر کیا کہ مین ہی کنتھ کا پیغام مارکوس کے پاس لے گیا تھا اور مارکوس نے اقرار کیا کہ ایسی درخواست کی تھا پر جو میرے داروغہ کے ذریعے سے مجھ تک پہونچی

تھی ہین گیا اور کنتھ کو اقرار جرم کرتے سُنا-اِن باتون مین جنگل کے چوکیدارون کو شبہ تھا- اور اُنھین یہ نظر آیا کہ انگس کے آقا نے یہ سب باتین اُسے سکھا دی تھین- چنانچہ اسی بنا پر اُنھین کنتھ کے مجرم ہونے مین شک تھا- اور اُنھون نے اُس کی تائید مین راے دی"

اتھم "لیکن- ڈیوڈ- تم نے تو اس بارے مین کچھ اُس سے نہین کہا؟"

ڈیوڈ "حضور نہین- میک آلپین کا کوئی ملازم اپنی راے ہرگز نہین ظاہر کرتا- وہ اپنے راز کو خوب محفوظ رکھتا ہے- اور جو کچھ ممکن ہوتا ہے دوسرون سے دریافت کر لیتا ہے"

انڈلف "لیکن اس کی کیا وجہ کہ یہ دونون جنگل کے چوکیدار انگس وِڈمن پر شبہہ کرتے ہین- اور اُس کے متعلق اچھی راے نہین رکھتے- حالانکہ چودھری کے اور سب ارکان بھی اُن کے خلاف تھے"

ڈیوڈ "ہان یہ کہنا تو مین بھول گیا یہ بھی ایک عجیب بات ہے- گذشتہ چند سال سے معمول ہے کہ انگس وِڈمن اکثر بھی رات کو جنگل مین تنہا پھرا کرتا ہے اور اکثر گشت کے چوکیدار جو اُس وقت وہان ہوتے ہین اُس کو دیکھا کرتے ہین- کئی بار اُنھون نے اُسے اس سنگ مرمر کے ستون کے پاس دیکھا جو اُس مقام پر نصب کیا گیا ہے جہان مرحوم مارکوس مع اپنی بیوی کے مار ڈالے گئے تھے- اور چند الفاظ کی بنا پر جن کو وہ انگس وِڈمن کے منھ سے سُن چکے ہین اُن کی راے ہے کہ بوڑھے داروغہ کا دل صاف نہین ہے- اور وہ نہایت بیتابی کی زندگی بسر کر رہا ہے"

اتھم "ڈیوڈ- بے شک یہ نہایت عجیب بات ہے- لیکن چوکیدار نے تم سے کچھ اور بھی کہا ہے؟"

ڈیوڈ "ہان وہ کہتا ہے کہ وہ ایک مرتبہ رات کو مین اتفاقًا بوڑھے داروغہ کے قریب سے گزرا تو مجھے اُس کے چہرے پر ایسی عجیب و غریب ظلمت و وحشت کے علامات نظر آئے کہ مین خوف زدہ ہو کے پیچھے ہٹ گیا- پھر اُس کے بعد سے جب کبھی رات کو داروغہ کا سامنا ہوا تو مین اُس سے دور ہی دور رہا

انڈلف "کچھ اور واقعات بھی معلوم ہوئے؟"
ڈیوڈ "جی ہان اس سے بہت سی باتین معلوم ہوئین - اور اُس کی وجہ یہ تھی کہ میری جیب مین شراب کی بوتل تھی جو مین نے اُس کی نذر کی - ہم آڑ مین ایسی جگہ کھڑے تھے جہان ہمین قصر کے بُرجون پر سے کوئی نہین دیکھ سکتا تھا - وہین اُس نے یہ سب واقعات بیان کیے اور کہا دیکھو کسی کے سامنے ان کو زبان سے نہ نکالنا - کیونکہ انیگس وٹن کو النڈیل کے سارے علاقے مین پورا اختیار حاصل ہے - اُس سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ انیگس ونٹن کی راتون کی گشت ان دنون بہت زیادہ ہو گئی ہے - ہفتے مین چار پانچ بار بھوت کی طرح آدھی رات کو چکر لگاتا نظر آتا ہے - انیگس کے متعلق فقط اتنی ہی باتین مجھے دریافت ہو سکین"
انڈلف "کسی دوسرے معاملے مین یا اور کوئی نئی بات معلوم ہوئی؟"
ڈیوڈ "معزز سردار - اور معاملات تو کچھ ایسے اہم نہین ہین - یہ معلوم ہوا کہ حاکم عدالت وکیل سرکار اور اُن کے سب ہمراہی کل ہی شام کو قصر النڈیل سے ایڈنبرا کی جانب روانہ ہو گئے - اور اُسی وقت وہ سردار بھی رخصت ہو گئے جو جیوری مین شریک تھے - فقط سر ولیم وس ہارٹ قصر مین موجود ہین - اس لیے کہ وہ اپنے سامنے عدالت کے حکم کی تعمیل کرائین گے جس کے لیے کل آدھی رات کا وقت مقرر ہے - یہ کارروائی نہایت خوفناک اور دل پر اثر کرنے والی ہو گی - اور مشعل کی روشنی مین کی جائے گی - اُس جنگل کے بیچ کیدار نے مجھ سے یہ بھی بیان کیا کہ پھانسی کھڑی کر دی گئی ہے - اور بہت سے لکڑہارے لگا دیے ہین کہ گرد کے جنگل کو کاٹ کے صاف کر دین تاکہ اُس کثیر مجمع کے لیے جگہ ہو جائے جو پھانسی دیے جانے کا منظر دیکھنے کے لیے جمع ہو گا - یہ خبر ضلع بھر مین نہایت تیزی کے ساتھ مشہور ہو گئی ہے - اور چارون طرف بیس میل کے اندر کوئی گاؤن یا قصبہ ایسا نہین ہے جس مین کا کوئی شخص موجود نہ ہو - اور وجہ یہ کہ اُس نوجوان شخص کے ساتھ لوگون کو بڑی ہمدردی ہے -"

انڈلف:- بس- اُس کے متعلق کچھ نہ کہو- میرے جذبۂ دل کا نجار نکلنے کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ مارا جائے- نہ کوئی اُس کی موت پر آہ کرے اور نہ کوئی اُس کی بیکسی پر روئے- ڈیوڈ تم شاید بھول گئے- یہ وہی کنتھ ہے جس نے تمھارے دونوں سرداروں کو زخمی کیا- اسی نے تمھاری دوست راناللڈ کو مار ڈالا اور دو موقعوں پر وہ لیڈی ادی لینا کو میرے پنجے سے چھڑا لے گیا"

ڈیوڈ:- بے شک اُس پر ترس نہ کھانا چاہیے- میں بھلا بھول سکتا ہوں؟ میرا یہ مطلب نہ تھا کہ مجھے اُس سے ہمدردی ہے- اور ہاں لیڈی ادی لینا کا نام آنے سے مجھے یاد آیا کہ آج صبح کو وہ اپنے والد کے ہمراہ قصر النڈیل سے روانہ ہو کے سر جمیس لنڈسے کے مکان پر گئی ہیں جہاں چند روز اُن کی لڑکیوں کے ساتھ رہیں گی- اُن کے والد بھی اُن کے ہمراہ گئے ہیں لیکن وہ کل پھر واپس آئیں گے- تاکہ کنتھ سے آخری ملاقات کر لیں- اور پھانسی سے پہلے اُس نوجوان شخص کا کہا سُنا معاف کریں"

انڈلف:- مگر تمھیں کچھ یہ بھی معلوم ہوا کہ لیڈی ادی لینا نے کنتھ کو پھانسی کی سزا دیے جانے کا حال کیونکر سُنا؟ اور سُن کے اُن کا کیا حال ہوا؟"

ڈیوڈ:- قصر میں ہر شخص کہتا ہے کہ جیسے ہی اپنے والد کی زبان سے اُنھوں نے یہ ناگوار خبر سُنی بُت بن گئیں- نہ روئیں- نہ آنسو بہائے- اور نہ کوئی لفظ زبان سے نکالا- بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُن کا نازک دل برف کی طرح سرد پڑ گیا- اُن کی وفادار خادمہ ارسولا بھی اُن کے ہمراہ سر جمیس لنڈسے کے محل میں گئی ہے- اور سنتے ہیں اُس خادمہ پر بھی اِس واقعے کا بڑا سخت اثر ہوا ہے مگر لیڈی ادی لینا کا دل بہلانے کے لیے وہ اپنے دلی رنج کو چھپاتی ہے- سر جمیس لنڈسے کی لڑکیوں نے وعدہ کیا ہے کہ جہاں تک بنے گا لیڈی ادی لینا کو تسلی دیں گی- اور اُنھیں میں سے ایک کے متعلق کہا جاتا ہے کہ گذشتہ کرسمس کے دن قصر النڈیل میں جو دعوت ہوئی تھی اُس میں وہ لارڈ ملکم پر عاشق ہو گئی تھی"

انڈلف:- اور قصر النڈیل میں لوگوں کا عام طور پر کیا خیال ہے؟"

ڈیوڈ:- اگر میں یہ عرض کروں کہ ہر شخص کو کنتھ کے ساتھ ہمدردی ہے تو

آپ ناراض ہون گے لیکن اس کو کیا کرون کہ اصل واقعہ یہی ہے۔ اس مین ذرا بھی شبہ نہین کہ وہ نوجوان بہت ہردلعزیز تھا ۔۔۔۔۔"

اینتھو "بس۔ بس۔ اُس کی تعریفین رہنے دو۔ بھائی انڈلف ہمارا وفادار مخبر اینگس وٹمن کے متعلق جو خبر لایا ہے اُس کی بنا پر ہمین اپنی تجویز مین کچھ تغیر کر دینا پڑے گا۔ اور اب ڈیوڈ تم تھوڑی دیر باہر جا کے ٹھہرو ۔۔۔۔"

اس حکم کے مطابق ڈیوڈ چلا گیا۔ اور انڈلف نے نہایت ہی غور سے اپنے بھائی کی طرف دیکھا اور کہا "آپ بیان کرو کہ کیا تغیر کرنا پڑے گا"

اینتھو "تمھین یاد ہو گا کہ ہماری پہلی تجویز یہ تھی کہ کسی معتبر پیغام بر کے ذریعے سے مارکوس الڈیل کے پاس کچھ کہلا بھیجین گے۔ لیکن اب کیا مناسب نہ ہو گا کہ ہم اُن کے داروغہ ہی کو اپنا پیغام بر بنائین؟"

انڈلف "بے شک۔ بے شک۔ تمھارا خیال مین پیشتر ہی سمجھ گیا تھا۔ مگر خدا کرتا کہ آج کی رات کو بھی وہ گشت کو نکلتا"

اینتھو "ہم موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دین گے۔ اگر اینگس کو نہ پکڑ پایا تو پھر کل صبح کو اپنی اُسی پہلی تجویز پر عمل کرین گے۔ ہمارے لیے کافی وقت موجود ہے۔ کیونکہ کنیتھ کو کل پورا دن گذرنے کے بعد آدھی رات کو پھانسی دی جائے گی"

اب باورچی حاضر ہوا۔ اور اطلاع دی کہ میز پر کھانا تیار ہے۔ یہ سُن کے دونون بھائی اُٹھے۔ اور آہستہ آہستہ کھانے کے کمرے کی طرف روانہ ہوئے۔ زخمی ہونے کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ اُنھون نے اپنے ہمراہیون کے ساتھ کھانا کھایا۔ چنانچہ اِس موقع کی خوشی مین کثرت سے شراب پینا شروع کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دم بھر مین دونون بالکل غین ہو گئے۔ دسنے کے قریب اُٹھے اُسی کمرے مین واپس آئے جس مین پہلے بیٹھے باتین کر رہے تھے۔ اور اپنے وفادار جاسوس ڈیوڈ کو بُلا بھیجا۔ اس بہادر شخص کو اپنے سردارون سے جو احکام ملے اُن کی بجاآوری کا اُس نے وعدہ کیا۔ اور اُس کمرے سے نکلنے کے دس ہی منٹ بعد

چھ اور ہمراہیون کو ساتھ لے۔ کے جو سب گھوڑون پر سوار تھے قلعے
سے نکل کے چلا گیا۔

پچیسوان باب

شب گرد

آدھی رات کا وقت ہے۔ اور صاف و شفاف چاندنی جنگل قلعے
قصر اور پہاڑیون کو نمایان کر کے اِس قدر خوش نما بنا رہی ہے کہ بیان
نہین ہو سکتا۔ درختون کے بے برگ ٹھونٹھ خاموش کھڑے ہین اور اُن
کے اندر سے چھن چھن کے چاندنی کی کرنین زمین پر نور کا چالدار فرش بچھا
رہی ہین۔ اس وقت چاندنی ایسی صاف اور تیز ہے کہ گھنے جنگل کے
انتہائی تنگ راستے بھی صاف نظر آتے ہین۔

اُنھین مین سے ایک تنگ راستے پر آدھی رات کے وقت
ڈیوڈ اور اُس کے ہمراہی گھوڑون پر سوار چلے جاتے ہین۔ کبھی چلتے
چلتے ٹھہر جاتے ہین اور گرد کی آوازون پر کان لگا دیتے ہین۔ لیکن
جس آواز کے منتظر ہین اُس کا پتہ نہین۔ مجبوراً پھر چلنے لگے اور آخر
کار اُس سنگ مرمر کی یادگار کے قریب پہونچے جس کا بارہا ذکر آچکا
ہے۔ یہان پہونچ کے ڈیوڈ گھوڑے سے اُتر پڑا۔ اپنے ہمراہیون کو درختون
کی آڑ مین چھوڑ دیا۔ اور خود نہایت ہی آہستہ آہستہ قدم رکھتا ہوا
اُس یادگار کے قریب گیا۔ لیکن وہان بھی کوئی نہ تھا۔ چاندنی اُس یادگار
کے اُجلے سنگ مرمر کو خاص آب و تاب کے ساتھ نمایان کر رہی تھی۔ ڈیوڈ نے اُس کے
گرد چکر لگایا۔ پھر اپنے ہمراہیون کے پاس واپس آیا۔ اور گھوڑون پر سوار ہو کے
سب آہستہ آہستہ دوسری جانب روانہ ہوئے۔ تھوڑی دیر مین اُس مقام
پر پہونچے جہان کے درختون کو کاٹ کے پھانسی کے لیے جگہ صاف کر لی گئی تھی۔
ٹھہر کے غور سے ادھر اُدھر دیکھا۔ اور نظر آیا کہ پچاس گز کے فاصلے پر ٹکٹکی پر پھانسی

کھڑی ہوئی اور اُن سے سیاہ شعاعیں نکلتی محسوس ہوتی ہیں۔

یہاں ہر جگہ درخت جنھیں لکڑ ہاروں نے کاٹ کے گرایا تھا اور اُن کے تنے اور شاخیں بے ترتیبی کے ساتھ پھیلی ہوئی تھیں۔ کل دن کو وہ لوگ انھیں اُٹھا کے میدان صاف کرنے والے ہیں۔ انھیں لکڑیوں کے پھیلے ہونے کے باعث ڈیوڈ اور اُس کے ہمراہی گھوڑوں کو آگے نہ بڑھا سکے۔ اور جہاں تھے وہیں ٹھہر کے چند منٹ تک پھانسی کے مقام کو دیکھتے رہے۔ اب وہ پھر اُسی یادگار کی طرف واپس جانے کو تھے کہ ناگہاں انسان کی سی ایک شکل نظر آئی۔ اِس پھانسی کے قریب کوئی شخص ٹہل رہا ہے۔ ڈیوڈ نے نہایت ہی آہستہ اپنے ہمراہیوں سے کہا "غالباً یہی وہ شخص ہے جسے ہم ڈھونڈھ رہے ہیں"

یہ خیال آتے ہی ڈیوڈ گھوڑے سے اُترا اور ہمراہیوں کو بھی اُن کے گھوڑوں پر سے اُتار کے ساتھ لیا اور اُس کی طرف چلا۔ لیکن اِس خیال سے کہ کوئی دیکھ نہ سکے تینوں گھٹنوں پہ جھک کے چوپایوں کی طرح ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل روانہ ہوئے۔ یونہیں آہستہ آہستہ جا کے یہ لوگ اُس مقام کے قریب پہونچے جہاں پھانسی کھڑی تھی۔ وہاں پہونچ کے دیکھا کہ وہ شخص اُن کی طرف پیٹھ کیے جھکا کھڑا ہے۔ یہ لوگ یونہیں آہستہ آہستہ اُس کے قریب ہوتے گئے۔ اس لیے کہ اندیشہ تھا کہیں وہ دفعتہً چونک نہ پڑے۔ اور یکایک بھاگ نہ کھڑا ہو۔ ڈیوڈ نے اپنے ہمراہیوں کے کان میں کہا "وہی ہے وہی" کیونکہ اُس نے ایک طرف سے اُس کا چہرہ دیکھ لیا تھا۔ اب اِس بات کا اطمینان کر کے کہ یہ شخص کسی طرح ہم سے بچ کے نہیں جا سکتا وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اور اینگس دشمن کے پاس پہونچا۔ اس لیے کہ یہ وہی قصر النڈیل کا داروغہ تھا جو پھانسی کے قریب جھکا کھڑا تھا۔

لیکن بوڑھا داروغہ اب بھی خاموش کھڑا تھا۔ کسی قسم کی حس و حرکت اُس سے نہیں ظاہر ہوئی۔ گویا اُس نے دیکھا ہی نہیں کہ اِس آدھی رات کی سنسان اندھیری میں کوئی شخص تیرے سامنے آکے کھڑا ہو گیا ہے اور اپنے

خوفناک مقام پر جہان موت کے لیے ایسی تیاریان کیجا رہی ہین - ڈیوڈ نے جیسے ہی داروغہ کو بےحس و حرکت بت کی طرح خاموش کھڑا دیکھا اُس کی رگون مین خون جم گیا - اعضا مین ایک خوف طاری ہوا - اور جب اُس نے زیادہ غور کیا تو اُسے نظر آیا کہ اِس خمیدہ شخص کے دونون ہاتھ جڑے ہوے ہین اور سنگ مرمر کی طرح ٹھنڈے اور سخت معلوم ہوتے ہین پھر یہ محسوس ہوا کہ اُس کے چہرے پر خون کی کوئی چھینٹ بھی نہین ہے - بلکہ اُس کے خط وخال سے خوف کے جذبات ظاہر ہو رہے ہین - اِس کے بعد جب یہ بھی معلوم ہوا کہ اس بوڑھے شخص کی آنکھین پتھرائی ہوئی اور سفید ہین تو اُس کے دل مین خیال گزرا کہ یا تو یہ بیجان لاش ہے یا کسی دوسرے عالم کا مخلوق ہے جو یہان انسانی صورت مین نظر آ رہا ہے -

اسی اثنا مین ڈیوڈ کے دونون ہمراہی بھی قریب آ پہونچے اور اُن مین سے ایک نے جو ذرا تیز اور ذی ہوش تھا دوسرے کے کان مین کہا "یہ شخص اپنی آنکھین کھولے ہوے سو رہا ہے - یقیناً یہ سوتے ہی سوتے خواب مین اُٹھ کے یہان چلا آیا ہے"

ڈیوڈ اور دوسرے ہمراہی پر اُس کے کہنے کا بہت اثر ہوا - اور واقعی اُس کا کہنا بالکل ٹھیک تھا - کیونکہ بوڑھا داروغہ سوتے ہی سوتے ناگہان اُٹھ کے یہان چلا آیا تھا - لیکن اُس کی صورت سے ایسی وحشت ظاہر ہوتی تھی کہ ڈیوڈ اُسے زیادہ دیر تک نہ دیکھ سکا - اپنا ہاتھ اُس کے کندھے پر رکھا - اور زور سے ہلا کے کہا "جاگو - ہوشیار ہو - اور ہمارے ساتھ چلو"

یہ کہتے ہی معلوم ہوا کہ آناً فاناً اُس بوڑھے شخص کی جسم مین جان آگئی - اُس کی آنکھین چاندنی کی روشنی مین چمکنے لگین - اور خوف و اضطراب سے گھبرا گھبرا کے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا - اور جب اُسے پوری طرح ہوش آیا تو اور زیادہ خوف زدہ ہو گیا - کالی پھانسی کو چاندنی رات مین اپنے سر کے اوپر کھڑا دیکھ کے اُس کے

حواس باکل جاتے رہے۔ سہم کے اپنے دونون ہاتھ اوپر اُٹھائے اور پھر نیچے ڈال لیے۔ اور معلوم ہوا کہ بالکل بیجان ہے۔

ہائی لینڈ کے تینون جوان جو قتل و خون کے موقعے دیکھنے کے عادی تھے اُن پر بھی اس کا بہت اثر پڑا۔ اُن کے روئین کھڑے ہو گئے۔ اعضا مین اکڑن سی پیدا ہو گئی۔ اور معلوم ہوا جیسے جسم کی ساری رگون مین خون جم گیا ہے۔ اور یہ نظر آتا تھا کہ ہزارون شکلین درختون مین سے نکل رہی ہین۔ لیکن یہ تمام خیالی منظر فقط چند لمحون کے لیے تھے۔ اور وہی شخص جس نے سب سے پہلے اس دارو غہ کو سوتا ہوا پہچان لیا تھا سب سے پہلے چونک کے بولا "دوستو ہم یہان بت بنے کھڑے ہین اور اپنے سایے تک سے ڈرتے ہین"

یہ کہہ کے اُس نے اینگس ونٹن کو زمین سے اُٹھایا اور یہ دیکھ کے اُسے اطمینان ہوا کہ وہ زندہ ہے۔ لیکن بغیر اس کا انتظار کیے کہ اُسے ہوش آئے وہ اُسے زمین سے اُٹھا کے اُس مقام پر لائے جہان اُن کے ہمراہی اور گھوڑے تھے۔ اب ڈیوڈ نے بوڑھے دارو غہ کو اپنے گھوڑے پر ڈالا۔ اور یہ سب لوگ فوراً جنگل سے سب سے قریبی راستے سے ہو کے قلعۂ میک آلپین کی طرف چلے۔

انڈلف اور اتیھ کھانے کے ساتھ آج نہایت کثرت سے شراب پی گئے تھے۔ اس زیادتی کا حال اُنھین زخمون سے معلوم ہوا کیونکہ پیتے پیتے اُن مین ایک قسم کی تکلیف سی محسوس ہونے لگی۔ چنانچہ ایک آخری دور کے بعد اُنھون نے میکشی کا سلسلہ ختم کیا اور اپنے اپنے کمرون مین چلے گئے تاکہ جب تک ڈیوڈ واپس آئے آئے ایک جھپکی لے لین۔ آدھی رات کے بعد ایک بج چکا تھا اور دو کا عمل تھا کہ ایک خادم نے آکر اُنھین نیند سے جگایا۔ اور اطلاع دی کہ ڈیوڈ اور اُس کے ساتھ والے واپس آگئے۔ اور اس شخص کو بھی لے آئے جس کی تلاش مین گئے تھے۔ سنتے ہی انڈلف اور اتیھ دونون اُٹھ بیٹھے۔ اور

اس کمرے مین آئے جس مین اینگس وِنٹن لا کے ٹھرایا گیا تھا۔ بوڑھے دارو غہ کے ہوش و حواس ابھی تک پوری طرح بجا نہ تھے۔ اور اُس کی سمجھ مین نہ آتا تھا کہ مجھ کو کیا واقعہ پیش آیا۔ ہوش آیا تو اُس نے اپنے حواس درست کیے اور ڈیوڈ سے کچھ پوچھنے کو تھا کہ بہادران انڈلف اور ایتھ نازل ہو گئے۔

اینگس ”آخر میرے ساتھ یہ شرارت کیون کی گئی؟“ (ڈیوڈ کی طرف مخاطب ہو کے) ”تمھین اور تمھارے ہمراہیون کو کیا حق تھا کہ مجھے اس طرح پکڑ لائے؟ کیا تمھین میرے زبردست آقا لارڈ ڈالنڈیل کے انتقام کا اندیشہ نہین ہے؟“

ڈیوڈ ”چپ! چپ! دیکھو یہ ہمارے آقا آ گئے۔“ اور پھر نہایت آہستہ سے داروغہ کے کان مین کہا ”مین قسم کھا کے اطمینان دلاتا ہون کہ تمھین کسی قسم کا نقصان نہین پہونچایا جائے گا۔ بشرطیکہ تم اپنی زبان کو لگام دیے رہو۔ اور ہان یہ بھی سنائے دیتا ہون کہ بہادران میک آلپین بدمزاجی و گستاخی کے عادی نہین ہین۔“

اینگس ونٹن نے اس کا کچھ جواب نہین دیا۔ اور سمجھ گیا کہ میرے لیے سب سے زیادہ محفوظ طریقہ یہی ہے کہ خاموش رہون۔ کیونکہ ابھی تک اُس کی سمجھ مین نہ آیا تھا کہ میک آلپین مجھے کس ضرورت سے پکڑ لائے ہین۔

انڈلف ”اب ڈیوڈ تم ذرا باہر جا کے ٹھرو۔ مگر ابھی سے بچھونے پر لیٹ نہ رہنا ممکن ہے کہ تھوڑی ہی دیر مین پھر تمھاری ضرورت ہو۔ اور ہان دو گھوڑون کو بھی کسا ہوا تیار رکھنا۔ اور آپور سے اسی وقت جا کے کہہ دو کہ قیدخانے کی کنجیون کا گچھا لے کے فوراً حاضر ہو۔ اور برآمدے مین حکم کا منتظر کھڑا رہے۔ ہمین جیسے ہی ضرورت ہو گی اُسے بلا لین گے۔“

ڈیوڈ یہ احکام سن کے بغرض اظہار تعمیل اپنے آقا کے سامنے جھکا اور چلا گیا۔

انڈلف ”بیٹھو۔ اینگس۔ بیٹھ جاؤ۔ بے شک تمھین تعجب ہو گا کہ آدھی رات کو

یہان کیون پکڑ لائے گئے - لیکن اب ہم تمھین زیادہ دیر تک شک و شبہ کی حالت مین نہین رکھنا چاہتے ہین - اور نہ اپنا سونے اور آرام کرنے کا عزیز وقت بیکار ضائع کرین گے - لہذا ہوشیار ہو جاؤ - اور مطلب کی بات سنو - اصل یہ ہے کہ مین انڈلف میک آلپین دل و جان سے آرل گلن گائل کی بیٹی لیڈی اوی لینا پر عاشق ہو گیا ہون - اور اب مین نے یہ تجویز قرار دی ہے کہ اپنے اس مقصد کے حاصل کرنے کا ذریعہ تم کو بناؤن "

ونٹن " معزز سردار! حضور تو جانتے ہین کہ مین لارڈ **النڈیل** کا ایک ادنے غلام ہون - اور اُن کے ساتھ لیڈی **اوی لینا** کی شادی قرار پا چکی ہے "

انڈلف " ہان ہمین معلوم ہے کہ لیڈی **اوی لینا** کی شادی لارڈ **النڈیل** کے ساتھ قرار پا چکی ہے - اور یہ بھی جانتے ہین کہ تمھین اپنے آقا کے مزاج مین بہت کچھ رسوخ حاصل ہے - اسی وجہ سے ہم تمھاری معرفت لارڈ **النڈیل** کے پاس اپنا ایک پیغام بھیجنا چاہتے ہین - تاکہ خود لارڈ **النڈیل** میرے لیے ارل گلن گائل کی خدمت مین سفارش کر دین - اور میرے لیے موقع پیدا کرین کہ مین لیڈی **اوی لینا** کو اپنے ساتھ دُولھن بنا کے عقد نکاح کے لیے گرجے مین لیے جاؤن "

انگس - (تعجب سے) " مگر حضور کچھ صاف صاف فرمائین - یہ بات تو میری سمجھ مین نہین آتی "

انڈلف " انگس سنو - مین نے مصمم ارادہ کر لیا ہے - اتنا ہی نہین مین نے قسم کھائی ہے کہ لیڈی **اوی لینا** کو ضرور بالضرور اپنی دُولھن بناؤن گا - اور دو گذشتہ واقعون سے تم خود سمجھ سکتے ہو کہ مین نے اور میرے بہادر بھائی اینچم نے اِس مقصد کے حاصل کرنے مین تھوڑی کوشش نہین کی - لیکن اب ہم اُس جبر و تشدد کے طریقے کو چھوڑ کے حکمت عملی سے کام لینا چاہتے ہین - اور کچھ ایسے واقعات پیش آئے کہ خوش قسمتی سے ایک بہت اچھا موقع ہمارے ہاتھ آ گیا ہے - سنو - انگس پرسون تم نے کنتھم کے مقدمے مین جیوری کے شبہے سے قسم کھا کے بیان کیا کہ جب کنتھم اپنے کمرے مین بیمار پڑا تھا تو تم

اُس کے پاس گئے اور اُس نے تمھارے سامنے قلعے کے دو ملازمون کے قتل کرنے کا اقرار کیا - پھر تم نے اِس بات کی بھی قسم کھائی کہ تم ہی جاکے لارڈ انڈلف کو کنفتھ کے پاس بلا لائے - اور کنفتھ نے اُن کے سامنے اقرار جرم کیا - اور تم نے اُس کو اقرار کرتے سُنا - دوسری یہ بات کہ تمھارے آقا لارڈ الن ڈیل نے بھی یہ قسم کھائی ہے کہ کنفتھ نے اُن کے سامنے لارڈ ملکم کے قتل کا اقرار کیا اور یہ بھی بیان کیا کہ اُس نے لارڈ الن ڈیل کے دونون ملازمون کو بھی جنگل مین دھوکا دیکر مار ڈالا - اب انگس غور کرو (داروغہ کی جانب نہایت غور سے دیکھ کے) کہ تم اور تمھارے آقا دونون کی نسبت یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ تم نے نہایت بے ایمانی کے ساتھ جھوٹی قسم کھائی ہے اور ایک بے گناہ پر الزام لگایا ہے ——"

انگس :- "ایں ! آخر آپ کا مطلب کیا ہے ؟ اچھے سردار ! مجھے یقین ہے کہ آپ مین اور میرے شریف آقا مین گزشتہ واقعات سے اگر کوئی بد مزگی پیدا ہو گئی ہو تو اُس کا آپ چندان لحاظ نہ فرمائین گے - اور اُس کی وجہ سے میرے آقا کے درپے آزار نہ ہو جائین گے - رہی یہ بات کہ اپنا غصہ آپ مجھ پر نکالین - تو بہادر سردار ! آپ کی اور میری مثال شیر ببر اور چیونٹی کی سی ہے "

انڈلف :- (حقارت کے لہجے مین) "بے شک شریف انگس تم سچ کہتے ہو - لیکن افواہاً سُنا گیا ہے کہ تم بڑے چرب زبان واقع ہوئے ہو - اور باتون باتون مین لوگون کو پھسلا لیتے ہو - اس مین شک نہین کہ تمھاری زبان تمھاری حرکتون سے اچھی ہے - لیکن اب تم جانتے ہو کہ تمھاری جان میرے اختیار مین ہے - مگر خیر - مین اِس طویل معاملے کو مختصر الفاظ مین یون ادا کرنا چاہتا ہون کہ جیسا مین ابھی کہہ چکا ہون اگر تمھین اور تمھارے آقا دونون کو جھوٹا الزام لگانے والا ثابت کر دون تو تم سمجھ سکتے ہو کہ کیا انجام ہو گا ؟ کنفتھ کو جو پھانسی کی سزا تجویز ہوئی ہے روک دی جائے گی ! حاکم عدالت پھر قصر الن ڈیل مین واپس آئین گے ! ایک نیا مقدمہ پیش ہو گا - اور اُس کا فیصلہ غالباً یہ ہو گا کہ مارکوس اور اُن کا داروغہ دونون جھوٹا الزام لگانے اور جھوٹی قسم کھانے کے مجرم قرار پائین - دونون ذلیل و بدنام ہون - اور اُن کے لیے ایک طویل قید

کی سزا تجویز نہ ہو! اس پر بھی غور کرو کہ محکمہ نیابت جو پہلے ہی سے مارکوس الفریل کی نسبت مشتبہ ہے کہ اُنھون نے لارڈ گن گائل کا مذہب اختیار کر لیا وہ ہرگز اس موقع کو ہاتھ سے نہ دے گا کہ ایسے زبردست دشمن کو تباہ و برباد کر کے اُس کی اتنی بڑی جائداد پر قبضہ کرے۔"

اب اینگس وٹمن کے ہوش و حواس بجا نہ تھے۔ اُس کے دل مین ہزارون قسم کے خوف پیدا ہوے۔ اُس کی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ کیا جواب دون مگر لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے کہا "مگر شریف اور بہادر سردار۔ مجھے یقین ہے کہ آپ مجھ ایسے کمزور و ناتوان شخص کو فقط دھمکا رہے ہین"

انڈلف "ایں۔ دھمکی۔ کیا حاکم عدالت نے اپنے فیصلے مین صاف صاف نہین کہہ دیا ہے کہ اگر جیوری نے کنتھ کو بے گناہ تسلیم کر لیا تو تم اور تمھارے آقا دونون جھوٹا الزام لگانے اور جھوٹی قسم کھانے کے مجرم ہین؟ تو اب بتاؤ اگر کنتھ کی نسبت یہ ثابت کر دیا جائے کہ وہ بے گناہ ہے؟ اور یہ بھی ثابت کر دیا جائے کہ اُس نے اقرار جرم کی قسم سے کوئی لفظ زبان سے نہین نکالا تو؟"

اب بڈھا داروغہ بالکل بدحواس تھا۔ اُس کی زبان سے کچھ نہ نکل سکا۔ اور وہ گھبرا گھبرا کے دونون میک آلپین بھائیون کی طرف خوف اور دہشت کی نگاہون سے دیکھنے لگا۔ اور انڈلف اور ایتھ اُس کی اِس گھبراہٹ کو چند لمحون تک اطمینان اور مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتے رہے۔

ایتھ "آؤ۔ اب بجائے اِس کے کہ زیادہ گفتگو کی جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا بین ثبوت دیدیا جائے۔"

یہ کہہ کے وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور کمرے کے دروازے کی طرف چلا۔

انڈلف "(اُٹھ کے اور داروغہ کا بازو پکڑ کے)، بے شک بڈھے داروغہ تمھین ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔"

یہ کہہ کے وہ اینگس کو گھسیٹتا ہوا کمرے کے باہر لایا اور برآمدے مین آ کے ایور سے جو خاموش کھڑا تھا کہا "چلو آگے آگے چلو۔ اور وہین لے چلو۔ تم جانتے ہو کہ ہم کہان جانا چاہتے ہین۔"

آیور خوف و اضطراب کی حالت مین خاموش کھڑا رہا۔ انڈلف کے خوفناک چہرے سے اُس کی کچھ سمجھ مین نہین آیا تو انڈلف نے یہ سمجھ کے کہ آیور کھڑا سوچتا ہے پھر اُسے زور سے حکم دیا کہ "آگے چلو"

آیور "شریف سردار۔ اصل یہ ہے کہ مین نے قیدی کو ایک دوسرے نیچے کے کمرے مین بدل دیا ہے ——"

انڈلف "خیر اِس سے اس وقت کچھ بحث نہین۔ مین نے مان لیا کہ تم نے کسی اچھے خیال سے یہ کیا اور اُس کی وجہ تم کل صبح کو اطمینان سے بیان کر دینا۔ مگر اس وقت ہمین وہان لے چلو۔ ورنہ مجھے یہ چراغ اور کنجیان دیدو"

آیور "(خوف زدہ آواز مین) "مگر۔ وہان ایک اور قیدی بھی ہے"

ایتھم "معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص کچھ بیان کرنا چاہتا ہے مگر کہتے ہوئے ڈرتا ہے"

انڈلف "آیور۔ بیان کرو گناہ معاف کیا جائے گا۔ لیکن اگر تم جھوٹ بولے یا ہمین دھوکا دینا چاہا تو یقین جانو کہ تمہارا گوشت چیلون اور گدھون کی غذا ہوگا"

آیور "بہادر سردار۔ اس مین میرا اس قدر قصور نہین ہے جتنا اُس شریر عورت کا جو ایک رات کو یہان آئی تھی ——"

انڈلف "ہان۔ ہان اُسکا کیا حال ہے؟ مین تو پوچھنا بھول ہی گیا تھا کہ وہ کیا ہوئی"

آیور "اُس نے میرے ساتھ دغابازی کی۔ لہذا مین نے اُسے ایک کوٹھری مین بند کر دیا ہے"

ایتھم "آہ! اگر فقط اسی قدر ہے تو اس مین چندان مضائقہ نہین مجھے اُس عورت کی صورت کبھی نہین اچھی معلوم ہوتی تھی۔ اور مجھے یہ معلوم کر کے کچھ بھی تعجب نہ رہا کہ اُس نے دغابازی کی۔ اچھا اب آگے چلو"

اب آیور کو تعمیل حکم مین کوئی عذر نہ تھا۔ اُس کے دل پر سے ایک بہت بڑا بار ہٹ گیا۔ وہ آگے آگے چلا اور دونون سپہ سالار پیچھے بھائی اس کے

پیچھے پیچھے تھے اور اینگس ونٹن جو خوف کی وجہ سے بدحواس تھا بغیر یہ سمجھے ہوئے کہ کہان جارہا ہون خود بخود ہمراہ چلا جاتا تھا۔ چند منٹ مین یہ لوگ قلعے کے چھوٹے گرجے مین پہونچے جہان پر اتوار کو نہایت پابندی کے ساتھ نماز ہوا کرتی تھی اور یہ لوگ بھی جو قتل و غارت کے اس قدر عادی تھے اپنی مذہبی عبادت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اس گرجے مین سے ہو کے آیولر اُنھین ایک محراب مین لے گیا جہان ایک بہت بڑا اور بھدّا دروازہ دیوار مین لگا تھا۔ اس دروازہ مین بہت سی لوہے کی کیلین لگی تھین۔ وہ ایک خفیہ کمانی کے ذریعہ سے کھلا جو دروازے کے دونون جانب تھی۔ لہذا جب یہ سب لوگ اُس مین داخل ہوگئے اور زینے پر اُترنے لگے تو انھون نے جو سب آخر مین تھا اُسے اندر سے بند کر لیا۔"

اس پتھر کے زینے سے اُترتے وقت اینگس ونٹن کے ہوش و حواس اور جاتے رہے مگر اُسی مناسبت سے اِس خوفناک منظر کی خیالی تکلیف ناقابل برداشت ہوئی جاتی تھی۔ اُس کے دل مین خیال گذرا کہ شاید یہ لوگ مجھے قتل کرنے کے لیے جاتے ہین۔ یا کسی سخت قید خانے کی کوٹھری مین بند کرینگے پھر یہ خیال پیدا ہوا کہ میرے قتل کرنے یا قید کرنے سے میک آلپین کو کوئی زیادہ فائدہ نہین پہونچ سکتا خصوصاً اس حالت مین کہ وہ اپنے اُس مقصد کے حاصل کرنے مین جیسے ابھی بیان کرچکے مین مجھے ایک ذریعہ بنانا چاہتے ہین۔

زینے پر سے اُترنے کے بعد سب اُس تنگ گلیارے مین پہونچے جس سے ہمارے ناظرین واقف ہین۔ اور جو آخر مین ایک چٹان سنگے پاس جا کے کھل گیا تھا۔ یہان پہونچ کے انڈلف نے چراغ آیولر کے ہاتھ سے لیا اور اینگس کو زیادہ مضبوطی سے پکڑ کے کہا "اچھا اب تو یہ دیکھنے کے لیے تیار ہو جا کہ ——————"

انڈلف کا یہ جملہ پورا نہین ہونے پایا تھا کہ بوڑھے داروغہ نے چراغ کی روشنی مین اُس پر اسرار عورت کا چہرہ دیکھا جو دروازے کی سلاخون مین سے جھانک رہی تھی۔ اور فوراً اینگس کے مونھ سے بے اختیار ایک چیخ

کی آواز نکلی۔

انڈلف:۔ کیا تم اِس عورت کو جانتے ہو؟ اچھا بتاؤ یہ کون ہے؟"

عورت:۔ نہین۔ یہ مجھے نہین جانتا۔ لیکن مین اسے خوب جانتی ہون۔ ایک طوفان کی رات کو جنگل مین سنگ مرمر کی لاٹ کے پاس مین نے اِس کا نام اس کے کان مین بتا دیا تھا!"

اتیھم:۔ اِس پاگل عورت سے اس وقت باتین کرنے مین وقت صائع کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ رات گذری جاتی ہے اور اِس شخص کو ابھی قصر الڈیل تک واپس جانا ہے"

انڈلف:۔ بے شک!"

یہ کہہ کے وہ آگے بڑھا اور چراغ اُونچا کرکے دوسری قیدخانے کی کوٹھری کے [illegible] کے پاس لے گیا۔

وہان دیکھا تو اُس چھوٹی کوٹھری مین سلاخون کے قریب جھکا ہوا ایک قیدی پڑا تھا۔ اُس کے بال پریشان تھے۔ آنکھین چہرے مین گھس گئی تھین۔ گال پچک گئے تھے۔ اور صورت اِس قدر بدل گئی تھی کہ دفعۃً پہلی نظر مین وہ شخص بھی اُسے نہین پہچان سکتا تھا جو اُسے جانتا ہو۔ غرضکہ یہ شخص تھا جسکی صورت دکھلانے کے لیے یہ لوگ اینگس وٹمن کو یہان پکڑ لائے تھے۔

بدقسمت قیدی نے داروغہ کو دیکھتے ہی خوفناک آواز مین چلانا شروع کیا:۔ آہ! اینگس تو ہے! مجھے بچا۔ کسی طرح اِن ظالمون کے ہاتھ سے چھڑا لے!"

اینگس:۔ یا اللہ! یہ تو وہی ہے!"

لیکن اِس منظر کا اثر داروغہ پر اس قدر ہوا کہ معلوم ہوا کسی نے زور سے ایک ہتھوڑا اُس کے سینے پر مار دیا۔ اور وہ بیہوش ہو کے انڈلف میک آلپین کے قدمون پر گر پڑا۔

اس واقعے کے آدھ گھنٹہ کے بعد اینگس وٹمن کو گھوڑے پر سوار کرکے ڈلوڈ قلعہ میک آلپین سے باہر لے گیا۔ چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ اور اُس کی صاف روشنی مین نظر آتا تھا کہ اینگس وٹمن کا چہرہ زرد ہو گیا ہے۔

اُس کے خط و خال سے ایک قسم کا خوف ظاہر ہوتا تھا۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا
کہ آج ہی کی رات میں وہ دس برس اور زیادہ بوڑھا ہو گیا۔

ڈیوڈ "چلو قصر النڈیل کی طرف جلدی چلو" اور یہ کہہ کے اُس نے اپنے
گھوڑے کو ایڑ دی۔ داروغہ نے بھی ایک بے اختیاری کے عالم میں ویسا
ہی کیا۔

تھوڑی دیر تک دونوں خاموش چلے گئے۔ آخرکار اُس مقام پر
پہونچے جہاں سڑک جنگل کی جانب مڑی تھی۔ یہاں پہونچ کے **ڈیوڈ** نے
کہا "یہی مقام ہے جہاں کنتھ اور اُس کے دونوں ہمراہیوں ہم سے لڑائی ہوئی تھی۔
اور میرے ہی ہاتھ سے اُن میں کا ایک شخص گرا تھا۔ اور دوسرے کو بھی میں نے گرتے دیکھا
تھا۔ اور جب لڑائی ختم ہو گئی تو ہم نے اُن کی لاشیں اُس جھاڑی میں ڈال دی تھیں"

انگس ڈنٹن اِس کا کچھ جواب نہ دے سکا۔ اور پھر دونوں خاموش چلے
جاتے تھے۔ یہانتک کہ دونوں قصر النڈیل کے بالکل قریب پہونچ گئے۔

ڈیوڈ "اب میرے لیے مناسب یہی ہوگا کہ تم سے جدا ہو جاؤں۔ میں نے تم کو
یہانتک حفاظت کے ساتھ پہونچا دیا"

انگس "ہاں۔ ہاں۔ ٹھیک ہے" اور یہ کہہ کے وہ اپنے گھوڑے پر سے اُترا
اور اُس کی لگام ڈیوڈ کے ہاتھ میں دے کے کہا "رخصت"

ڈیوڈ "خدا حافظ۔ اور دیکھو اُن احکام کو ہرگز نہ بھول جانا جو میرے
مقدس سرداروں نے رخصت کرتے وقت تمھیں دیے ہیں"

بوڑھے داروغہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر جلد جلد قدم اُٹھاتا ہوا
قصر کی طرف چلا۔ اور ڈیوڈ اُس کے گھوڑے کی بھی باگ اپنے ہاتھ میں پکڑے
ہوئے قلعہ تیک آلپین کی جانب واپس روانہ ہوا۔

چھتیسواں باب

داروغہ کا کمرہ

اب ہم اپنے قصے کے چند گزشتہ واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کرتے

کی ضرورت ہے تاکہ پوری طرح سمجھ میں آ سکے کہ کس بات سے مارکوس اسٹیلن [illegible]
کنتھ کے خلاف سازش کرنے کی تحریک ہوئی۔

مارکوس کے دل پر لیڈی اوی لینا کی ادا ؤن کا بہت بڑا اثر پڑا تھا۔
اور اگرچہ ان کے دل مین عشق کا سچا اور پاک جذبہ نہ تھا مگر پھر بھی اُن کے دل پر
اثر ضرور ہوا تھا۔ اپنی تمام زندگی مین وہ اِس بات کے عادی رہے تھے
کہ چاہے کیسی ہی مزاحمتین پیش آئین وہ اپنی خواہش کو ضرور پوری کر لیا کرتے تھے
لہذا اِس معاملے مین بھی اُنھون نے اپنی آرزو پوری کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا
یعنی صاف الفاظ مین یہ کہنا چاہیے کہ وہ اوی لینا کو اپنی دولھن بنانا چاہتے
تھے۔ اور اب اِس بات کی کوئی حد نہ تھی کہ کیونکر اِس مقصد مین کامیابی حاصل
کی جائے۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب سب سے پہلی مرتبہ اڈنبرا مین اُنھون
نے اُس کے متعلق اشارۃً آرل گلن گائل سے کہا تھا تو اُس وقت اُنھین
بالکل اِس کی خبر نہ تھی کہ اِس نازنین کے اور کنتھ کے دلون مین کسی قسم کا
لگاؤ ہے۔ اور اُس کے بعد جب آرل نے اُنھین اڈنبرا سے قصر السٹیل
مین بلایا ہے تاکہ وہ لیڈی اوی لینا کے ساتھ رہین تو اُس وقت بھی یہان
پہونچتے ہی اُنھین اُس کے متعلق کچھ نہ معلوم ہو سکا۔ بلکہ تین چار روز کے بعد
آرل گلن گائل نے اُن سے کہا تھا۔ اُسی وقت سے معزز اور مغرور لارڈ السٹیل
کو اس بات کا خاص طور پر خیال پیدا ہوا کہ اپنی شادی کے معاملے مین کامیابی
حاصل کی جائے کیونکہ اُن کی امیرانہ شان و شوکت ایک لمحہ کے لیے بھی اِس بات کو نہین برداشت
کر سکتی تھی کہ میرا کوئی رقیب ہو! اور رقیب بھی کیسا جو ایک بالکل گمنام۔ غریب اور مجہول النسب شخص ہے!

ہمارے ناظرین کو یہ بھی یاد ہوگا کہ جب کنتھ نے لیڈی اوی لینا کو
رانلڈ اور آیور کے ہاتھون سے بچایا ہے اور اُس نازنین نے قصر مین
واپس آ کے اُس نوجوان کی بہادری ہی کو نہین زوردار الفاظ مین بیان
کیا بلکہ واپسی مین اُس کے طرز عمل کی بھی تعریف کی ہے تو اُس وقت مارکوس السٹیل
کو نظر آیا کہ واقعی لیڈی اوی لینا کے دل مین بھی کنتھ کی محبت پوری طرح اثر

کر چکی ہے اور اُس کے دل میں قائم ہے۔ اُسی وقت سے مارکوس کو کنیتھ سے ایک خاص نفرت پیدا ہو گئی۔ اور اُس کے ساتھ ہی اس بات کا بھی اُنھون نے دل میں مصمم ارادہ کر لیا کہ مین ضرور اس نازنین کے ساتھ شادی کرون گا۔ لہٰذا اُس کے چند ہفتون کے بعد جب وہ واقعات پیش آ گئے جن کی بنا پر کنیتھ پر لارڈ ملکم کے قتل کا الزام لگایا جا سکے تو اُنھین بہت خوشی ہوئی۔ پھر اُنھون نے اودی لینا کی اُس محبت سے بھی جو اُسے کنیتھ کے ساتھ تھی فائدہ اُٹھایا اور اُسی کے ذریعہ سے اِس شرط پر کہ اُس نوجوان کو بھاگ جانے کا موقع دیدین گے اُس نازنین سے اپنے ساتھ شادی کرنے کا وعدہ لے لیا۔ اور پھر بغیر ایک لمحہ بھی ضائع کیے ہوئے اُنھون نے کنیتھ کو زبردستی بھاگ جانے پر آمادہ کر دیا۔ اُس وقت اُنھین اِس بات کا مطلق خیال نہ تھا کہ اُس رات کو بعض ایسے واقعات پیش آئین گے کہ کنیتھ قصر مین واپس ہی نہین آ جائے گا۔ بلکہ ایک اور بار لیڈی اودی لینا کا بچانے والا ثابت ہوگا۔

یہ سچ ہے کہ اودی لینا ابھی تک اپنے وعدہ پر قائم تھی۔ اور اُس کا ارادہ تھا کہ مارکوس کے ساتھ ہی شادی کرون کیونکہ مارکوس نے اپنا کام پورا کر دیا تھا اور اُن کا اِس مین کوئی قصور نہین تھا کہ کنیتھ پھر واپس آ گیا۔ مگر اب بھی مارکوس کا پوری طرح اطمینان نہین ہوتا تھا اور وہ چاہتے تھے کہ اودی لینا کے دل پر پورا اثر ڈال دین۔ اُنھین خیال تھا کہ اگر یہ کنیتھ کو لارڈ ملکم کے قتل کے الزام مین پھانسی دیدی جائے گی مگر اودی لینا اُسے قاتل نہین بلکہ ایک بے گناہ شہید جانے گی۔ اور ہمیشہ اُس کی یاد اپنے دل مین قائم رکھے گی۔ اور مارکوس کی شان و شوکت اِس بات کو نہین گوارا کر سکتی تھی کہ ایک ایسی عورت کے ساتھ شادی کرین جس کے دل مین ایک دوسرے شخص کی تصویر مرتے دم تک قائم رہے! لہٰذا اُنھون نے اپنے دل مین فیصلہ کر لیا کہ میرے لیے اب دو ہی طریقے ہو سکتے ہین۔ ایک یہ کہ کنیتھ کو دوسری مرتبہ بھاگ جانے کا موقع

دے کر اوی لینا کی شکرگزاری حاصل کرون - اور دوسرے یہ کہ کنتھ کو بدنام کرکے اُس کا ایک ایسا ذلیل طرزِ عمل ظاہر کرون کہ اُس نازنین کو یقیناً اُس سے اُسی قدر نفرت ہو جائے جس قدر اُس سے محبت ہے پہلی صورت مین اگرچہ کنتھ دنیا مین زندہ باقی رہے گا لیکن چونکہ ہمیشہ کے لیے اسکاٹ لینڈ سے جلاوطن ہو جائے گا لہذا اُس کی رقابت بیکار ہو گی - اور دوسری صورت مین اگر وہ بدنام ہو کے پھانسی پر لٹک جائے گا تو بہت ممکن ہے کہ اوی لینا کو رنج ہو کہ مین نے کیون ایسے شخص کے ساتھ محبت کی تھی اور بہت جلد اُس کا خیال اپنے دل سے نکال ڈالنے کی کوشش کرے -

یہی خیالات تھے جن کی بنا پر مارکوس دوسری مرتبہ کنتھ سے اُس کی بیماری کی حالت مین ملے - اور اُسی کے بعد یہ سب واقعات پیش آئے اُس موقع پر مارکوس نے پہلے تو یہ کوشش کی کہ کنتھ پھر دوبارہ بھاگ جانے پر آمادہ ہو جائے - لیکن اُن کی تمام حکمت عملی - بناوٹ - اور اوی لینا کی سفارش اور آخر مین اُن کی دھمکیان بھی سب بیکار ثابت ہو گئین - لہذا اُنھون نے اپنا وہ پہلا ارادہ ملتوی کر دیا اور دوسرے اور سخت ارادے پر عملدرآمد کرنے پر آمادہ ہوے - اور اسی وجہ سے اُنھون نے اس غریب کے ساتھ صرف اسی پر نہین اکتفا کی کہ اُسے لارڈ ڈلکم کا قاتل قرار دین بلکہ اُسے اپنے دو اور ملازمون کا بھی قاتل ثابت کرکے زیادہ ذلیل اور بدنام کرنے لگے - یہ حالت تھی جب کنتھ کا مقدمہ پیش ہوا اور ہم دیکھ چکے ہین کہ مارکوس نے کیسی کامیابی کے ساتھ جیوری مین صرف ایسے لوگ منتخب کر لیے جو اُن کے موافق تھے - خود جھوٹی شہادت دی - اپنے دو اور نوکرون سے جھوٹی شہادت دلائی - اور کنتھ کے بدنام کرنے مین کوئی بات نہین اُٹھا رکھی -

مارکوس کے خیالات کا ایک مختصر خاکہ بیان کرنے کے بعد ہم اب اپنے قصہ کی جانب متوجہ ہوتے ہین -

گذشتہ دو ابواب مین جو واقعات بیان ہو چکے ہین اُن کی صبح کو نو بجے مارکوس اپنے سونے کے کمرے سے نکل کے دوسرے کمرے مین آئے جہان ناشتہ تیار تھا۔ اُنھین رات کو اچھی طرح نیند نہین آئی تھی۔ بلکہ یون کہنا چاہیے کہ اِس مرتبہ تیئیس برس کے بعد اپنے قصر مین واپس آنے کے بعد وہ کسی رات کو اطمینان اور چین سے نہین سوئے تھے۔ لیکن یہ گزشتہ رات خاص طور پر بے چینی کے ساتھ گزری تھی۔ اُنھین بالکل بھوک نہین معلوم ہوتی تھی۔ اور بخار کی سی پیاس محسوس ہوتی تھی۔ ناشتہ کے کمرے مین داخل ہوتے ہی وہ میز کے پاس آئے اور شراب کا بڑا جام بڑے بڑے گھونٹ تار کے چڑھا گئے۔

اب اُنھون نے اِس کمرے مین اِدھر اُدھر ٹہلنا شروع کیا۔ اور اپنے دل مین کہہ رہے تھے "کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا معاملہ ہے۔ میری طبیعت پریشان ہے اور دل مین ایک عجیب قسم کی بے چینی ہے۔ خدا کرتا کہ کل کا دن جلد آتا۔ آج رات کو ٹھیک بارہ بجے کے وقت یعنی اُسی وقت جب کہ شیطانی اور بھوت پریت کی شکلین نکلا کرتی ہین کنتھم کا خاتمہ ہو جائے گا! اُف وہ! مین کیا سخت کھیل کھیلا؟ مگر آخر کار مین نے اُسے جیت ہی لیا! کنتھم دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔ اور اوی لینا کی نظرون مین بھی ایک بے گناہ شہید نہین بلکہ ذلیل اور بزدل قاتل کی حیثیت سے! اب بجائے اِس کے کہ اوی لینا اُس کی تصویر کو اپنے دل مین قائم رکھے بہت جلد اُسکے بھلا دینے کی کوشش کرے گی۔ فوری صدمے کے کم ہوتے ہی اُسے نہایت رنج ہو گا کہ کیون مین نے ایسے شخص کے ساتھ محبت کی تھی؟ اور اس کے ساتھ ہی وہ اُسے بالکل بھلا دے گی۔ آہ! وہ کیسی خوشی کی گھڑی ہو گی؟ واقعی کیسی خوشی کا مقام ہو گا کہ اُس کا خوبصورت چہرہ مجھے دیکھ دیکھ کے مسکرا رہا ہو؟ بے شک اُس کی ایک مسکراہٹ سے میری تمام موجودہ تکلیفون اور پریشانیون کا معاوضہ ہو جائے گا! آہ! اگر مین واقعات کو اُنھین کی روش پر چھوڑ دیتا

اور مقدمے کا فیصلہ اصلی واقعات کی بنا پر کیا جاتا تو یا تو کینتھ کا وہ بنایا ہوا جنگلی سور کا قصہ مان لیا جاتا۔ ورنہ یہ خیال کیا جاتا کہ اُس نے لارڈ بلکم کو ایک معزز ڈوئل کی لڑائی میں مار ڈالا۔ غرض کسی طرح اُس کی حیثیت قاتل کی نہ ہوتی۔ ماسوا اِس کے اوی لینا کی محبت اُس کے لیے معافی کا ذریعہ بن جاتی۔ لیکن اب چونکہ میں اُس کے بدنام کرنے میں کامیاب ہوں اور اُسے نہایت ہی ذلیل قاتل ثابت کر دیا ہے۔ لہذا یقین ہے کہ اب لیڈی اوی لینا بھی اُسے نفرت و حقارت سے یاد کرے گی۔ بے شک یہ فیصلہ ہو گیا کہ وہ قتل کیا جائے۔ اور اب کوئی قوت اُسے اِس دنیا میں زندہ نہیں رکھ سکتی۔ مگر ہائے کسی طرح آج کا دن گزر جاتا اور کل آتی! لیکن اِس گھڑی بھی میرے دل میں ایک قسم کا بیہودہ خوف باقی ہے۔ جسے میں زبان پر نہیں لا سکتا۔ مگر اندیشہ کس بات کا؟ اور خوف کس کا؟ اپنی زندگی میں میں نے جس بات کی خواہش کی وہ پوری ہوئی۔ اور آج تک کوئی راز نہیں ظاہر ہونے پایا۔ تو موجودہ حالت میں مجھے کیوں اور کس بات کی فکر ہے؟ اس بات کو اُسی مخفی راز سے تو تعلق نہیں ہے کہ ارل گلن گائل نے جب وہ اپنی بیٹی کو ساتھ لے کے سرجمس لنڈسے کے محل کی طرف چلے ہیں تو میری طرف نہایت ہی سرد مہری کی نظر سے دیکھا تھا۔ اور بڑی بے اعتنائی سے رخصت ہوئے تھے؟ مگر اُنھیں کیا خبر؟ اُنھیں تو اصل واقعہ کا شبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ وہ شیطانی شکلیں جو کبھی کبھی نظر آ جایا کرتی ہیں۔ زبان سے تو کوئی لفظ نہیں نکالتیں۔ اور جب تک وہ خاموش ہیں مجھے کسی بات کا اندیشہ نہیں۔ مگر آہ! کسی تدبیر سے اس وقت میں اپنے دل پر سے اُس نامعلوم اور ناقابل بیان خوف کے اثر کو دور کر سکتا جو ساعت بساعت مجھ پر غالب آتا جاتا ہے ــــــــ"

مارکوس کے خیالات کا سلسلہ یہیں تک پہونچا تھا۔ کہ ضلع کے شریف سر ولیم ورس ہارٹ کمرے میں داخل ہوئے۔ صاحب سلامت اور مزاج پرسی کے بعد مارکوس نے اُن سے پوچھا "اِس افسوسناک رسم کے انجام پانے کے متعلق کیا کیا کارروائیاں ہو چکیں اور کیا باقی ہیں؟"

سر ولیم ”لارڈ صاحب۔ جو کچھ ہو چکا ہے اُسے مین کل شام ہی حضور کی خدمت مین عرض کر چکا۔ یعنی جنگل مین ایک بہت ہی وسیع میدان صاف کر لیا گیا ہے۔ اُس کے درمیان مین پھانسی کھڑی کر دی گئی ہے۔ اور اب ناشتے سے فارغ ہوتے ہی میرا ارادہ ہے کہ خود جا کے سینٹ کتھ برٹ کی خانقاہ سے پادریون کو اپنے ہمراہ لے آؤن تاکہ مجرم کو قتل گاہ مین لیجاتے وقت وہ ہمارے خوفناک جلوس کے ساتھ ہون“

مارکوس ”سر ولیم۔ مین بھی آپ کے ہمراہ چلتا مگر افسوس آج میری طبیعت ذرا ناساز ہے“

اتنے مین ارل گلن کائل کا نوجوان خادم جافرے کمرے مین داخل ہوا اور مارکوس النڈیل کے کان مین اُس نے کچھ کہا۔

مارکوس ”اخاہ! میرا وفادار داروغہ اینگس ونٹن بیمار ہو گیا! اور وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتا ہے؟ مین ابھی چلا۔ اسی وقت اُس کے کمرے مین آتا ہون۔ نوجوان لڑکے۔ تم چلو۔ اور اُس سے کہو کہ مین ابھی آیا“

جافرے تعظیماً جھکا اور کمرے سے چلا گیا۔ مگر ہم ذرا قصہ کا سلسلہ روک کے یہ بتانا چاہتے ہین کہ اُس بوڑھے داروغہ کا پیغام مارکوس کے پاس جافرے کیون لایا۔ واقعہ یہ ہے کہ جافرے جس کمرے مین رہتا تھا وہ اینگس ونٹن کے کمرے کے عین محاذی تھا۔ لہذا جب داروغہ نے دیکھا کہ مجھ مین کمرے سے نکلنے کی طاقت نہین ہے تو اپنے بستر پر پڑے ہی پڑے جافرے کو پکارا۔ وہ نوجوان خادم اگرچہ بوڑھے داروغہ کی نسبت کوئی اچھی راے نہین رکھتا تھا۔ دل مین جلا ہوا تھا کہ اس نے کتھبرٹ کے خلاف گواہی دی ہے تاہم ایک ایسے ذرا سے کام کے لیے کہ مارکوس کے پاس اُس کا پیغام پہونچا دے انکار نہ کر سکا۔ مگر اینگس کی صورت دیکھ کے اُسے دفعتہً ایک تعجب سا ہوا۔ کیونکہ اُس کے چہرے پر مُردنی سی چھائی ہوئی تھی۔ پھر جب اُس نے مارکوس کو اس کا پیغام پہونچایا تو اُس فوری تغیر کو بھی دیکھا جو یکایک مارکوس کے چہرے سے ظاہر ہوا۔

اب جافرے کے دماغ مین مذکورۂ بالا خیالات چکر لگانے لگے۔ اُسے پہلے ہی تعجب تھا کہ داروغہ نے اپنی شہادت مین جو کچھ بیان کیا وہ فقط مارکوس کے بیان کی تصدیق اور محض اُن کے بیان کیے ہوئے واقعات کی توثیق کی ضرورت سے تھا۔ جافرے چونکہ اب تک کلیتھ کو بیگناہ سمجھ رہا تھا اِس وجہ سے اُس کے ذہن مین یہ بات جم کے بیٹھ گئی تھی کہ لیڈی اوڈی لینا کی وجہ سے مارکوس السٹل کلیتھ کی تباہی کے درپے ہین۔ مگر اپنے یہ تمام خیالات کمال رازداری سے اُس نے ابھی تک دل ہی دل مین رکھے تھے۔ جب اکیلا بیٹھتا اسی فکر مین پڑ جاتا۔ اور افسوس کرتا کہ کلیتھ کو مفت پھانسی دی جا رہی ہے۔

اس قسم کے خیالات اور شبہات اُس کے دل مین پہلے ہی سے موجود تھے اور ظاہر ہے کہ ذرا سی بھی نئی بات پیش آئے تو ایسے شبہات اور قوی ہو جاتے ہین۔ داروغہ کا مردنی چھایا ہوا چہرہ۔ اور اِس بات کی کوشش کہ اپنے جذبات کو چھپائے رکھے پھر اُنکے ساتھ پیغام سنتے ہی مارکوس کے چہرے پہ ایک تغیر کا پیدا ہو جاتا۔ یہ ایسی باتین تھین کہ نوجوان خادم کے دل مین کوئی شبہہ نہ پیدا کرتین۔ لہذا مارکوس کو پیغام پہونچا کے واپس آتے ہی اُس کے دل مین خیال گزرا کہ ممکن ہو تو اِس گفتگو کو ضرور سننا چاہیے جو اس وقت مارکوس اور داروغہ مین ہونے والی ہے۔ مگر اس کی کیا تدبیر ہو؟ ساتھ ہی اینگس وڈٹن کے کمرے مین اُس کے بچھونے اور کمرے کے دروازے کی جگہ کا خیال آیا اور فوراً ایک رائے قائم ہو گئی۔ چنانچہ وہ داروغہ کے کمرے مین آیا۔ اُس کے دروازے کے دونون پٹ کھلے چھوڑ دیے۔ اور بچھونے کے قریب پہونچ کے کہا "لارڈ صاحب نے فرمایا ہے کہ مین چند منٹ مین آتا ہون۔ میرے لائق اور کوئی کام ہو تو وہ بھی کہہ دو مین بخوشی انجام دونگا"

اینگس "نہین۔ اور کوئی کام نہین۔ مین تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون۔ آج میری طبیعت ذرا ناساز ہے۔ مگر بہت ہی جلد اچھا ہو جاؤن گا۔ اب

تم اپنے کمرے مین جا سکتے ہو۔"

یہ جواب پاکے جافرے دروازے کے پاس آیا۔ اور اُسے بند تو اس طرح کیا کہ جیسے کوئی شخص باہر جاکے بند کرتا ہے مگر خود اندر رہ گیا۔ پھر جوتے اُتار ڈالے اور نہایت ہی آہستہ آہستہ دبے پاؤن بستر کے قریب آیا۔ اور اُس کے نیچے چھپ کے لیٹ رہا۔ یہ دروازہ چونکہ بستر کے سرہانے کی طرف تھا اس لیے داروغہ اُس کی یہ کارروائی نہ دیکھ سکا۔ اور سمجھا کہ جافرے کمرے سے نکل کے چلا گیا۔

سینتیسوان باب

اسرار شب گردی کا افشا

جافرے اُس پرانی وضع کے بڑے اور بھدے بستر کے نیچے چھپا ہی تھا کہ مارکوس الڈیل کمرے مین داخل ہوے۔ اُنھون نے اپنے داروغہ کے بدلے ہوے چہرے کو نہایت افسوس کے ساتھ دیکھا۔ واقعی اس وقت اُس پر مردنی کی سی زردی تھی۔ آنکھین حلقون مین گھس گئی تھین۔ اور اُس کے بشرے سے ایسی وحشت اور گھبراہٹ ظاہر ہوتی تھی کہ مارکوس الڈیل سہم سے گئے۔

مارکوس "انگس۔ خدا کے لیے جلد بتاؤ یہ تمھین کیا ہو گیا؟ اور یہ کیا معاملہ ہے؟"

انگس۔ (ناتوان آواز مین) "حضور پہلے دروازے کو اچھی طرح دیکھ کے بند کر لین۔"

مارکوس خوف و اضطراب کے عالم مین دروازے کے قریب گئے۔ اُسے بند ہی نہین کر لیا بلکہ سٹکنی بھی چڑھا لی تاکہ اگر کوئی آنا بھی چاہے تو نہ آسکے۔ پھر داروغہ کے بستر کے پاس آئے اور بے صبری کے لہجے مین پوچھا "آخر کیا معاملہ ہے؟ انگس یہ تمھین کیا ہو گیا ہے؟ اور تم نے مجھے کیون بلا بھیجا؟"

انیگس: ”حضور، نہایت ہی سخت اور بڑے خوفناک خطرے پیش آنے والے ہیں۔ لیکن مجھے کامل یقین ہے کہ ہمیں اُن پر کامیابی حاصل ہوگی۔“ یہ کہہ کے داروغہ ذرا زور کرکے کسی قدر اُٹھا اور اپنا سر ہاتھ پر رکھ لیا۔

مارکوس۔ (خوف سے کانپ گئے) ”ایں۔ خطرے! تم کیا کہتے ہو؟ بولو جلدی بولو۔ استغفر اللہ میرا دم گھٹا جاتا ہے۔“

انیگس: ”حضور اسی کنتھ کے معاملے ہیں۔“

مارکوس: ”ہاں تو وہ خطرہ کنتھ کے لیے ہے؟ پھر تمہاری صورت دفعۃً کیوں بدل گئی؟ اور تمہیں کیا ہوا؟“

انیگس: ”لارڈ صاحب مجھے بیان کرتے ڈر معلوم ہوتا ہے حضور اصل حقیقت یہ ہے کہ میں رات کو سوتے میں اُٹھ کے چلنے لگتا ہوں ——“

النڈیل: ”معلوم ہوتا ہے اسی حالت میں تم نے کوئی راز ظاہر کر دیا؟“

داروغہ: ”جی نہیں۔ جہانتک مجھے علم ہے میں نے ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا۔ یہ مرض تو مجھے سال ہا سال سے ہے سوتے سوتے یکبیک اُٹھ کے چل کھڑا ہوتا ہوں۔ اور بعض اوقات آنکھ کھلتی ہے تو اپنے آپ کو بیچ جنگل میں پاتا ہوں اور اکثر اُس سنگ مرمر کی لاٹ کے آگے جھکا ہوا ——“

مارکوس: ”بس بس خاموش! اُس کا نام نہ لو!“ مگر ان الفاظ کو گویا داروغہ نے سُنا ہی نہیں۔

داروغہ: ”بے شک اکثر میں اپنے کو اُس سنگ مرمر کی لاٹ کے آگے جھکا ہوا پاتا ہوں۔ اور کبھی اسی قصر میں اوپر کے گرجے میں قربان گاہ کے آگے سجدے میں پڑا ہوا۔ اور اپنے آپ کو اس حالت میں پا کے اکثر میری یہ کیفیت ہوئی ہے کہ خوف سے بیہوش ہوگیا ہوں۔“

مارکوس: ”انیگس وٹن۔ تم ایسے تند دل اور ڈرپوک! مجھے تمہاری یہ حالت سُن کے شرم آتی ہے۔ تیئیس برس تک تم اِن تمام بدشگونیوں اور بدفالیوں میں رہ چکے ہو! تم شیطانی شکلیں دیکھ چکے ہو! تم نے

غیر ارضی آوازین سُنی ہین! اور اپنے شعرا مین میرے پاس آنے تم نے
بارہا مجھے یقین دلایا ہے کہ تمھین ان باتون کی بالکل پروا نہین۔ اور
یہ پُرانا قصر الشاڈیل تمھین ساری دنیا کے مقامون سے زیادہ عزیز ہے"

انگس "حضور۔ جو کچھ حضور نے فرمایا بالکل بجا و درست ہے۔ لیکن میرا یہ سوتے سوتے رات کو چل کھڑا ہونا ان دنون اسقدر بڑھ گیا ہے اور اُس کی وجہ سے اس قدر خطرات پیدا ہو گئے ہین کہ اب مین اِس فکر سے گھلا جاتا ہون"

مارکوس "خطرات! کیا وہی کرسمس والی شیطانی شکلین ——"

انگس "نہین۔ نہین۔ لارڈ صاحب۔ اُن شکلون سے تو مین اب مانوس ہو گیا ہون۔ مگر آہ! اُن سے مانوس ہونا بھی کس قدر خوفناک ہے؟ بہر حال جس دن سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ مین بچھونے سے اُٹھ کے اور گھر سے نکل کے سوتے سوتے چلنے لگتا ہون اُسی روز سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک نہایت خوفناک شکل بھی رات کو اُس شب گردی مین میرے ہمراہ رہا کرتی ہے"

مارکوس "اور وہ خوفناک شکل کس کی ہے؟"

انگس "آہ! لارڈ صاحب۔ آپ کو تو وہ واقعہ یاد ہی ہوگا جسکی وجہ سے مین حضور کی ملازمت مین داخل ہوا۔ وہ سایہ نما شکل نہین سایہ نہین بلکہ وہ تو بے گوشت پوست کا فقط ہڈیون کا ڈھانچہ ہے جو اپنے جسم پر ایک پادریون کی سی عبا لپیٹے ہوتا ہے ——"

مارکوس "(خوف سے کانپ کے) بس بس۔ انگس بس۔ مجھے زیادہ سننے کی تاب نہین۔ خیر اب یہ تو بتاؤ کہ ہمارے لیے کیا خطرہ ہے؟"

وادرعہ "لارڈ صاحب آپ بلد خاموشی کے ساتھ سنتے رہین۔ مین سب عرض کر دون گا۔ گزشتہ شب کو بھی مجھ پر وہی غیر معمولی حالت وارد ہوئی جس کی وجہ سے مین اپنا گرم بستر چھوڑ کے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُن کنجیون کی مدد سے جو میری حفاظت مین رہا کرتی ہین قصر کا دروازہ کھول

سے جنگل کی طرف نکل گیا۔ تب سے لارڈ صاحب یا میں نے وہ کنجیان
دربان کے پاس رکھ دین اور کئی مرتبہ اُنھیں کہین کونے مین چھپا دیا لیکن
یہ سب بے سود ثابت ہوا۔ اس لیے کہ اُس نیند کی حالت مین بھی مین دربان
کی کوٹھری مین آہستہ سے گھس گیا اور اُن کنجیون کو اُٹھا لایا۔ یا اگر اُنھین
اور کہین چھپایا تھا تو یاد کرکے وہان سے اُٹھا لایا——"

مارکوس:۔ (بے صبری کے ساتھ) "خدا کے لیے اینگس ان تفصیلون کو
کسی اور موقع کے لیے اُٹھا رکھو اور اصل واقعہ بیان کرو جس کے انتظار
مین مین بیقرار ہو رہا ہون"

اینگس:۔ لارڈ صاحب۔ معاف فرمائیے۔ لیکن گزشتہ شب کے واقعات نے میرے
دماغ پر اس قدر اثر کیا ہے کہ اکثر معلوم ہوتا ہے جیسے مین ہوش مین نہین ہون۔
بہر حال آج رات کو بھی مین اُسی طرح سوتے سوتے چل نکلا۔ اور جنگل کی طرف
چلا۔ لیکن اس مرتبہ مین اُس سنگ مرمر کی لاٹ کے پاس نہین گیا بلکہ اُس پھانسی
کے پاس جا پہونچا جو کنفتھ کے لیے کھڑی کی گئی ہے۔ وہان دفعۃً میری آنکھ کھلی
اور ہوش آیا۔ وہان چند اور آدمی بھی تھے اُنھون نے کہا میرے ساتھ چلو۔
اور مین پھر بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد جب ہوش آیا تو مین قلعہ سیک آلپین
کے اندر تھا"

مارکوس۔ (تعجب سے) "قلعہ سیک آلپین کے اندر! وہ لوگ تمھین وہان
کیون لے گئے؟ اُن وحشی لٹیرون کی تم سے غرض کیا ہو سکتی ہے؟"

اینگس:۔ لارڈ صاحب خاموشی کے ساتھ سنیے۔ یہ واقعہ بہت بڑا اور
اہم ہے اور چند لفظون مین نہین بیان کیا جا سکتا۔ جب مین اُن دونون بھیانک
صورت والے بھائیون کے سامنے لیجا کے کھڑا کیا گیا تو اُنھون نے فوراً بتایا
کہ اُن کے آدمی مجھے وہان کیون پکڑ لے گئے۔ اس مقدمے کے ذرا ذرا سے
واقعات اُنھین معلوم ہین۔ یہ بھی جانتے ہین کہ حضور والا نے کس قسم کی
شہادت دی اور مین نے اُس کی تائید کی کہ کنفتھ نے آپ کے سامنے اقرار
جرم کیا۔ مگر لارڈ صاحب اُن سیک آلپین بھائیون کے پاس ایک ایسا ثبوت

وجود ہے جس سے وہ بخوبی ثابت کرسکتے ہین کہ کنیتھ نے ہرگز اس قسم کا اقرار نہ کیا ہوگا۔ جیسا کہ حضور نے اُس کی زبان سے سننا بیان کیا ہے۔ حضور میرے بیان مین کسی قسم کا شک وشبہہ نہ کرین۔ کیونکہ اول تو یہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے دونون خادم میک آلپین کے سپاہیون کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ مین نے اپنی آنکھون سے وہ مقام دیکھا ہے جہان وہ لڑائی ہوئی۔ اور ایک شخص جس نے اُن مین سے ایک کو قتل کیا اور دوسرے کو گرتے دیکھا میرے ہمراہ رات کو اِس قصر تک آیا تھا۔ اور دوسرے اقرار کی نسبت"

الٹنڈیل "ہان۔ اُس کے متعلق کیا ثبوت ہے؟"

اینگس ونٹن نے اپنے آقا سے اشارہ کیا کہ ذرا اور قریب آجائیے پھر نہایت بے چینی اور گھبراہٹ کے ساتھ کمرے مین اِدھر اُدھر دیکھا گویا اسے اندیشہ تھا کہ کوئی کہین چھپا ہوا کھڑا سُن نہ رہا ہو۔ اور پھر اُس نے نہایت آہستہ آہستہ مارکوس کے کان مین وہ سب واقعات بیان کردیے جو اُس نے قلعہ مک آلپین مین دیکھے تھے۔ سنتے ہی لارڈ الٹنڈیل کے موبنہ سے اِس زور سے ایک چیخ کی آواز نکلی کہ اُس مین جافرے کی وہ چیخ بھی سُنی جاسکی جو تعجب اور خوف کے باعث اس کی زبان سے نکل گئی تھی"

مارکوس "خدا کی پناہ! اینگس یہ واقعات تو قابل برداشت نہین۔ مگر کہین ایسا تو نہین ہے کہ تم نے یہ سب واقعات محض خواب مین دیکھے ہون؟"

اینگس "نہین لارڈ صاحب۔ یہ سب واقعات بالکل سچے ہین"

مارکوس "مگر وہ عورت کون تھی جسے تم نے وہان دیکھا؟"

اینگس "حضور مین اُس عورت کو نہین پہچانتا۔ لیکن ایک رات کو جب نہایت خوفناک طوفان آیا ہے مین دفعۃً جاگا۔ اور اپنے آپ کو جنگل مین پایا۔ اُس وقت مین اُسی سنگ مرمر کی لاٹ کی طرف جارہا تھا۔ اتفاقاً بجلی چمکی۔ اور اُس کی روشنی مین وہان مین نے اس عورت کو دیکھا تھا۔ جسے دیکھ کے مجھ پہ دہشت طاری ہوگئی۔ خصوصاً اس لیے کہ وہ مجھے پہچانتی تھی! اُس

نے مجھے بتایا کہ مین کون ہون اور میرے کان مین کہا "تو مارکوس القدطیل کا داروغہ انگس دشمن ہے" اُس کے اُس وقت کے کہنے مین کچھ ایسا اثر تھا کہ مین اپنے آپے مین نہ رہا۔ اور فوراً وہان سے بھاگ کھڑا ہوا۔ وہی عورت تھی جسے مین نے رات کو قلعہ میک آلپین مین دیکھا۔ اُس کا دُبلا اور لمبا قد اُس کے لمبے بھورے بال۔ اُس کی خوفناک آنکھین اُس کے پھٹے کپڑے ــــــ"

مارکوس "آہ یہ وہی عورت ہے! بے شک وہی ہے جو دو بار مجھے بھی جنگل مین مل چکی ہے پہلی مرتبہ جب مین **اڈنبرا** سے قصر القدطیل مین آرہا تھا۔ جب اُس کے دفعتہ نمایان ہوتے ہی مین گھوڑے کی پیٹھ سے گر پڑا تھا اور دوسری بار اُس موقع پر جب میک آلپین سے لڑائی ہو رہی تھی اور اُس نے آکے یہ بتایا تھا کہ **اوی لینا** کو کنٹھم چھڑا لایا۔ لیکن اُسے تو مین ایک مجنون عورت سمجھا تھا۔ اگرچہ اُس کی آواز اور لب و لہجہ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مجھے نہایت حقارت و نفرت سے یاد کرتی ہے گویا میرے ہاتھ سے اُس پر کوئی زیادتی یا ظلم ہوا۔ لیکن مین سچ کہتا ہون کہ مین اُسے بالکل نہین پہچانتا۔ خیر اب اس کے متعلق زیادہ فکر کی ضرورت نہین۔ **انگس** تم اپنا واقعہ بیان کرو"

انگس ـ لارڈ صاحب۔ حضور غور سے سُنین کہ ہمارے لیے اب کیسے خطرے درپیش ہین! سرانڈلف میک آلپین میرے سامنے قسم کھا چکے ہین کہ **اوی لینا** اُنھین کی دولھن بنے گی ــــــ"

مارکوس "بدمعاش۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ مین اپنے تمام حقوق سے دستبردار ہو جاؤن گا؟"

انگس "کاش وہ اِسی قدر چاہتے تو مین بہت خوشی کے ساتھ اُن کی خواہش پوری کرنے پر راضی ہو جاتا۔ لیکن نہین۔ وہ فقط اِسی قدر نہین چاہتے۔ اُن کی خواہش تو یہ ہے کہ آپ فوراً اس کا اقرار کرین۔ اتنا ہی نہین خود آپ ہی کوشش کر کے اور ارل گلن کائل پر اپنا دباؤ ڈال ڈال کے اُنھین اس بات پر آمادہ کر دیجیے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی **انڈلف میک آلپین** کے ساتھ کر دین!"

مارکوس "اور۔ انگس۔ اگر مین اس سے انکار کر دون؟" یہ الفاظ مارکوس کے مونھ سے بھرائی ہوئی آواز مین نکلے اور اُن کا چہرہ بالکل زرد پڑ گیا تھا۔

انگس :- اگر آپ انکار کر دین گے تو مسٹر آلپین فوراً اپنا وہ ثبوت پیش کر دین گے۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ آپ نے جھوٹی گواہی دی اور مین نے غلط بیانی مین آپ کی تائید کی۔ رات کو آنریبل مسٹر آلپین نے مجھ سے کہا ہے کہ اپنے آقا لارڈ انڈیل سے کہہ دینا کہ اگر کل غروب آفتاب سے قبل مجھے ان کی مہری اور دستخطی اقرار نامہ جس مین اُنھون نے صاف صاف اقرار کیا ہو کہ لیڈی اوڈی لینا گلن گال سے بیاہی جائے گی نہ مل گیا تو ———

مارکوس :- انگس۔ آخر یہ مسٹر آلپین کیونکر سمجھتے ہین کہ مین اِس معاملے مین آرل گلن گال سے کہہ کے کامیاب ہو سکون گا؟"

انگس :- حضور۔ وہ اس پر غور کرنے کی تکلیف ہی کیون گوارا کرنے لگے۔ اُنھین اس سے غرض ہی نہین کہ آپ اِس معاملے کو کیونکر انجام دین گے۔ وہ تو فقط یہ چاہتے ہین کہ جس طرح ہو آپ کے ذریعہ سے مقصد حاصل ہو جائے۔ اور اگر آپ نے اقرار نامے کے پورے شرائط سُنے ہوتے تو آپ کی سمجھ مین آجاتا کہ مسٹر آلپین کا اصل مین مقصد کیا ہے؟"

مارکوس :- اچھا آگے بیان کرو۔"

انگس :- حضور۔ مسٹر انڈلف کو اصرار ہے کہ آپ ایک اقرار نامے کے ذریعے سے جس پر خاص آپ کی مہر اور دستخط ہو اقرار کرین کہ آج کی تاریخ سے اکیس دن کے اندر لیڈی اوڈی لینا کو مسٹر انڈلف کے پاس پہونچا دین گے۔ عام اس سے کہ یہ آرل گلن گال کی مرضی سے ہو یا اُن کی مرضی کے خلاف۔ لیکن اگر اُن کو آمادہ کر کے یہ کیا گیا تو وہ دونون بھائی آپ کے نہایت ممنون ہون گے۔ اور یہ اقرار نامہ آج آفتاب غروب ہونے سے پہلے اُن کے پاس پہونچ جانا چاہیے۔"

مارکوس :- اچھا۔ انگس۔ تم یہ تو کہہ چکے کہ میرے انکار کا کیا نتیجہ ہوگا۔ لیکن اگر اُن کے شرائط کو مین منظور کر لون تو اُس کا کیا اثر پڑے گا؟"

انگس :- اس بات کے کل ثبوت کہ آپ نے جھوٹی گواہی دی اور جھوٹی قسم

کھائی ضائع کر دیئے جائین گے۔ حضور نے خیال فرمایا؟" اور یہ کہہ کے داروغہ نے ایک معنی خیز نگاہ سے مارکوس کی صورت دیکھی۔

مارکوس "ہان۔ اینگس۔ مین نے غور کیا۔ یعنی کل کنتھ ہی کی موت نہین واقع ہو گی بلکہ وہ قیدی بھی قتل کر ڈالا جائے گا جو قلعۂ میک آلپین مین مقید ہے کیون سچ ہے نا ہے؟"

اینگس "جی حضور۔ بالکل بجا۔ اور اب غالبًا آپ پوری طرح سمجھ گئے ہون گے کہ سرانڈلف کے شرائط منظور کر لینے کی کیسی سخت ضرورت ہے۔ اقرار نامہ تو آج ہی سہ پہر تک بھیج دیا جائے گا۔ لیکن آیندہ کے متعلق کوئی نہین کہہ سکتا کہ اکیس دن کے اندر کیا ہو اور کیا نہ ہو۔ اور یہ بھی خدا ہی کو معلوم ہے کہ اُس اقرار پہ آپ کو قائم رہنا پڑے یا نہین۔"

مارکوس "بے شک۔ اپنے فوری بچاؤ کی غرض سے ہمین ہر چیز سے ہاتھ دھونا چاہیے۔ **امری لینا** سے دست بردار ہو جانا بڑا مشکل کام ہے۔ مگر بہ نسبت اِس کے کہ مین ایک جھوٹی قسم کھانے والا ثابت ہون اُس کو چھوڑ دینا مجھے گوارا ہے۔ خداوندا! کیا زمین و آسمان سب میرے خلاف ہو گئے ہین؟ ان میک آلپین بد معاشون کو خدا غارت کرے۔ آہ جب خیال آتا ہے کہ ادمی لینا ایک ایسے جاہل اور بد تمیز وحشی کے پالے پڑے گی تو میرے دل کی عجیب حالت ہو جاتی ہے۔ مگر اس کے سوا چارۂ کار ہی کیا ہے؟ مگر اینگس یہ تو بتاؤ کہ مین قلعۂ میک آلپین مین کسے بھیجون؟ اور وہ اقرار نامہ لے کے کون جائے گا؟ کیا تم اس قدر ناتوان اور کمزور ہو گئے ہو کہ اتنا کام بھی تم سے نہ ہو سکے گا؟"

اینگس "حضور مین تو بچھونے سے اُٹھ بھی نہین سکتا۔ لیکن اگر مین اس قابل ہوتا تو بھی مجھے وہان تک جانے کی ضرورت نہ پڑتی۔"

مارکوس "ہان ہان۔ مین سمجھا غالبًا میک آلپین نے اس قرار نامے کے لے جانے کا کچھ بندوبست کر لیا ہو گا۔ سیانے سچ کہتے جانتے تھے کہ مین انکار کی جرأت نہ کر سکون گا۔"

اینگس :- اُن کا ایک نہایت ہی وفادار خادم جس کا نام ڈلیوڈ ہے غروب آفتاب سے ٹھیک ایک گھنٹہ قبل اس قصر میں آئے گا۔ اُس کے ہمراہ کچھ اور لوگ بھی ہون گے۔ وہ حضور سے تنہائی مین ملنے کی خواہش کرے گا۔ اور ظاہر یہ کیا جائے گا کہ گزشتہ لڑائی جھگڑون کا فیصلہ کرنے اور ہیگا لبین اور آلنڈیل مین صلح کرنے کی غرض سے وہ لوگ آئے ہین"

مارکوس :- موجودہ حالات کے لحاظ سے یہ بہانہ نہایت مناسب ہوگا۔ یہ ظاہر کر کے اگر وہ لوگ قصر مین آئے تو لوگون مین کسی قسم کے بُرے خیالات نہ پیدا ہونے پائین گے۔ اور مین بجاے خود سمجھ لون گا کہ اُن کا منشا مجھ سے اقرار نامہ لکھوانا ہے۔ جس پر میری مہر اور میرے دستخط ثبت ہون گے"

اینگس :- بس حضور یہی مطلب ہے۔ اور اب حضور سے میری عرض ہے ڈلیوڈ اور اُس کے ہمراہیون کے آنے سے پہلے ہی وہ دستاویز تکمیل کر رکھیین مین حضور کو یقین دلاتا ہون کہ یہ دونون بھائی انڈلف اور ایتھ ایسے نہین ہین کہ انھین کسی سے کم سمجھا جا سکے"

آلنڈیل :- ہرگز نہین۔ اسی سبب سے مین اُن کی سب شرطون کو قبول کیے لیتا ہون۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ باتین نہایت مجبوری اور لاچاری سے مجھے منظور کرنا پڑی ہین"

یہ کہہ کے مارکوس کمرے سے چلے گئے۔ اور اُن کے جانے کے چند منٹ بعد چانفرے کلین اینگس کے پلنگ کے نیچے سے نکلا۔ اور بغیر اس کے کہ دادو غیرہ کو کسی قسم کا شبہہ ہونے پائے کمرے سے نکل کے چلا گیا۔

تصانیف مولنا محمد عبد الحلیم صاحب شرر

تاریخ و سوانح عمریان

(۱) **جنید بغدادی** - حضرت جنید کے حالات عمر

(۲) **ابوبکر شبلی** - حضرت شبلی کے حالات - عمر

(۳) **تاریخ سندھ** - عرب کے فتوحات سندھ کی محققانہ تاریخ جلد اول عمر جلد دوم ۱۲؍

(۴) **عصر قدیم** - اقوام سلف کی نہایت واضح تاریخ عمر ۸؍

(۵) **تاریخ یہود** - عمر

(۶) **حروب صلیبیہ** - انگریزی سے ترجمہ اور عربی سے تحشیہ عمر

(۷) **افسانۂ قیس** - مجنون عامری کے حالات - ۱۲؍

(۸) **قرۃ العین** - ۱۲؍

(۹) **حسن بن صباح** - باطنیہ اسماعیلیہ کا بانی اور بمبئی کے خوجوں کی اصلیت (لائبریری ایڈیشن نمبر ۳) ۶؍

(۱۰) **سکینہ بنت حسین** - جناب سکینہ کے حالات زندگی ۶؍

(۱۱) **خواجہ معین الدین چشتی** - ۶؍

(۱۲) **ملکہ زنوبیہ** - سلطنت کی ایک عربی شہزادی ملکہ - ۱۲؍

ناول

(۱۳) **فلورا فلورنڈا** - اندلس میں سلطنت عرب (لائبریری ایڈیشن نمبر ۶) عمر ۸؍

(۱۴) **فلپانہ** - عہد صحابہ کا ایک سچا واقعہ - عمر

(۱۵) **آغا صادق کی شادی** - ۱۰؍

(۱۶) **روزمۃ الکبری** - روم پر گاتھ لوگوں کا حملہ عمر ۱۲؍

(۱۷) **زوال بغداد** - دولت عباسیہ کا استیصال - عمر ۱۲؍

(۱۸) **ماہ ملک** - غوریوں کا عروج - ۶؍

(۱۹) **یوسف نجمہ کامل** - جگ بیتی نہیں آپ بیتی عمر

(۲۰) **فتح اندلس** - اسپین پر عربوں کا حملہ ۶؍

(۲۱) **فردوس بریں** - جیتے جی جنت کی سیر - عمر

(۲۲) **غیب دان دولھن** - بابی کی حیرت انگیز غیب دانی - عمر

(۲۳) **حسن کا ڈاکو** - حرام پور کے نواب کی سرگزشت حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم ۱۲؍

(۲۴) **اخبار دربار حرام پور** - حرام پور کے نواب کے اور حالات (لائبریری ایڈیشن نمبر ۲) ۵؍

(۲۵) **خوفناک محبت** - ہندوستانی شریف زادیوں کی بیکاری اور جہالت کی اس سے اچھی تصویر نہیں ہو سکتی - عمر ۱۲؍

(۲۶) **الفانسو** - ایک سچا عاشقانہ تاریخی ناول - ۱۲؍

(۲۷) **مفتوح فاتح** - ایک نہایت دلچسپ تاریخی ناول - عمر

(۲۸) **بابک خرمی** - سلطنت عباسیہ کے زمانے کا ایک تاریخی قصہ ۱۲؍

(۲۹) **جویائے حق** - پیغمبر رسول صلعم کی سوانح عمری کا ایک نیا عنوان عمر

متفرق

(۳۰) **الکلام الرفاعیہ** - معرفت حضرت سید احمد رفاعی کے ایک پر مغز رسالے کا ترجمہ - ۳؍

(۳۱) **سر سید کی دینی برکتیں** - ۲؍

دلگداز کی مکمل جلدیں | دلگداز نامکمل جلدیں

۳۲ جلد سنہ ۱۹۰۴ء عمر ۱۲؍	۳۶ جلد سنہ ۱۹۱۲ء عمر ۱۲؍	۴۰ جلد سنہ ۱۹۱۰ء عمر ۱۲؍
۳۳ جلد سنہ ۱۹۰۵ء عمر ۱۲؍	۳۷ جلد سنہ ۱۹۱۴ء عمر ۱۲؍	۴۱ جلد سنہ ۱۹۱۱ء عمر ۱۲؍
۳۴ جلد سنہ ۱۹۰۶ء عمر ۱۲؍	۳۸ جلد سنہ ۱۹۱۵ء عمر ۱۲؍	۴۲ جلد سنہ ۱۹۱۳ء عمر ۱۲؍
۳۵ جلد سنہ ۱۹۰۷ء عمر ۱۲؍	۳۹ جلد سنہ ۱۹۱۶ء عمر ۱۲؍	

متفرق مطبوعات دلگداز پریس

معاشرت - انگریزی کی گلستان سر جان لیبک کی مشہور کتاب "یوز آف لائف" کا ترجمہ ۱۲؍

پاداش عمل - ایک نہایت ہی دلچسپ ناول موسوم "کنفیشن" کا ترجمہ جو دلگداز میں شائع ہوا حصہ اول عمر حصہ دوم عمر ۱۲؍

اتالیق بی بی - میاں بی بی کی مزے دار گفتگو - ۸؍

رفع النقاب - مروجہ پردہ کے خلاف ایک مدلل رسالہ - ۴؍

المشتہر حکیم محمد سراج الحق مینیجر دلگداز گڑھ بزن بیگ خان لکھنؤ